حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء رجسٹری شد

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اخلاق عزیزی

ترجمہ

مارلس آف سنیکا

حصہ اول

حسب فرمائش مترجم منشی محمد عبدالعزیز صاحب کورٹ انسپکٹر ممالک مغربی و شمالی زاد مجدہ العالی

باہتمام [illegible] منتظم مرقع عالم پریس ہردوئی

در مطبع مرقع عالم طبع گردید

طبع اول ۱۰۰۰ جلد (مجید حسین جلال اکبرآبادی نوشت) قیمت فی جلد عہ

ڈیڈیکیشن
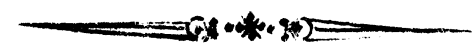
مین اس کتاب کو

نہایت ادب اور شکر گذاری کے ساتھہ

اپنے حاکمِ عادل و بیدار مغز

صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس

جو علم دوست حاکم ہونیکے علاوہ مشرقی زبانون سے ایک خاص شوق رکھتے ہین

اپنے سرپرست و مربی

عالیجناب معلی القاب۔ **کے۔ڈی۔لائل صاحب بہادر** سپرنٹنڈنٹ پولس

حال متعینہ ضلع شاہجہانپور دام اقبالہ کے

حضور مین

ایک ناچیز اور حقیر ہدیہ کے طور پر نذر کرتا ہون

خاکسار

محمد عبد العزیز کورٹ انسپکٹر پولس ممالک مغربی و شمالی و اودہ حال متعینہ ضلع شاہجہانپور،

و مترجم مارلز آف سینکا

انڈکس مضامین کتاب اخلاق عزیزی حصہ اوّل

نمبر مضامین سلسلہ وار	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۸	باب ۲۳	دوست کا جدا ہونا ممکن ہے مگر اوسکی دوستی کا لطف ہم سے علیحدہ نہین ہوسکتا	۲۱۱
۱۱۹		غم کا پہلا جوش رک نہین سکتا	۲۱۳
۱۲۰	باب ۲۴	عقلمندون کے حق مین افلاس نعمت سے کم نہین	۲۱۴
۱۲۱	"	افلاس کے تصور ہی سے تکلیف ہوتی ہے	۲۱۷
۱۲۲	"	ہے عجب دنیا مین نعمت درمیانے زندگی	۲۲۱
۱۲۳	"	"درمیانے زندگی" از مولانا حالی	۲۲۲
۱۲۴	"	خاتمہ	۲۲۹

اعلان

سینیکا کا دوسرا حصّہ زیر طبع ہے - جن حضرات کو خواہش ہو درخواست خریداری مترجم صاحب کتاب سے کرنا چاہیئے قابل دید ہے

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مرقع عالم پریس ہردوئی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسانِ ضعیف اور ہیچمدان جیسا جسمین صورتاً مشابہ انسان ہونیکے علاوہ اور کوئی صفت
انسانی مابہ الاختصاص نہین بھلا میری یہ مجال کہ خدا اور اوسکے رسول پاک کی حمد و نعت
لکھنے کے لئے قلم اوٹھانیکا ارادہ بھی کر سکون۔ بالکل محال! اور بالکل ہی غیر ممکن!
خصوصاً جبکہ بقول سعدی علیہ الرحمۃ "عاکفان کعبہ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند کہ
مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ و واصفان حلیہ جمالش بہ تحیر منسوب کہ مَاعَرَفْنَاکَ
حَقَّ مَعْرِفَتِکَ" اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم۔ وز ہرچہ دیدہ ایم و شنیدیم
و خواندہ ایم۔ دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر۔ ماہمچنان بہ اول وصف تو ماندہ ایم۔
پس یہی مناسب اور بہتر معلوم ہوا کہ اوس خدائے عز و جل نے جو کچھ کہ خود اپنے اور اپنے
رسول پاک کی نسبت کلام مجید مین ارشاد فرمایا ہے تبرکاً وہی اس مقام پر نقل کرکے اس
فرض سے حسب دستور زمانہ سبکدوشی حاصل کرلون ورنہ "از دست و زبانِ کہ برآید۔ کز عہدہ
شکرش بدر آید"۔ اپنی تعریف وہ یون فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ اپنے حبیب کی نسبت فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ۔

محمد سے صفت پوچھو خدا کی	خدا سے پوچھئے شان محمد

اسکے بعد اپنی کیفیت گذارش ہے وہ یہ

اور غالباً اس سے آپ بھی اتفاق فرمائین گے کہ جس کام کے کرنیکا کبھی نہ تو قصد ہوا اور نہ ارادہ اور کام بھی خیر سے ہو مشکل اسکی طرف طبیعت کا یکایک خود بخود رجوع کرنا اور سخت مشکلات پیش آنے پر بھی ثابت قدم رہکر تھوڑے عرصہ مین اوسکی تکمیل کر کے ایک کتاب کی شکل مین آپکے مبارک ہاتھون تک پہونچا دینے کا اعزاز حاصل کرنا ایسا کام ہے جسمین تائید خدا ضرور شامل ہے اور جسکا انجام اللہ جلشانہ نے اوس شخص کی ذات خاص مین ضرور ودیعت کر دیا تھا۔ بوجہ سلسلہ ملازمت سرکاری والد بزرگوار کے سایہ سے (خدا کرے یہ سایہ تا قیامت قایم رہے) علیحدہ ہونے کے بعد نہایت شکر کا مقام ہے کہ مجھے کسی قسم کا لغو اور بیہودہ شوق نہین ہوا۔ اور اس بات کا شاہد میرا خدا۔ میرا پاک ضمیر ا کانشنس امیرے واقف احباب۔ میرے عزیز اور سب کے بعد میرا فعل

ہے (خدا اسکو قبول فرمائے) ہان شوق تھا تو غنباادہ کتب بینی کا - کار سرکار اور امورات خانگی سے فارغ ہونیکے بعد جو وقت مجھے ملا وہ لہو لعب ناچ رنگ مین صرف نہین کیا گیا بلکہ تنہائی اور کتب بینی مین - میرا دل ایک سید سے سچے مسلمان کا سا دل ہے نہ کسی شقی کا سا - باوجود اِس شوق کے مین سچ عرض کرتا ہون کہ میری کبھی یہ خواہش نہ تھی کہ مین نامور مصنف کہلاؤن یا کسی کتاب کا ترجمہ کرکے لائق مترجمونکی فہرست مین اپنا نام درج کراؤن - اور یہ ارادہ ہوتا کیونکر - زبان اور قلم مین جب طاقت بھی ہو - یہ کام جو ہوگیا اسکا تو کبھی وہم اور گمان بھی نہ تہا - بس بات یہ تہی کہ خدا کو ایسا ہی منظور تہا

این سعادت بزور باز و نیست		تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ کا شکر ہے کہ اڑتیس ۳۸ سال تک جو میری عمر کا بہت زیادہ حصہ ہے دنیا کی مکروہات سے بجز کار سرکار کرنے اور آرام و بیفکری سے بسر کرنیکے مجھے کوئی کام ہی نہ تہا اور نہ کوئی فکر - نیز اِس سبب سے کہ والدین حیات ہین - اسکے ساتھہ یہ نعمت کیا کم تہی کہ تین ۳ بھائی بر سرِ کار اور معزز عہدون پر ممتاز - ایک بی اے کی ڈگری حاصل کرنیکے بعد ایم - اے - ال - ال - بی کے لئے زیر تعلیم - اولاد بفضلہ ہونہار - بی بی (مرحومہ) لائقہ و منتظمہ - مین ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو - مگر کب تک!

قانون قدرت تو یہی ہے کہ ہر شخص ہمیشہ یکسان حالت مین نہ رہے بلکہ باری باری مصائب و خوشی - رنج و راحت - عیش و تکلیفات مین مبتلا ہوتا رہے اِس سے پہلا مین کب مستثنٰی ہوسکتا تہا اور نہ ہوا -

۱۲ اکتوبر ۱۸۹۷ء روز جمعہ وہ دن ہے

جسمین میری طرز زندگی مین پہلا انقلاب واقع ہوا۔ اور انقلاب بہی کیسا؟ سخت!!
ناظرین۔ آپ ہی قیاس فرماسکتے ہین کہ یہ انقلاب واقعی سخت تہا یا نہین۔ اسی دن میری
مونس اور غمگسار بی بی نے جس سے سترہ برس کا ساتہہ تہا رائے بریلی کی تعیناتی
کے زمانہ مین ایک نئی جان کی پرورش کا بار اور میرے اوپر ڈالکر کلمہ شہادت پڑہتے
پڑہتے درجہ شہادت حاصل کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

ایک نوزائیدہ بن ماںکے بچے کی پرورش کا بار جسنے آنکھون سے اپنی پیاری ماں کی
صورت بہی نہ دیکھی ہو۔ اور جسکی پیدایش کے بعد اسکی ماں صرف چند گھنٹہ کی مہمان ہی ہو
ایسے وقت میرے سر پڑجانا "سنگ آمد و سخت آمد" کا مضمون تہا۔ یہ ذمہ داری کیسی
تھی؟ ہر ایسا باپ جان سکتا ہے جسکو (خدانخواستہ) اس سے سابقہ پڑا ہو!!
اڑتیس ۳۸ سال کی عمر تک جس شخص کا ایک رونوان بہی کبھی میلا نہ ہوا ہو یکایک کوہ غم
کا اسطرح اوسپر ٹوٹ پڑنا کیسی غیر معمولی بات تھی۔ ایسی تہکی روح فرسا صدمہ کے علاوہ
اوس روز مین ان مصائب کا اندازہ بہی نہ کرسکا تہا جنمین مبتلا ہوکر آج تک رو رہا ہون
مرحومہ کے انتقال کے بعد میرا زندہ رہنا اگر خدا کے نزدیک ضروری نہ ہوتا تو اسمین ذرا
بہی شبہہ نہین کہ مین ابتک کب کا مرچکا ہوتا۔ یہ غم۔ چہ جانون کی پرورش اور نگرانی کا بار
اور مین ایک بدنصیب خانمان برباد تنہا!! مین بالکل از کار رفتہ ہوچکا تہا کہ میری بڑی لڑکی

بہ ایک کے علاوہ اپنے سب بہائی بہنون مین بڑی تہی اونکی پرورش کی خدمات مین میری شریک ہوئی اور مجہے کچہ سہارا ملا۔ چودہ برس کا سن۔ اپنے بہائی بہنون کی پرورش۔ باپ کے آرام اور خدمات کی فکر۔ خانہ داری کے انتظام کا بار عظیم اپنے سر پر لیکر اوسنے ثابت کر دیا تہا کہ وہ مرحومہ بہی کیسی لایق اور منتظمہ مان کی بیٹی تہی۔ اس لڑکی (مرحومہ) کی خدمات اور نگرانی کے سبب سے معاملات خانہ داری کی طرف سے مجہے کچہ سبکدوشی ہو چلی تہی کہ ایک مصیبت اور نازل ہوئی۔ وہ یہ کہ اوسکی چہوٹی بہن کے داہنے ہاتہ مین چوٹ لگی کہنی کی ہڈی کے سڑ جانے اور اپریشن کی وجہ سے اپنی مان کی عدم موجودگی کے سبب سے جو خدمتین اوسے کرنا پڑین اوسکو یا تو وہ مرحومہ ہی جانتی تہی یا میرا قلب۔

مہینون۔ تمام رات جاگ جاگ کر صبح کرنے اور با اینہمہ زخمون کے اچہے نہونے کی وجہ سے اوسکے ہاتہ کے قطع کرانیکی خبر بد نے اوسے بیمار ڈالکر بستر مرگ پر لٹا دیا۔ بخار آنا شروع ہوا۔ بعد چندے خون آنے لگا۔ اور آخر کار مرض دق کی تکلیف اوٹہاکر (باوجود علاج معقول) ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو اپنی پیارے چچا (عزیزی عبد الوحید) کی گود مین (جن سے اوسے بہت اُنس تہا) بمقام لکہنو (جہان تہوڑے روز پیشتر علاج کے لئے گئی ہوئی تہی) جمعہ کے روز انتقال کر گئی۔ آہ جو آنکہ کی پتلیون مین آٹہ پہر رہا کرتی تہی۔ جسکو خون جگر پلا پلا کر اتنا بڑا کیا تہا اور جو میری مرنے والی بیوی کی پیاری نشانی تہی وہین لکہنو کی خاک مین گز بہر زمین کے نیچے توپ دیگئی اور سر پہوڑنے کے لئے مٹی کا ڈہیر رہگیا۔ افسوس صد افسوس

اے خاک تیرہ خاطر مہمان نگاہ دار	این نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

اس سہارے کے در ہنے کے بعد یہ تو ظاہر ہے کہ مین بالکل ہی بے سہارے ہو گیا۔ میری کمر بہت ٹوٹ گئی۔ عزیزان عبد المجید۔ محمد وحید اور محمد محسن سلمہم (دین و دنیا مین خدا انہین باآبرو اور بامراد رکھے) نے میری خدمت اور تسکین دہی مین حتی المقدور کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا مگر خانہ داری کے آیندہ انتظام کے متعلق امیدون کو یون خاک سیاہ ہوتے دیکھکر آنکھون مین اندہیرا چھا گیا۔ اور تسکین۔ ایک فرضی سی بات معلوم ہوتی تھی مگر زمانہ نے جو دہیمی چال چل چل کر بڑے بڑے صدمات کے اثرون کو مٹا دیا کرتا ہے میری ان صدمات کے ساتھہ بھی ایسا ہی کرنا شروع کیا اور گو خانہ داری کے معاملات ہر روز ابتر ہے۔ بینم کی حالت مین ہین مگر کیا کیا جائے سقدر سے لڑ کر کوئی بھی جیتا ہے کہ مجکو ہی کوئی امید ہوتی۔ چھوٹی لڑکی کے ہاتھہ کے زخم بالکل اچھے تو نہین ہین تاہم بفضلہ قریب قریب صحت کے ہین مگر افسوس کہ اسکا فاسد مادہ کا رجحان اب پیرون کی جانب ہے اور چند ماہ سے دونون پاؤن کے ٹخنے سوج رہے ہین جسکی وجہ سے چلنے پھرنے اور حوائج ضروریہ کے فارغ ہونے مین سخت دقت اور تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے۔ اور نظر خدا پر ہے۔ مصائب کے ایسے پوری قوت کے ساتھہ ہر طرف سے حملہ کرنیکی وجہ سے میرے پاؤن اوکھڑ چکے تھے اور تمام اعضا بیکار سے ہو گئے تھے صرف بہلنے کا قصد تھا کہ بابو نوبت رائے صاحب ہیڈ کلارک کلکٹری شاہجہانپور نے (افسوس کہ اونھون نے بھی اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء مین انتقال کیا) ایسے سخت وقت مین اس طریقہ سے میری دستگیری کی کہ دل مضبوط

ہوگیا یعنی یہ کہ اونھون نے مارلنز آف سینیکا جس کا ترجمہ آپ کے مبارک
ہاتھون مین ہے مجھے پڑھنے کے لئے عنایت کرکے کہا کہ صرف یہی کتاب ہے جو
آپ کو ایسے وقت مین تسکین دیگی - اور اپنا تجربہ بھی بیان کیا - دل تو پریشان اور گھبرایا ہوا
تہا ہی کسی تسکین دہ مشغلہ کی فکر مین تہا - اس کتاب کے مطالعہ کے شوق نے اپنی
طرف متوجہ کرلیا - فہرست مضمون پڑہنے کے بعد قلب پر جو ہاتہہ پڑا تو تڑپ مین کچھہ
کمی معلوم ہوئی - دیباچہ دیکھا - اوس کے بعد دوسرا ورق اولٹا - پھر تیسرا اسکے بعد
باب اور فصول ختم کئے - یہانتک کہ پوری کتاب - موت کے مضامین پڑہنے کے
بعد تو دلمین سچی تسکین پیدا ہوگئی جسکا آخری نتیجہ استقلال تہا - طبیعت مین استقلال کے
پیدا ہوتے ہی مین اپنی حالت پر قانع اور صابر ہوگیا - ان مضامین پر سوتے وقت
غور کرنا روزانہ معمول تہا - احباب مین ان مضامین تذکرے اکثر رہا کرتے تہے -

ایک روز یہ خیال آیا کہ میری طرح میرے اور دُکھی بھائی بھی مبتلا مصیبت ضرور ہونگے مین
کیون ایسے سچے شفیق اور غمگسار اور ہمدرد کو اُنکے غمکدہ تک پہونچاکر الدّال علی الخیر
کفاعلہ کا مصداق نہ بنون - یہ خیال کچھہ ایسا جما اور ترجمہ کے ذریعہ سے پبلک کی خدمت
کرنیکا دلمین ولولہ ایسا اوٹھا کہ باوجود کثرت اشغال و ہجوم کار سرکار بسم اللہ کرکے مینے
ترجمہ شروع کرہی دیا - لائق احباب نے مسودہ کو سنکر اور داد دے دیکر اور بھی
ہمت بڑہائی - فلسفہ کی کتاب وہ بھی انگریزی زبان مین - اسکا ترجمہ کچھہ آسان کام نہین
ہے اوسپر مترجم کی بدلیاقتی کا طرہ جسے بدقسمتی سے دو زبانون مین سے ایک پر بھی پوری

قدرت نہین۔ مناسب الفاظ کی تلاش اور دقتون نے کئی مرتبہ لکھو اوچھلو یا مگر اوسی
تائید غیبی نے پہر امداد کی جسنے اَلسَّعیُ مِنِّی وَالاِتمَامُ مِنَ اللّٰہِ کا سبق پہلے ہی دیا تہا
یقیناً اسی لئے کہ اِس حکیم کے پاک خیالات کی توسیع اور شہرت اُردو زبان مین اوس
قادر مطلق کو میرے ہی ذریعہ سے پہیلانا منظور تھی ورنہ اس تعلیمی ترقی اور تہذیب کے
زمانہ مین جسمین بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ کے علاوہ لایق مترجمون اور مصنفون کی
کمی نہین ممکن تہا کہ کسی اور لایق شخص نے اِس طرف توجہ کرکے یہ عزت حاصل کی
ہوتی۔ خدا کا شکر ہے کہ آج میری متواتر ایک سال کی محنت کا نتیجہ اے معزز ناظرین
آپکے مبارک ہاتہون مین ہے۔ مجھے اِس ترجمہ پر ناز نہین اسلیئے کہ اِس کے
نقائص سے مین خود خوب واقف ہون مین سچ عرض کرتا ہون کہ مصنف کے خیالات
کو پورے زور کے ساتھہ اکثر مقامات پر اُردو مین لانے سے مین قاصر رہا۔ چونکہ
میرا اصلی منشا اپنی شہرت نہین ہے بلکہ ان پاک خیالات کی توسیع اور بہبودی خلایق
مجھے امید قوی ہے کہ خدا میری محنتون کو رائگان نہونے دیگا۔ اگر اوسنے
میری اِس خدمت کو قبول فرما لیا اور اگر یہ کتاب ایک شخص کے لیئے بھی مصائب
مین اوسکی ہمدرد اور مونس غم بنکر اوسکے غمزدہ اور الم رسیدہ دل کو تسکین دے سکی
یا اس سے کسی اور قسم کی اوسنے ہدایت پائی تو میرا منشا پورا ہوگیا۔!

اے خدا! تو ہی میری اِس خالص اور سچی نیت کا جانچنے اور پوری کرنے والا ہے۔
پیارے ناظرین۔ آپسے یہ عرض ہے کہ اگر اس ترجمہ مین آپ کے نزدیک کوئی

لفظ مہمل یا فقرہ بے ربط ہو۔ یا آپ کی رائے مین مجھسے کسی لفظ یا فقرہ کے ترجمہ مین غلطی ہوئی ہو۔ یا اُردو مین ترجمہ یا مضامین کی ترتیب مین مطلب خیز اور پُر معنی الفاظ کے لانیسے قاصر رہا ہون یا کوئی اور سہو میرا ہو یا کاتب صاحب کی غلطی سے مجھپر عائد ہوتا ہو تو معاف فرماکر اوسے درست فرمالین اور اگر ممکن ہوسکے تو مجھے بھی اطلاع بخشین تاکہ دوسری اشاعت مین (اگر اسکی نوبت پہونچے) شکریہ کے ساتھہ اوسکی تصحیح کردون۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست۔ چو سخنے پسند آیدت از ہزار۔ بہ مردی کہ دست از تعنّت بدار۔

مین اس دیباچہ کو مولوی **محمد علیخان صاحب** حکیم و رئیس و آنریری مجسٹریٹ اُردو ناولسٹ و مالک مرقع عالم کا شکریہ ادا کئے بغیر ختم نہین کرسکتا جنہون نے علاوہ ترجمہ کی تعریف کرنیکے یہ کیا کہ اِس کتاب کی نظر ثانی باوجود سخت علالت اپنے ذمہ لی اور آغاز سے انجام تک ضروری تصحیح فرماکر نہ صرف مجھے بلکہ پبلک کو ممنون فرمایا خدا اونکی ہمت مین اور پبلک کی خدمات کے سرانجام دہی مین اس سے زیادہ قوت اور شوق عطا فرماکر جزاے خیر دے۔

اے نیتوں کے جانچنے والے پاک خدا!

اگر میری نیت سچی اور پاک ہے تو اِس ناچیز خدمت کو قبول فرماکر اسکا اجر میری عزیز بی بی اور پیاری لڑکی کی روحون کو عطا فرمائیو۔

جنہون نے اپنی پیاری جانین میری ہی خدمات اور مجکو خوش رکہنے مین دیدین - اور اپنے اوپر ہر طرح کی تکلیف اور جبر برداشت کرکے میری خوشیون کو مقدم سمجہا -

اے دو نونکی نہ فنا ہونیوالی پاک اور معصوم روحو

اگر تم کو عالم ارواح مین اس بات کا علم ہے اور اس امر سے واقف ہو کہ مجہسے اور تم سے جامہ انسانی کی حالت مین کیا تعلق تہا اور اگر میرے اس فعل سے تمہاری نورانی اور معصوم روحون کو کچہہ آرام پہونچے تو تم شاہد رہو کہ تمہارے عقبیٰ مین کام آنیکے لئے ایک مجبور اور معذور شوہر اور باپ سے

جو کچہہ ہو سکتا تہا وہ اوسنے کیا اور یہ یقین رکہیو کہ جبتک اوسکی روح یہ جسم خاکی چہوڑ کر تمسے جا نہ ملیگی انشاء اللہ اوسوقت تک وہ تمہاری تکلیفون کو آسان کرنیکے لئے جو شرعاً ہر مردہ کے لئے لازمی ہین - باز نہ رہیگا - اللہم توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین -

پیارے ناظرین - اب مین آپ کی سمع خراشی کرچکا - معاف فرمائیگا - یہ ورق آپ اولٹین کتاب کی سیر فرمائین - اور میرے حق مین دعاے خیر کرین - مین آپ سے رخصت ہوتا ہون -

عزیز - یکم جنوری سنہ ١٩٠٢ء

لائف آف سنیکا از مسٹر والٹر کلوڈ مولف
مارلس آف سنیکا

حکیم سنیکا۔ مارکس۔ ای نس۔ سنیکا ہسپانیہ کے ایک شریف اور دولتمند شخص کا دوسرا فرزند تہا۔ اس کی ماں جسکا ہلویا نام تہا ہسپانیہ کے ایک معزز خاندان کی لڑکی تہی۔ سنیکا ۳ برس قبل از ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کارڈوا مین پیدا ہوا۔ جو اوسوقت صوبہ بی ٹیکا کے بڑے اور مشہور اضلاع مین گنا جاتا تہا۔ یہان اسکا باپ علم کلام کا پروفیسر تہا۔ سنیکا کو بچپن ہی مین ماں باپ سے علٰحدہ کر کے ملک روم مین اوسکی خالہ کے پاس بہیجدیا گیا تہا۔ اسکا باپ بہی تہوڑے دنون کے بعد خاندان کے بقیہ لوگون کو لیکر وہین جا رہا۔ اس کے ساتہہ زمانہ نے کچہہ ایسی موافقت کی کہ باپ کے انتقال کے بعد سنیکا دولت کثیر کا مالک بنا۔ گو شمس سنیکا جسمانی حیثیت سے بہت ہی نحیف اور لاغر تہا۔ سب سے پہلے اپنے والد سے اوسنے علم کلام کی تعلیم پائی اوسکے بعد پی بی ری ایس۔ فی بی آنس۔ ای ٹی لس۔ اور سوشن بانی فلسفہ اسٹوئیکس۔ سے علم فلسفہ کی تحصیل کی۔ اسکی طبیعت کا زیادہ رجحان اسی علم کی طرف تہا۔ نہایت شوق سے اسنے اسے حاصل کیا اور سخت محنت

کر کے اوسنے فلسفہ اسٹوئی سزم کے کل مدارج طے کئے۔ یہ
خیال تناسخ اوسنے گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا۔ اوسکے والد کو یہ خیالات ناپسند ہوئے
اور اون کو خوش کرنیکے لئے فلسفہ کی تحصیل ترک کر کے اوسنے پیشہ وکالت اختیار کیا
تہوڑے سے زمانہ مین اپنی آزاد۔ پُراثر۔ اور جادو بھری تقریر کے زور سے اس نئے
پیشہ مین اوسنے بہت ہی بڑا نام حاصل کر لیا۔ یہانتک کہ شاہ کلی گیولا کو جو
اپنے تئین بہت ہی فصیح اور بلیغ سمجہتا تہا۔ سنیکا کی اس شہرت کو سنکر
حسد پیدا ہو گیا۔ اتفاق زمانہ دیکہئے کہ سنیکا کو ایک مقدمہ کی پیروی اوسکے سامنے کرنی پڑی جس
قابلیت اور آزادی کے ساتہہ بادشاہ کے سامنے اوسنے تقریر کی۔ گلی گیولا
کو اوسے سنکر اور بہی حسد ہوا اور یہ باور کر کے کہ سنیکا کی زندگی مین اوسکی
شہرت کا ہونا محال ہے وہ اسکی جان کا دشمن بنگیا۔ مگر حرم مین سے ایک بیگم
نے یہ کہکر ٹالدیا کہ ایسے نحیف اور کمزور شخص کا مارنا کیا جو چند روز مین بیماری مین مبتلا
ہو کر خود ہی مر جائے گا۔ اس پیشہ مین اوسکی شہرت کچھہ ایسی بڑہی کہ اوسے ہر وقت
جان کا خطرہ رہنے لگا اور مجبوراً وکالت کو ترک کر کے اوسی پہلی ذوق و شوق کے
ساتہہ اوسنے پہر فلسفہ کی جانب توجہ کی۔

اس سے قبل سنیکا وزارت خزانہ کے لئے منتخب ہو چکا تہا مگر سنہ ۴۱ع مین جب شاہ
کلاڈیس کی حکومت تہی اسکی زندگی مین پہر تغیر واقع ہوا۔ اس مقام پر اون
تمام اخلاقی اور پولٹیکل مصلحتون کا ذکر کرنا جو ان تغیرات کے باعث ہوئین سخت مشکل

کام ہے اسلئے کہ وہ سب باتین معلوم نہین ہین - مگر جو حالات معلوم ہوے وہ یہ ہین کہ
ملکہ میسی لینا جو اس بدکاری کے زمانہ مین سب سے زیادہ فاحشہ تھی بادشاہ
کی خالہ زاد بہن **جولیا** کا (جو جلاوطنی سے چندروز ہوے واپس آئی تھی) بادشاہ
پر اپنے سے زیادہ اثر دیکھکر بہت ہی ناراض تھی اور بادشاہ کو پھر اغوا کیا کہ وہ دوبارہ
جلاوطن کردیجاے - کہاجاتا ہے کہ **سنیکا** اور **جولیا** مین محبت تھی -
یہ محبت کسی پولیٹیکل مصلحت پر مبنی تھی یا ناجائز تھی یہ نہین کہہ سکتے - مگر یہ امر مسلمہ تھا
کہ اس جلاوطنی کے معاملہ مین **سنیکا جولیا** کا معاون اور طرفدار ضرور تھا
میسی لینا کو یہ موقعہ اچھا ہاتھہ لگا اور دونون پر ناجایز محبت اور سازش کا الزام
لگا کر جلاوطنی کا حکم لے لیا - جزیرہ **کارسے کا** مین **سنیکا** اس جلاوطنی
کی حالت مین دو سال رہا - یہان اوسنے دو مضامین لکھے ایک کا نام **ہماری
تسکین** رکھکر اپنی عزیز مان **ہلویا** کو بہیجا اور دوسرا **پالی بی اِس** کو
جسپر شہنشاہ بہت مہربان تھے اور اسی کا حکم تمام شاہی محلات پر جاری تھا - اسمین
ذرا سا بھی شبہہ نہین ہے کہ اس جلاوطنی کے منسوخی حکم کے لئے اوس نے شاہ
کلاڈی اس کی جھوٹی مدح اور ناز یبا خوشامد بھی کی - ان دونون مضامین کے
پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے شادی کرلی تھی مگر کسکے ساتھہ اسکا پتہ نہین
چلتا - **غصہ** پر مضمون لکھنے کے وقت اوسکی بی بی انتقال کرچکی تھی اور ایک لڑکا **مارکس**
نامی اور ایک لڑکی **نوویٹی لا** صرف دو اولادین حیات تہین - دوسرا لڑکا **کارسکا**

ہما ہے قبل انتقال کرچکا تہا۔ سنہ ۴۹ء مین عیسی لینا کہ بوجہ سیم شخص کے ساتہہ عقد کرلینے کے جرم مین پہانسی دیگئی اور شاہ نے جولیا کی بہن اگری پنا سے دوسرا عقد کرلیا۔ اِسی کی سفارش سے جولیا اور سینیکا جلاوطنی سے واپس آئے۔ اور سینیکا وزیر خزانہ اور محلات شاہی کا مجسٹریٹ اور ملکہ کا خاص مشیر بہی مقرر ہوگیا۔ شاہ نیرو اِس ملکہ کے بطن سے تہا۔ اور اوسکی تعلیم سینیکا کے سپرد ہوئی۔ سنہ ۵۴ء مین شاہ کلاڈیس کو ملکہ اگری پنا اور شاہزادہ نیرو کی سازش سے زہر دیا گیا۔ اور باپ کے مرنیکے بعد شاہ نیرو ۱۸ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ شاہزادہ نیرو کے اوستاد ہونیکی وجہ سے سینیکا اب اوسکا وزیر مقرر ہوا اور مشیر بہی۔ دوسرا مشیر جنرل بررَس ہوا وہی محلات شاہی کی فوج کا کمانڈر انچیف بہی تہا۔ پانچ سال تک سلطنت کا انتظام نہایت خوبی سے چلتا رہا ایسی خوبی سے کہ اوس زمانہ کے تمام لوگ اوسکے مقر تہے۔ پہلے سال البتہ شہنشاہ بیگم کی حرص سلطنت رانی اور ناجایز دست اندازیون کی وجہ سے انتظام مملکت مین کچہہ خلل پڑگیا تہا مگر بعد کو پہر کچہہ نہین ہوا۔ شہنشاہ بیگم حکومت کی کچہہ ایسی حریص نہین کہ بہ خیال اسکے کہ نیرو کہین اپنی معشوقہ ایکٹی کو حکومت مین شریک نہ کرلے۔ اون کو یہ قطعی منظور نہ تہا کہ شاہ نیرو اسکی طرف رخ بہی کرے۔ یہانتک یہ بات اوسکو ناگوار تہی کہ کہلم کہلا ایک روز شاہزادہ سے اوسنے کہدیا کہ اگر معاملات سلطنت مین ایکٹی کی دست اندازیون کا حال مجہے معلوم ہوا تو اوسے

مت سے اوتار کر تخت سلطنت پر وہ اپنے پوتے برٹینی کس کو بٹھادیگی
مگر شہزادہ برٹینی کس کے اتفاقیہ مرجانے (جسکی موت کا باعث شاہ نیرو کہا
جاتا ہے) آپسکے یہ جھگڑے فساد طے ہو گئے۔ اور پھر چار سال آیندہ تک کسی
قسم کا جھگڑہ اور فساد نہین ہوا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ کے اِن دونون
مشیرون کی حالت اِس معاملہ مین نہایت مشتبہ ہے اور دولت کثیر جو سنیکا
نے جمع کی تھی اوسکی نسبت یہ مشہور تھا کہ جو دولتمند شاہ نیرو کے حکم سے قتل
کئے گئے اونکی دولت دونون مشیرون نے آپسمین تقسیم کرلی۔ یہ الزام کہانتک
صحیح ہے ہم نہین کہہ سکتے مگر اسمین کچھ بھی شبہہ نہین ہے کہ دولت کثیر جو
سنیکا کے پاس تھی اوسکی وجہ سے لوگون کو اوسپر الزام لگانیکا موقعہ ملا۔ شاہ
نیرو اور اگری پینا شہنشاہ بیگم مین جو بعد کو جھگڑے پیدا ہوئے اوسمین
سنیکا نے اگر حصہ لیا تو سخت افسوس کی بات ہے۔ اوسوقت تک وہ شہنشاہ
بیگم کو اپنی محسنہ جانتا تھا نیرو کو اپنا بادشاہ اور دونون کی اطاعت کو اپنا فرض
سمجھتا تھا۔ مگر آپسکے جھگڑون کی وجہ سے وہ کشمکش مین پڑ گیا اور سخت پریشان تھا
کہ کسکا جانب دار بنے۔ شاہ نیرو کو اوس زمانہ کی ایک مشہور حسین عورت پاپی کا
عشق سر پر بھوت کی طرح سوار تھا۔ اور اِسی عشق کی بدولت یہ جھگڑے طے ہو گئے
اس عورت کی خواہش یہ تھی کہ وہ سر پر تاج شاہی رکھکر ملکہ بنے مگر شہنشاہ بیگم کی
حیات مین یہ بات غیر ممکن تھی اِسلئے اِس عورت نے شاہ نیرو کو صلاح دی کہ پہلے

کسیطرح وہ اپنی ماں یعنی شہنشاہ بیگم کو جان سے مارے۔ اور اس کام کے لئے
یہ کہکر آمادہ کیا کہ شہنشاہ بیگم اوسکی جان لینے کی فکر مین ہے۔ پہلے شاہ نیرو نے
بلا صلاح مشیران یہ چاہا کہ اوسے ڈوبا دیا جائے مگر جب اسمین ناکامیابی ہوئی تو
مشیرون سے کہکر امداد چاہی۔ دونون مین کسی نے کوئی خاص راے نہین دی اور نہ
کوئی تدبیر بتلائی مگر یہ بتلایا کہ کسی اور شخص کے ذریعہ سے یہ کام لیا جائے اِس بات
کا الزام سنیکا پر لگایا جاتا ہے کہ اوسنے ملکہ کی جانب سے ایک جھوٹی
تحریر مجلس شورے شاہی مین بھیدی جسمین شاہ نیرو پر سخت الزامات لگائے گئے
تہے اور اسکی پاداش مین ملکہ کو پھانسی دینے کا حکم شاہ نیرو کی مجلس شوری نے دیدیا
پھانسے گویا سنیکا کی حالت مین تغیر پیدا ہوا۔ اب اوسکی قوت اور اختیارات
مین کمی ہونے لگی اور سنہ ۶۳ عء مین جب جنرل بَرَس اِس وجہ سے زہر دیکر قتل
کیا گیا کہ وہ ملکہ آکٹیویا کے طلاق دئے جانیکے سخت مخالف تہا۔ اوسوقت
اوسکی طاقت بالکل زائل ہوچکی تہی۔ شاہ نیرو سنیکا کو اسوقت بہی نظر عنایت سے
دیکھتا تہا اور یہ خاص وجہ تہی کہ سنیکا کی کثیر دولت کو جسکی وجہ سے سیکڑون الزام
اوسپر لگائے جاتے تہے اوسنے ضبط کرکے خزانہ عامرہ مین داخل کرنے سے
انکار کردیا۔ سنیکا کی اب حالت یہ ہوگئی تہی کہ وہ کاروبار سلطنت سے بچتا تہا اپنے
کمرہ مین تنہا رہتا۔ بہت خاص خاص چیدہ احباب سے ملتا اور علم فلسفہ کے پڑہنے
سے جی بہلایا کرتا۔ اسکو یہ خوف لگا ہوا تہا کہ کہین بڑہاپے مین بے عزتی اور گمنامی

کے ساتھہ قتل نہ کر ڈالا جاے - اِسی تنہائی اور خوف کے زمانہ مین اوسنے وہ
خطوط اور مضامین تحریر کئے کہ جو موسوم بہ مکتوبات بنام **لیوسی لس** ہین
نیرو نے دوسرا کام یہ کیا کہ تمام معبد گاہون کو کہدوا کر غارت کر دیا اسلیئے کہ
جو دولت اور روپیہ اِس غارت گری کی بدولت اوسے حاصل ہوگا اُس سے وہ
روم کو از سر نو تعمیر کرے گا کیونکہ اوس کا زیادہ حصہ آگ سے جلکر تباہ ہو گیا تہا -
سنیکا نے بادشاہ کے اِس فعل کو ظلم قرار دے کر دوبارہ استعفا دینا چاہا
مگر شاہ نیرو نے منظور نہ کیا - اور وہ بالکل مایوس ہوکر موت کا انتظار کرنے لگا -
دار السلطنت کی سکونت ترک کر کے مفصلات مین اوسنے بود و باش اختیار
کی - زیادہ عرصہ نہ گذرا تہا اور چونکہ موت کا زمانہ قریب آچکا تہا شاہ **نیرو** کے
خلاف بغاوت کی سازش کا الزام اوسپر لگایا گیا **نیرو** کو یہ بہانہ اوس کے
قتل کے لئے کافی تہا معمولی سا جواب طلب کر کے اوسنے **سنیکا** کو پہانسی
کا حکم دیدیا - یہ حکم سنیکا کو اوس مکان مین پہونچا جسکو **روم** سے چند میل کے
فاصلہ پر اپنی تفریح کے لئے اوسنے بنایا تہا نہایت اطمینان کے ساتھہ سنیکا
نے اپنے قتل کے حکم کو سنا اور خانگی معاملات کی درستی کے لئے تہوڑی دیر
کی مہلت مانگی جو منظور ہوئی - اپنے احباب سے رخصت ہوکر نہایت خوشی کے
ساتھہ اپنا ہاتھہ شاہی جراح کے سامنے پہیلا دیا جو فصد کہولنے کے لئے بحکم
شاہی موجود تہا - اوسکی عزیز بی بی **پالینیا** اِس صدمہ کی برداشت نہ کر سکی اور اوسنے

بہی اپنے ہاتہہ کی رگین کہلوا ڈالین اِس غرض سے کہ وہ بہی اپنے عزیز شوہر کے ساتہہ جان دیدے ۔ مگر بیہوش ہوجانیکے بعد اوسکے زخم باندہ دئے گئے اور وہ اپنی مرضی کے خلاف اِس طریقہ سے زندہ رکہی گئی ۔ سنیکا کے ضعیف مرتاض اور کم خوراک ہونیکی وجہہ سے رگون نے خون نہ دیا ۔ مجبوراً اوس کی پیرون کی رگین کہولدی گیئن ۔ ہاتہہ اور پیرون کی رگون کے کہلجاتے کے بعد اوسکو درد کی نہایت تکلیف تہی اور وہ سخت بیچین تہا مگر نہایت استقلال کے ساتہہ وہ اپنے دوست اور احباب کو تعلیم دیتا رہا ۔ یہ تعلیمات بعد کو چہپی بہی مگر افسوس کہ اب اونمین سے ایک مضمون کا بہی پتہ نہین لگتا ۔ اب بہی جان نہ نکلی اور جلد مرجانے کے خیال سے اوسنے خود خواہش کی کہ اوسکو زہر کا پیالہ پلادیا جاے اور لیکر پی بہی لیا مگر وقت چونکہ نہ تہا اوسنے بہی کچہہ اثر نہ کیا ۔ جانکنی کی تکلیف کو رفع کرنے کی غرض سے وہ گرم حمام مین گیا وہان جاکر اپنے اوپر اوسنے پانی ڈالا اور یہہ کہا کہ یہ **جوپٹر** (یونانی اور رومنسی کا سب سے بڑا خدا) نجات دہندہ کے نام کا چڑہاوا ہے اوس کے بعد وہ تنور کے قریب گیا اور اوس سے اتنا قریب ہوا کہ اوسکے دہوان سے گلا گہٹ گیا اور وہین جان بحق تسلیم ہوگیا ۔ اوسکی موت کی تاریخ ۶۵ء ہے ۔ مندرجہ بالا حالات **سنیکا** کی زندگی کی مختصر سرگذشت ہے آیندہ صفحات پر اوسکی تعلیمات کا نمونہ ناظرین کے سامنے پیش کیا گیا ہے اوسنے اِن تعلیمات مین یہ دکہلایا ہے کہ اس زندگی مین مسرت حاصل کرنیکے لئے انسان کو کیا کرنا چاہیئے اور کچہہ کیونکر بلا خیال فردا ۔

آج وہ خوشی رہ سکتا ہے۔ جو شخص صاحب اخلاق ہونے کا دعوے کرے اوسے
احتیاج کی جاننے کی اوسکی راے مین سخت ضرورت ہے کہ یہ مسرت کسی طرح سے
اوس وقت تک حاصل نہین ہوسکتی جب تک کہ جسم بالکل دل کے قبضہ مین نہ کردیا
جائے۔ یا یہ کہ گوشت اور پوست بالکل روح کی ماتحتی مین نہ دیدئے جائین۔ روح خدا
کے نور کا ایک جزو خاص ہے بلکہ وہ ایک قسم کی الوہیت ہے جو جسم کے اندر
ہے۔ جسم محض حیوانی کالبد ہے۔ اوسکی فلسفہ مین کوئی خیالی بات نہین۔ وہ صرف
ایسے شخص کو مسرت سے مملو سمجھتا ہے جو فلسفہ سے کام لے نہ اوس کو جو
صرف اوس سے واقف ہو۔ کفر اور خداشناسی کے مراتب طے کر لینے کا نام
اوسکے نزدیک اخلاقی زندگی کا نام ہے جہان اوسنے یہ بتلایا ہے کہ مسرت بھی
انسان کے لئے ایک ضروری شے ہے وہان اوسنے یہ بھی بتلا دیا ہے کہ سیر
اور تفریح سے جو مسرت حاصل ہوتی ہے اِس سے اور اِس اصلی مسرت سے
کوئی بھی نسبت نہین۔ اوسکے نزدیک انسانی زندگی اُن لوگون کی زندگی سے
مشابہ ہے جو ہر وقت کوچ اور مقام کی حالت مین ہین۔ اِس قسم کی زندگی کے
لئے تکلیف اور پریشانی اور صبر ضروری بلکہ لازمی ہین اوسنے یہ بھی بتلا دیا ہے
کہ کسی شخص کو مسرت اوسوقت تک حاصل نہین ہوسکتی جب تک کہ اوس کے متعلقین
بھی خوش نہون اوسنے انسانی ہمدردی اور اِن خصوصیتون کو بھی نظرانداز نہین
ہونے دیا ہے جو رشتہ داریون کے ذریعہ سے پیدا ہو جاتے ہین اوس کے

نزدیک یہ بہت بڑا ضروری فرض ہے کہ ہر انسان اپنے احباب - اپنے والدین
اپنی بی بی اور اپنے ملک کے فرائض ادا کرے ان کے ادا کرنے مین اپنے
آرام اور اپنی خوشیون کو اگر ترک کرنے کا موقعہ آپڑے تو ہرگز دریغ نہ کرے
یہانتک کہ کسی قسم کی جسمانی محنت اور مشقت سے بھی عار نہ کرے - وہ یہ بھی
تعلیم کرتا ہے کہ اپنے ملازمون سے ہر شخص کو نرمی اور شفقت سے کام لینا چاہئے
اسلئے کہ وہ بھی مثل ہمارے انسان ہین اسکے علاوہ جب کوئی برا وقت آکر پڑتا ہی
تو یہ لوگ بطور ایک غریب دوست کے - بطور ملازم کے - اور بطور ایک سپاہی
کے ہماری مدد - ہماری خدمت کرتے اور ہمکو ہر طرح کی پریشانیون اور بلاؤن سے
محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے اور رکھتے ہین - اوسکی تعلیمات اگر سچ پوچھیے
تو اوسکے خیالات کی تائید مین بطور مضبوط دلیل کے ہین - یہ بجاے ایسے قواعد
کے ہین جنکے مطابق ہر انسان کو عمل کرنا چاہیئے اور ایسے نمونہ ہین جنکے موافق
ہر انسان کو اپنی زندگی بسر کرنا چاہیئے - طرز تمدن اور معاشرت کی ایسی کوئی بات
نہین ہے جسپر اوسنے بحث نہ کی ہو اوسکی تعلیمات عہد جدید سے کچھہ ایسی ملتی جلتی
ہین کہ قریب کے زمانہ کے جو علماے مسیحی تھے اونھون نے اوسے عیسائی
سمجھکر ایک تحریر کو جو سینٹ پال اور کسی شخص غیر معلوم کے درمیان مین ہوئی تھی
غلطی سے اوسکے نام نامزد کردی تھی -

اوسکی تحریرات مین اعلی درجہ کی اخلاقی حالت اور اسکے افعال مین اس قدر بداخلاقی

دیکھکر اس امر کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ہم اوسکے افعال اور تحریرات کا مقابلہ کرکے دیکھین کہ یہ اختلاف ہے یا نہین کسی شخص مین خداشناسی کے متعلق تمام باتون کے سمجھنے کی پوری لیاقت ہونے سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ اس شخص مین اس امر کی لیاقت بھی ویسی ہی پوری پوری ہی کہ وہ اپنے ہر فعل کو ان خیالات کے موافق رکھے - اور صرف اس بات کی کمی سے اوسمین جو فرق ہو سکتا ہے وہ محتاج بیان نہین ہے - یہ امر کہ آیا سنیکا کی تحریرات اوسکی زندگی کے تجربونکی نتیجہ ہین یا یہ کہ اوسنے فی الحقیقت اپنی تمام زندگی اونہین قواعد کے موافق بسر کی ہے جنکی تعلیم آج وہ ہمکو کر رہا ہے تصفیہ طلب ہے اسکی جانچ ہم اس طریقہ سے کر سکتے ہین کہ ہم اس امر کی جانچ کرین کہ اوسکے افعال کیسے تھے اور کیسے افعال کرنے کی قدرت اوسے حاصل تھی - اوسکی زندگی کے سب سے پہلے حالات لکھنے والا شخص ڈائن نامی تھا اور کل مورخین نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ یہ شخص اوسکا سخت مخالف تھا اسمین ذرا سا بھی شبہہ نہین ہے کہ ایک وقت مین سنیکا دولتمند تھا مگر یہ دولت اوسکی ایمانداری سے کمائی ہوئی تھی اوسکا یہ فعل کہ فوراً شاہ نیرو کو اپنی یہ دولت حوالہ کردینے کے لئے طیار ہوگیا تھا ظاہر کرتا ہے کہ وہ نیک کمائی تھی - جو ناجایز الزامات جولیا کے متعلق اوسپر لگائے گئے تھے انکی وقعت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ اون کی متہم میسی لینا ایسی فاحشہ عورت تھی جو خود عصمت باختہ تھی - اب رہا برٹینی کس کا قتل - اول تو اسی بات مین شک ہے کہ وہ واقعی نیرو کے حکم سے قتل کیا گیا اور اگر یہ

مان بہی لیا جاے کہ ایسا ہوا تو اِس بات کا ثابت کرنا سخت مشکل ہے کہ اوسمین کچھ
سنیکا کی سازش تہی - میرے نزدیک اِس نامور حکیم کی بدنصیبی کے زمانہ کا آغاز
اوسوقت سے ہوا کہ جب سے نیرو سے اوس کا تعارف پیدا ہوا اپنی کمزور
حالت کو دیکہکر اول تو کسی قسم کی جراءت کرنے کا اوس کو موقعہ ہی نہ تہا اور
اگر ہوتا بہی تو نیرو کی عادت اور حالت مین کسی قسم کے تغیر اور انقلاب واقعہ ہونے
کی امید ہی نہ تہی - نیرو کے عہد سلطنت مین اوسکی حکومت کا وہی زمانہ عمدہ کہا جاتا
ہے جسمین کہ حکیم سنیکا عروج پر تہا - اگری نپا کا قتل البتہ ایک بدنما دہبہ
ہے مگر اوسکا پولٹیکل اقتدار دیکہکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ قتل پولٹیکل مصلحت پر
مبنی تہا نہ کسی عداوت یا خالص ظلم کی بنیاد پر اِس امر سے مایوس ہوکر کہ شہزادہ
نہ تو اوس کے نہ مشیرون کے بس کا ہے میسی لینا نے اوسکے ساتہہ کہلم کہلا
نزاع پیدا کرلی ایسی حالت مین اگر وہ قتل نہ کیجاتی تو سیول وار اور اندرونی جنگ
قایم ہوکر آخر کار سلطنت کے تباہی کے باعث ہوجاتین سنیکا کی مخالفین کے
لئے اوس کے ہر فعل کو برا کہدینا بمقابلہ اسکے بہت آسان ہے کہ وہ جلائین کہ
ایسی حالت مین اگر وہ خود ہوتے تو کیا کرتے -

پولیٹکل معاملات سے گذر کر اوسکی طرز معاشرت اور تمدن پر نظر ڈالئے نیک نفسی
اوسکی ہر مضمون سے ٹپکتی ہے - اور اسکے علاوہ صدہا عادتین اوسکی ایسی پاکیزہ
اور اچہی ہین کہ جنکی تعریف ہونا مشکل ہے - اوسکے اخلاق حمیدہ تہے اوسکی

محبت بے ریا اور اوسکی دوستی بے غرض اور بھی۔ اسمین کسیکو کلام نہین اوس کی تمام تحریرات پتہ دے رہی ہین کہ اپنے بھائی **گیلیلو** کو وہ کیسا جانتا تھا۔ اپنی مان ہلویا کے ساتھہ اوسے کیسی محبت تھی اور اپنے حقوق فرزندی کو وہ کس شوق اور محبت سے ادا کرتا تھا۔ اپنی بی بی **پالنیا** کا وہ کس درجہ دلدادہ تھا اور وہ بھی کیسی اسکی عاشق زار تھی یہ تمام باتین بخوبی اس امر کی شہادت دیتی ہین کہ وہ کیسا شریف نیک مزاج اور نیک طینت شخص تھا۔ سینکا کی نسبت اگر یہ کہا جاے کہ اوسنے اپنے نفس کو نہ صرف اوس زمانہ کی تمام بدیون اور بدکاریون سے محفوظ رکھا بلکہ اون سے بھی حذر کیا جنسے یہ لوگ لطف اوٹھایا کرتے تھے تو بہت صحیح ہی سیف زنی کے متعلق تماشون کی اوسنے ہمیشہ اور برابر حقارت کی اور مرنیکے وقت جس استقلال اور ہمت کا اوسنے اظہار کیا اوسپر کوئی خاک ڈال نہین سکتا۔ اسکی مثال لوگون مین کم ملیگی۔ میرے خیال مین اگر یہ کہا جاے کہ اوسکی موت بہادرانہ نہ تھی تاہم یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ اوسمین مردانہ استقلال اور جرات کس قدر تھی اگر اعلی درجہ کی شان استغنا کا اظہار اوس سے نہ بھی تھا تو یہ تو ضرور تھا کہ اوسکی موت کے حالات پڑہنے سے اب بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور کم سے کم یہ بات تو ہے کہ ہر شخص یہ ضرور جانیگا کہ اتنا استقلال اور جرأت کا اظہار تو ایسے مشکل وقت مین خود اوس سے بھی ہو سکیگا۔ پس ان اوصاف کے ساتھہ اگر اوسمین کوئی نقص ذاتی یا صفاتی ہو اور اگر علی طور سے کسی فعل کے ثابت کرنے مین

اوس سے کوئی قصور ہو گیا ہو تو وہ قابل معافی ہے - جب ہم اوسکی اخلاقی حالت
پر - رحم اور معاف کرنیکی تعلیمات پر - صبر - استقلال - اور انسانی کمزوریون کی
وجہ سے کسی ہو جانے والے قصور کے لئے معافی کی ہدایات پر - شادی کے بعد
پاک طریقہ سے زندگی بسر کرنیکے عمدہ نمونہ پر - سچے دوست اور سچی دوستی کے
عمدہ مضامین پر - اور نیز اوسکے اُن پاکیزہ مضامین پر جنمین تمام دنیا کے ساتھہ
میل جول - اتفاق - محبت - اور ہمدردی کی تحریک کی گئی ہے غور کرتے ہین تو
بہ لحاظ اوس زمانہ کے جو اپنی بدکاریون کے لئے مخصوص تہا ہم بیساختہ یہ کہنے
کے لئے طیار ہو جاتے ہین کہ وہ رومن رعایا مین صرف اوس زمانہ کے نیکوکارون
عقلا اور حکماہی مین سے نہ تہا بلکہ اتنا بڑا شخص تہا کہ جسکی تعلیمات اور تحریرات اتنے
زمانہ بیشتر سے اوس عقل اور حکمت کا پتہ دے رہی ہین جو بہت عرصہ کے بعد مشرقی علوم
اور حِکَم کے نام سے مشہور ہو کر **روم** اور **یونان** کے لئے اِس قدر ناموری اور
عزت کی باعث ہوئین - علاوہ اسکے سینکا کی ۲۱ تصنیفات اور ہین جو سنہ ۴۱ع
سے سنہ ۶۲ع تک تصنیف اور شائع ہوئین - آخر مین مجھے یہ ظاہر کردینا منظور ہے
کہ انگریزی مین یہ موجودہ انتخابات (جنکا یہ ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے) ہم تک کیسے
پہونچے **سر راجرس - لی - اسٹرینج** کو اتفاق سے ایسا زمانہ ملا تہا جو
الحاد بدعت اور کفر کے لئے مشہور تہا اس خداپرست شخص کا خیال سب سے
پہلے سینکا کی تعلیمات کی طرف رجوع ہوا کہ اگر اوس کا ترجمہ انگریزی زبان مین

کیا جائے تو ضرور ہے کہ کفر اور ضلالت رفع ہو کر خدا شناسی کی شعاعین اون
کے لوگون کے تاریک دلون کو روشن کر دیگی۔ اونھون نے ترجمہ کرنے مین
اس بات کا لحاظ رکھا کہ ترجمہ لفظی نہو بلکہ ایسا کہ اوسکا اصلی مطلب نہ جانے پائے
اس سے یہ منشا تھا کہ اس ترتیب سے مضامین قایم کیے جائین کہ ضرورت کے
وقت سرخی ہی کے دیکھنے سے اون کا پتہ ملجائے۔ اس ترجمہ کا نام اونھون نے
انتخاب تعلیمات سنیکا رکھا تھا جو سب سے پیشتر ۱۶۲۰ء مین
شائع ہوا۔ اسکا پہلا حصہ کچھ تھوڑے تغیر اور تبدل کے ساتھ اوسی نسخہ سے نقل
کیا گیا ہے۔ اس حصہ مین حکیم سنیکا کی تعلیمات متفرق مضامین پر تقسیم کی گئی ہین
اور ہر ایک کا پتہ اوسکی سرخی سے فوراً چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ انتخابات
گویا جواہرات کے ٹکڑے ہین جو **پچی کاری** کے کام کی طرح ایک جگہ جمع
کردئے گئے ہین اصل کان انکی سنیکا کی وہ **تمام تصنیفات** ہین جو اس
نامور حکیم کے نام سے موسوم ہین۔ دوسرا حصہ اوس ترجمہ کا انتخاب ہے جس کو
ٹامس لاج صاحب نے سنہ ۱۶۱۴ء مین ولایت سے چھپوا کر شائع کیا تھا۔
بہ ظاہر ترجمہ ہے مگر اصل مین صرف الفاظ کا تغیر و تبدل ہے۔ ہر ترجمہ شدہ حصہ کا
میلان اصل سے بخوبی کر لیا گیا ہے اور پوری احتیاط کی گئی ہے کہ عبارت کا اصلی
مذاق قائم رہے اور پھر یہ بھی رعایت رکھی گئی ہے کہ لاج صاحب نے جو ترجمہ کیا ہی
اوسکا لطف بھی نہ جانے پائے۔

فرہنگ اُن خاص نامونکی جو حصہ اول مین مذکور ہین از "پیرس انسائیکلوپیڈیا"

ارسطاطالیس مشہور حکیم یونان جو قبل مسیح ۴ صدی مین پیدا ہوا۔ اسکندر اعظم کا اوستاد حکیم پلیٹو (افلاطون) کا شاگرد۔

اگسٹس۔ روم کا بادشاہ جو سنہ ۶۳ قبل مسیح پیدا ہوا اور ۱۴ قبل مسیح مین انتقال کر گیا۔ اسکا زمانہ علم ہنر اور لیاقت کے لئے مشہور تھا اور لائق شعرا اور مصنف اِس کے زمانہ مین تھے علم دوست اور عادل تھا۔

ای پی کیورس ایک یونانی حکیم جو ۲۴۲ سال قبل مسیح پیدا ہوا تھا فلسفہ **اپی کیوری ان** کا بانی تھا۔ اوس کا یہ خیال تھا کہ رنج و راحت اپنے افعال کی بُرائی اور بھلائی کے نتیجہ ہین فلسفہ کا اصلی منشا یہ ہے کہ راحت کے حاصل کرنیکی کوشش کرے اور رنج سے احتراز کرے تسکین قلب صرف یاد الٰہی پر منحصر ہے اور اچھے افعال اوسی سے

ـــسرز دہونگی جسکی دلکو تسکین حاصل ہوئی۔

اسٹوئیکس حکما کا ایک گروہ جو اول یونان مین شروع ہو کر ملک روم تک پہیل گیا تہا۔ اس کا بانی مبانی زینو حکیم تہا جنے بمقام **اسٹو** تعلیم پائی تہی۔ اور اس شرف کے قائم رکہنے کے لئے اون کے شاگردون نے اپنے تئین اسٹوئیکس کے نام سے مشہور کیا تا کہ اس مقام کی عزت باقی رہے۔ حضرت عیسٰی کی پیدائش سے ۳۰۸ برس پیشتر اسنے اپنی تعلیمات شروع کردی تہی اوسکے دو شاگردون نے **کلین تہس**۔ اور **کری سیپس** جو نہایت فاضل تہے فرقہ اسٹوئیکس کی تعلیمات کے شائع کرنے مین اعلیٰ درجہ کی محنت کی۔ **پی نی ٹی اس** نے اون کو روم مین بلایا۔ انسے **سی ڈانی اس**۔ تعلیم پائی اور اس سے شاہ **سیسرو** نے **کیٹو** اور **بروٹس** بہی گروہ **اسٹوئیکس** سے تہے۔ رومن لوگ مین جن لوگون نے ان خیالات کی زیادہ شہرت دی **سیسرو**۔ **سینکا**۔ **اپکٹے ٹس** اور **مارکس آرے لی اس** تہے۔ رومن ـــ

فلسفہ کو اپنی زندگی کا ہادی بنا رکھا تھا - رومنس کا یہ خیال تھا
کہ نیکوکاری ہی زندگی کا اصل منشا ہے ان کا قول تھا کہ وہ
تمام جوش اور جذبات کو جنسے بدکاری کا ظہور ہونیوالا ہو
ہر انسان کو دبا دینا فرض اور زندگی کے لئے لازمی شے ہے -

اسکندر - شاہ اسکندر اعظم والی یونان -

آلی سیس - ملک اتھیکا کا بادشاہ اور جنگ ٹروجن کے بہادرون
مین سے تھا - محاصرہ ٹرائے سے واپس آنے کے
بعد وہ شمالی افریقہ سسلی کی سیر کو گیا - اور سِلّا اور
کاربڈس کے خطرات کو طے کر کے ساحل ای یا پر
پہونچا - وہان کلیپسو پری سے اور اوس سے تعلق پیدا
ہو گیا - ۷ برس تک اوس کے ساتھ رہا - اور اتھیکا
جانے پر معلوم ہوا کہ اوسکی سلطنت کو اُن لوگون نے
بالکل تباہ اور برباد کر دیا تھا جو اوسکی بی بی پی نی لوپ سے
شادی کرنا چاہتے تھے - ٹی لی میکس اوس کے لڑکے
کا نام تھا -

اتھینس - دار السلطنت یونان -

پی نی لوپ - شاہ آلی سیس کی ملکہ -

پالینا - سنیکا کی بی بی کا نام۔

پلیٹو (افلاطون) ایک حکیم - جو سقراط کے انتقال کے بعد ۴۲۹ سال قبل مسیح پیدا ہوا تھا - در ۳۴۷ قبل مسیح انتقال کر گیا فلسفہ کی تعلیم کو (سقراط کی راے کے موافق) زندگی کے لئے وہ ضروری سمجھتا تھا - تعلیمات کو بمقابلہ تصنیفات کے وہ اچھا سمجھتا تھا - انسان مین نیکی اور نیکو کاری کے خیالات اعلیٰ درجہ پر ہونا چاہیئے یہ اوس کا مقولہ تھا - عقل اور نکوکاری کا اتفاق علم فلسفہ کی تعلیمات کا اعلیٰ ترین نتیجہ تھا۔

تھرموپائی لی - ایک مشہور درہ - جہان ۴۸۰ برس پیشتر مشہور جنگ ہوئی تھی -

ڈایوجی نیز ایک حکیم عرف سائنک - ولادت قبل مسیح ۴۱۲ سال

ڈیماڈینز - ایک یونانی مدبر سلطنت جو ڈیماستھی نیز کا ہمعصر تھا -

ڈیماستھینیز - یونان کا ایک شخص جو اوس زمانہ یعنی ۳۸۲ سال قبل مسیح اپنی فصاحت کیلئے بہت مشہور تھا - فلپ مقدونیا کا ہمعصر تھا اور اخلاقی حیثیت سے اعلیٰ درجہ کا شخص تھا - پورا فصیح اور بلیغ۔

ڈیماکریٹیس - حکیم - جو یونان مین ۴۷۰ سال قبل مسیح تولد ہوا تھا - یہ ہنسنے والا حکیم کے نام سے مشہور تہا اسکی عادت تھی کہ انسان کی احمقانہ کارروائیون پر ہمیشہ ہنسا کرتا تہا -

ڈیمی ٹری اوس ایک نامی حکیم جو افلاس کے لئے مشہور تہا - بہوکہا رہتا تہا مگر کسی کے سامنے ہاتہہ پہیلانا اپنی بدنامی کا باعث سمجہتا تھا -

روم (واو مجہول) دارالسلطنت اٹلی - پہلے بنیاد اسکی ۷۵۲ قبل مسیح پڑی تہی

ریگیولس - زمانہ قبل مسیح مین ایک نہایت ہی صابر شخص جو ہمیشہ مبتلاے مصیبت رہتا تہا اور بجز صبر شکر کرنیکے کوئی کام نہ تہا

زرکسیز - شاہ کسرے بن دارا - ۵ صدی قبل حضرت مسیح تولد ہوا - یونان کے حملہ کے لئے دریائے ہلسپانٹ کے پار اوترنے کے لئے اوسنے پل طیار کرایا تہا - اتفاق سے طوفان آیا اور پل بہہ گیا - اِس جرم کی سزا مین دریا کو ۳۰۰ درّے لگوائے گئے تہے - ۴۶۵ سال قبل مسیح وہ قتل کرکے مارا گیا -

زینو — حکیم بانی فرقہ فلفسہ اسٹوئکیس جسکا ہیرو سینکا مصنف کتاب ہذا بہی تہا - ۳ صدی قبل مسیح پیدا ہوا تہا - اعلی درجہ کا حکیم تہا مگر افسوس کہ اوسکی تحریرات کا اب کچھ پتہ نہین

اِس فرقہ نے بہت بڑی شہرت اور کامیابی حاصل کی تھی
یہانتک کہ رومنس کے تمام شریف اور شاہزادے اِسی کی
تعلیمات فلسفہ کے مرید تھے۔

سی پی اُو۔ رومنس کا ایک بہادر شخص جو ۲۳۵ قبل مسیح پیدا ہوا
تھا۔ اور ۱۸۳ قبل مسیح انتقال کرگیا۔

سینیکا۔ لائف آف سنیکا ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۱۱ کتاب ہذا۔

سقراط مشہور یونانی حکیم جو ۴۶۹ سال پیشتر تولد مسیح پیدا ہوا تھا
اوس کا باپ بت تراش تھا۔ بطور معمولی سپاہی کے
۴۳۲ - ۴۲۹ قبل مسیح جنگ پاٹی ڈا۔ اور جنگ ڈیلیم ۴۲۴
سال قبل مسیح اور جنگ کلے آن ۴۲۲ سال قبل مسیح یہ
شریک رہا۔ یہ شخص اپنی بہادری اور جرأت کے لئے مشہور
تھا۔ جنگ آرجی نوسا کی فتح کے بعد اوسنے اِن معاملات
سے کنارہ کشی کرکے اوس آواز پر دھیان لگایا جو اوسکے
قلب سے نکلتی تھی اوسنے حکیمانہ طرز کی زندگی بسر کی۔
اور نہایت پاکیزگی کے ساتھ۔ سنہ ۳۹۹ قبل مسیح مین اوسپر
یہ الزام لگایا گیا کہ وہ نئے خدا کی (پرانے خداؤن کو چھوڑکر)
پرستش کی ترغیب دلاتا ہے۔ اپالوجیز آف ساکریٹیز

ایک کتاب تصنیف کر کے اوسمین اپنے صفائیکے عذرات
تحریر کیئے اور ان الزامات کے جوابات مدلل تحریر کیئے
جو اوسپر لگائے گئے تھے۔ آخرکار اوسکو پھانسی کا حکم
دیا گیا۔ اور ۳۰ روز جیل مین رہکر اوسکو زہر کا پیالہ پلایا گیا
جسکو نہایت اطمینان کے ساتھہ اوسنے نوش کیا۔ سقراط
نے کتابین تصنیف کم کین مگر انسانی خیالات اور حالات
کو بہت غور اور شوق سے اپنی نظر مین رکھا۔ پلیٹو اور اکزنافن
نے اوسکی زندگی کے حالات مشرح تحریر کیئے ہین۔

فلپ۔ شاہ اسکندر اعظم کے والد کا نام۔ جو ۳۸۲ء قبل مسیح پیدا ہوا
اور ۳۳۶ء مین قتل کیا گیا۔ مسے ڈن کا مشہور اور نامی بادشاہ
تھا۔ اپنی لیاقت ہوشیاری۔ اور ڈپلومیٹک قوت سے
سلطنت کو اس درجہ وسیع کر لیا کہ تھسلی تک اوسکی زیر حکومت تھا

کیٹو۔ رومن کا ایک مشہور بہادر شخص جو ۹۵ء قبل مسیح پیدا ہوا تھا۔
گروہ اسٹوئیکس سے تھا۔ اوس زمانہ کے نامور اور معزز
لوگون مین سے تھا۔ شہر یوٹیکا کے محاصرہ کے متعلق کچھہ غلطی
کرنیسے اوسکی سخت بدنامی ہوئی اسی کی وجہ سے اوس نے
۴۶ء مین خودکشی کر لی۔

کپینیا - ہنی بل کی معشوقہ -

کیڈری ٹی اس پیدائش ۸۰۰ سال قبل مسیح ایک مشہور بہادر گذرا ہے -

لیسیڈیمن - ایک شہر جو زمانہ سابق مین اپنی زرخیزی اور دولتمندی کے لئے بہت مشہور تھا -

لیونائی ڈس - شاہ اسپین جو ۴۹۱ قبل مسیح تخت پر بیٹھا - ایک یونانی نے کچھ رشوت لیکر دوسرے راستہ سے شاہ زرکسیز کو سامنے لاکر اوسکی فوج سے مقابلہ کرادیا جسکے لئے لیونائی ڈس آمادہ نہ تھا اس نے اِس جنگ مین لڑتے لڑتے جان دیدی -

می سی نس - ایک مشہور ظالم بادشاہ -

سینس - حکیم ڈایوجینیز کے ملازم کا نام -

نیرو - شاہنشاہ روم (واو مجہول) جو ۳۷ء مین پیدا ہوا - ۱۷ سال کی عمر مین تخت پر بیٹھا - لایف آف سنیکا ملاحظہ ہو

وی ٹی نی ایس یونان کا ایک بہت ہی دولتمند شخص جو اوس زمانہ کا قارون کہلاتا تھا -

ہیسی آڈ - یونان کا پُرانا شاعر جو ۸ صدی قبل مسیح پیدا ہوا - اِس کی ۳ تصنیفات یعنے "تھے آجنی" "شیلڈ آف ہرکلیس" "ورکس اینڈ ڈیز" کا ابتک پتہ چلتا ہے اور موجود ہین -

ہلن — یونانی قصون سے پتہ چلتا ہے کہ یہہ زینس اور لیڈا کی لڑکی تھی۔ اس کی شادی مین لاس کے ساتھہ ہوئی تھی مگر ایک شخص پارس نامی اسکو بھگاکر بمقام ٹرائی لیگیا تھا۔ اور یہ وجہ جنگ ٹروجن کے شروع ہونیکی تھی۔ پارس اس لڑائی مین مارا گیا اور یہ اپنے شوہر کے ساتھہ واپس آئی۔ اوسکے مرنے کے بعد یہ جلاوطن کردی گئی اور اوسکے بعد شاہزادی "روڈس" نے اِسے قتل کرا ڈالا۔

ہنی بل — بڑا ہی نامی بہادر شخص جو ۲۴۷ء قبل مسیح پیدا ہوا تھا۔ ۲۵ ہی سال کے عمر مین تمام افواج کارتھی جی نین کا کمانڈر انچیف مقرر ہوگیا تھا۔ اور وعدہ کرلیا تھا کہ پرےنیز اور رون اور اَلپس ہوتا ہوا روم کو جاکر فتح کریگا۔ ایک جنگ تو دریائے ٹی سی نو اور ایک تھری سی می نس۔ اور ایک کینا پر ہوئی۔ اِن تینون مین قریب ۴۰۰۰۰ یا ۵۰۰۰۰ رومن کے قتل ہوئے۔ جب دوسری پیونک جنگ شروع ہوئی اوسوقت کارتھیج مین وہ سیول مجسٹریٹ تھا اور ۱۸۳ء قبل مسیح انتقال کرگیا۔ ۲۱۶ء قبل مسیح مین بعد فتح وہ اپنی عشرت منزل مین جاکر رہنے لگا جسے بمقام کیوآ

اوسنے تعمیر کیا تھا اور یہ مقام دولت اور عیش طلبی کے سامان بہم پہونچانیکے لئے اوس زمانہ مین مشہور تھا۔ فوج بھی اوسکے ساتھہ عیش مین مبتلا ہوگئی یہی بات آخرکار اوسکی شکست اور بربادی کی باعث ہوئی۔

ہوری ٹی اِس کولس رومنس کے زمانہ کا ایک مشہور بہادر۔ یکچشم جس نے دو کمپنیون سے اپنے مخالف کی پوری فوج کو شکست دی۔

ہومر ——— ایک مشہور رزمیہ شاعر جو ۹۵۰ اور ۸۵۰ قبل مسیح پیدا ہوا تھا۔ اِلّیڈ۔ اور آڈیسے اوسکی دو تصنیفات ہنوز موجود ہین۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اندہا تھا مگر یہ صحیح نہین ہے۔

ہکوبا ——— یونانی قصون سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پری ام شاہ ٹرائی کی دوسری ملکہ تھی۔ ٹرائی کے مفتوح ہوجانیکے بعد وہ شاہ اڈیسس کے یہان بطور خادمہ رکہی گئی۔!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
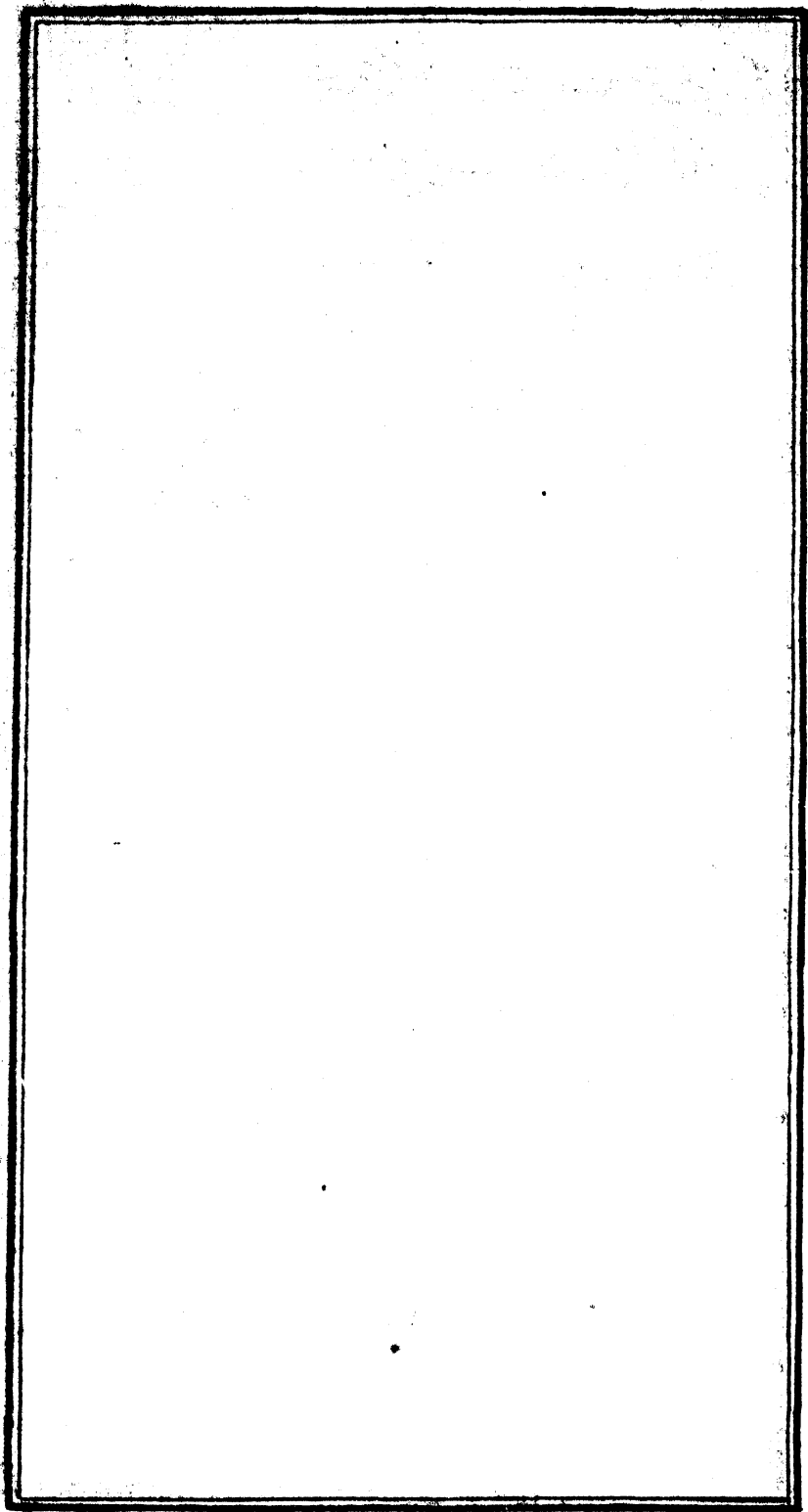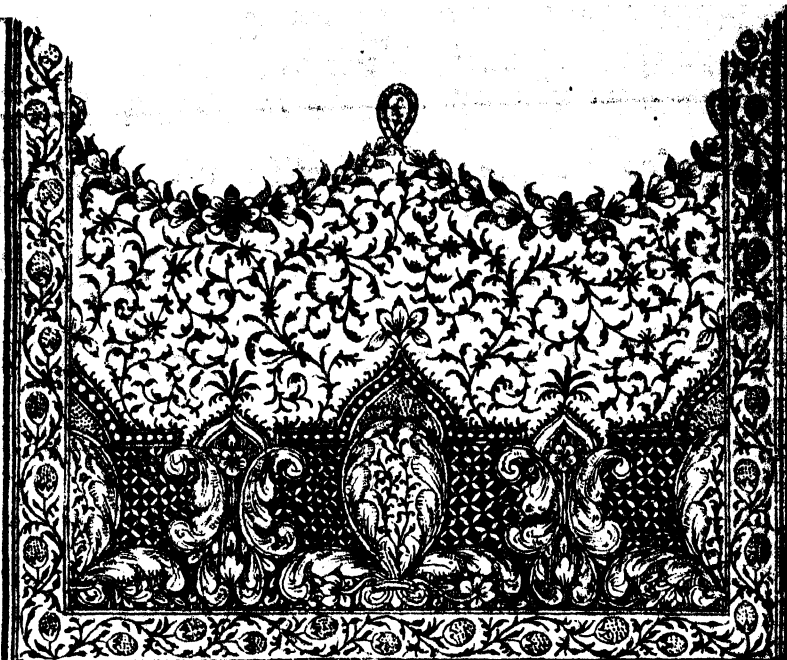
حکیم سنیکا کی تعلیمات

پہلا باب

انسان اپنی زندگی مسرت کے ساتھ کیونکر بسر کرسکتا ہے

دنیا مین اس سے زیادہ کوئی اور بحث طلب اور رکیک مسئلہ نہین ہے کہ انسان اپنی زندگی کیونکر مسرت سے کے ساتھ بسر کرسکتا ہے؟ گو ہر شخص یہی چاہتا ہے اور

ایسے انتظامات بھی کرتا ہے کہ اوسکی تمام زندگی مسرت مین کٹے - مگر اون مین سے
ایک بھی یہ نہین جانتا کہ کیونکر اوسکو وہ "مسرت" حاصل ہوسکتی ہے! وہ عاجلانہ اوسکی
تلاش مین سے چلے جاتے ہین اور غلط ذرایع سے اُسکے حاصل کرنے مین جسقدر
جلدی کرتے ہین اوسی قدر زیادہ دیر ہوتی جاتی ہے - ہم کو سب سے پہلے یہ معلوم
کرنا ضروری ہے کہ (۱) "مسرت" کیا چیز ہے اور (۲) سہل اور آسان طریقے
اوسکے حاصل ہونے کے کیا ہین - اگر مسرت تک پہونچنے کے وہی راستے
ٹھیک ہین جن پر کہ ہم جا رہے ہین تو منزل مقصود پر یقیناً جلد پہونچ جائین گے - ان
برعکس اسکے اگر غلط راستہ پر جانے والونکے پیچھے ہولیے ہین تو گمراہ کارو ان مین
سے ایک ہم بھی ہین اور ہماری زندگی بھی دوسرون کی طرح تلاش ہی مین برباد جائیگی
عام قاعدہ ہے کہ اگر کہین جاتے ہوئے ہم راستہ بھول جائین تو جو واقف ہین وہ راستہ
بتادیا کرتے ہین مگر مسرت تک پہونچنے کے راستے ایسے پیچدار اور ٹیڑھے ہین کہ
لوگ خود ہی اون سے واقف نہین ہین دوسرون کو کیا تبلائینگے! - لہذا ضرورت
پڑی کہ عقل سی رہنما شے سے ایسی حالت مین ہم کام لین اور اسی کے تبلائے ہوئے
راستون پر چلین - ہماری زندگی کے واقعات اکثر جنگ کے واقعات سے مشابہ ہین
جہان جنگ مین ایک گرا اور دم بھر مین کشتون کے پشتہ لگ گئے یہانتک کہ تمام
میدان کارزار نعشون سے پر ہوکر حسرتون اور ناکامیون کا عجیب پرحسرت منظر
بنجاتا ہے زندگی کے معاملات مین بھی اسیطرح اورون کی پیروی کرنے مین ہم ہمیشہ

نقصان اوٹھاتے ہین اور گو ہماری جا نین جائین مگر بھیڑون کی طرح دوسرون کی پیروی کرنا ہمسے چھوٹ نہین سکتا ہے - اگر اون سے ہم علیحدگی اختیار کرلین تو ضرور بچ جائین - مگر یہ ہو نہین سکتا - یہ امر تو مسلمہ ہے کہ مسرت اور خوشی سے زندگی بسر کرنے کا مسئلہ ووٹ یا عام راے سے طے نہین ہوسکتا - پہر اس معاملہ کے متعلق عوام الناس کے راے کی پیروی کیون؟ علاوہ برین انسانی معاملات کچہہ ایسے ترتیب دیے گیے ہین کہ ایک کے حق مین جو شے مفید ہے دوسرے کے لیے وہی مضر ہے عمدہ سے عمدہ شئے بھی ہر شخص کو پسند نہین آتی - ہوتا ہے کچہہ اور - لوگ کہتے ہین کچہہ اور - عوام الناس جنہین صرف غربا ہی نہین ہین بلکہ اُمرا اور درباری لوگ بھی شامل ہین بغیر جانچ کے ہر بات کا یقین کرلیتے ہین اُونکی تسکین معمولی باتون سے - اچھی ہون یا بُری - ہو جایا کرتی ہے - نیکون کی شناخت صرف دیکھنے ہی سے نہین ہوسکتی ہے اوسکے لیے دوسری روشنی کی بھی ضرورت پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ الجنس یمیل الی الجنس - پاک روح اپنی ہی سی پاک روح کو تلاش کرلیتی ہے یہ سچ ہے کہ دنیاوی مسرتین انسان کو بدمست بنادیا کرتی ہین - مگر نشہ اُترنے اور ہوش مین آنے کے بعد اپنے گذشتہ افعال پر وہ خود ہی نادم بھی ہوا کرتا ہے - اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن چیزون سے ہم کراہیت کرتے ہین وہی بمقابلہ اونکے جنکے لیے دعائین مانگا کرتے تھے ہمارے حق مین بدرجہا مفید ثابت ہوئے ہین وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ -

اصلی مسرت

وہ مسرت جو ہر قسم کی پریشانیون سے مبرّا ہو اصلی ہے - خدا - اور ابناے جنس کے فرایض کو جاننا - انکو پورا کرنا - اپنی موجودہ حالت سے دلچسپی حاصل کرنا - آینوالے خطرات کی فکرون سے بچنا - خوف و رجا کی حالت مین رہنے سے موجودہ حالت پر قانع رہنا آثار ہین سچی اور اصلی مسرت کے - ان باتون پر پورے طور سے عمل کرنے والے کو پہر کوئی ضرورت نہین رہتی - انسانی برکتین ہم مین موجود ہین اور ہماری دسترس کے اندر ہین مگر ناواقفون کی طرح آنکھین بند کیے اپنی ذات سے باہر ڈھونڈہ رہے ہین اور وہان اونکا ملنا غیر ممکن - ہاے دواءُکُ فیکَ وَمَا تُبصِرُ ٭

اطمینان - دل کی یکسان حالت پر رہنے کا نام ہے جسکو حکومت اور ثروت گہٹا بڑہا نہین سکتی - یہ حالت چونکہ انسانی خوبیون کی تکمیل ہو جانے کے بعد حاصل ہوتی ہے لہذا کوئی شے - بعد کو کم نہین کر سکتی - جہانتک ممکن ہے وہ ہمکو آگے بڑہا لیجاتی ہے ہمکو اپنے اوپر بہروسہ کرنے کے گر بہی سکہلاتی ہے جسنے اسکے علاوہ کسی اور شے پر بہروسہ کیا سخت غلطی کی - دایمی نکوئی اسیکے لئے ہے جسکا دماغ صحیح اور مزاج مستقل ہے - وہ ہر شے کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے اور اوسکے تمام حرکات و سکنات مین ترتیب اور اعتدال پایا جاتا ہے - مزاج مین نیک نیتی اور شفقت ہوتی ہے اپنی زندگی کے انقلابات کو عقل کی ماتحتی مین کرلیتا ہے اور ان طریقون سے ہر دلعزیزی

حاصل کرکے ہر ایک کی تعریف و تحسین کا مستحق بنتا ہے صحیح اور نہ تبدیل ہونیوالی
راے کے بغیر کل آرام محض بے ثبات ہین اون چیزون پر جو ہمکو اپنی طرف سے
نفرت دلاتے یا اپنی جانب فریفتہ کرتے ہین پورے طور سے حاوی ہوجانے سے
ہمارے مزاج مین ایک قسم کی صلاحیت اور عالی حوصلگی پیدا ہوجائے گی اور اوسوقت
بالعوض اون نمایشی خوشیون کے (جو حاصل ہوجانے پر بھی محض بے سود اور تکلیف دہ
ہین) ہم اپنی ذات مین وہ خوشی پاسینگے جس سے روح کو سچا لطف اور سرور حاصل ہوگا
زندہ دل ہونے کے لیے دل بھی زندہ چاہیئے - ہر حالت مین طبیعت مین استواری
اور استقلال کی ضرورت ہے - دنیاوی معاملات کی فکر کرنا چاہیئے مگر پریشانی اور گھبراہٹ
کے ساتھہ نہین - دولت اور قسمت کی فیاضیون سے ہمکو ایسا بے تعلق رہنا چاہیئے
کہ اونکی موجودگی یا غیر موجودگی سے دل پر کچھہ اثر نہ پڑے - غم - شکوہ - شکایت - کاہلی
اور خوف طبیعتون مین ناہمواری پیدا کردیا کرتی ہین - لہذا اونسے احتراز لازم ہے -
مصائب سے ڈرنا گویا اونکی غلامی مین زندگی بسر کرنا ہے - عقلا کی **مسرت** اصلی
اور غیر منتشم ہوتی ہے - اونکے خیالات ہر وقت ہر مقام اور ہر حالت مین دلچسپ اور
تسکین دہ ہوتے ہین وہ شخص جسپر خوشی کی حالت مین خوشی اور رنج کی حالت مین رنج
کا اثر ہوتا رہتا ہے سچ تو یہ ہے کہ وہ نہایت ہی غیر معتمد اور سنگدل دو حاکمون کی
غلامی مین ہے جو اوس پر یکے بعد دیگرے اسطرح مسلط ہوتے رہتے ہین - !! اس
کہنے سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ لوگ اپنی جایز خوشیون یا امیدون کے متوسط درجہ کی

خوشیون کے لطف اُٹھانے سے بہی احتراز کرین۔ نہین بلکہ بخلاف اسکے مین بامذاق شخصون کو پسند کرتا ہون مگر اوسی حالت مین جبکہ یہ مذاق اونہین کے عمدہ خیالات اور اونہین کی سچی خوشیون کا نتیجہ ہو اسکے علاوہ اور جو مسرتین ہین وہ بہت ہی ذلیل ہین۔ یہ سچ ہے کہ اونکی وجہ سے چہرہ سے غم کے آثار ڈہل جاتے ہین۔ مگر دل پر اونکا اثر ذرا بہی نہین ہوتا۔ سلیم الطبعی اور سنجیدگی کا نتیجہ روحانی مسرت ہے او بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو "ہنسی" اور "مسرت" کے بدیہی فرق کو نہ سمجہ سکے۔ مسرت کا مقام دلمین ہے اور کوئی خوشی اوس دلیر دلکے استقلال سے زیادہ نہین ہوسکتی جسپر افلاس اور امارت اپنا اثر نہ ڈال سکین۔ وہ شخص جو موت کے چہرہ کو اطمینان سے دیکہکر خوشی سے اوسکا خیر مقدم کرسکے۔ افلاس کے آنے والے خطرون سے پریشان نہوئے اپنے خواہشات نفسانی کو مغلوب کرلے۔ وہ۔ وہی خوش نصیب شخص ہے جسکو اوسکے خدا اکبر برتر نے لازوال خوشیون کا مالک بنادیا ہے۔ گنوار و خوشیان باطل۔ بے بنیاد۔ زایل ہونے والی اور نمائیشی ہین مگر وہ جسکی کیفیت ہم ابہی بیان کرچکے ہین مستقل اور دایمی ہین۔ اس فانی جسم کے لیے خوشیان گو ضروری ہین مگر سب نہایت ہی ذلیل ناپایدار اور نمائشی ہین مگر نور ایمان سے پُر اور مطمئن دل۔ پاک اور سچے خیالات۔ نیکوکاری۔ دنیاوی معاملات کی طرف سے بے تعلقی۔ خدا کی ایسی سچی رحمتین ہین جنکی کچہ حد ہے اور نہ پایان ــــ نہ جن سے طبیعت کو آسودگی ہوتی ہے۔ اور نہ جنکے لیے کوئی خاص پیمانہ مقرر ہے ٥

تو صاحب نفسے اے غافل میان خاک خون میخور
کہ صاحب دل اگر زہرے خورد آن انگبین باشد

دوسرا باب

انسانی مسرت "عقل" اور "نیکی" سے حاصل ہوتی ہے

یہ فرض کرکے کہ انسانی مسرتین عقلمندی اور نیکوکاری کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتی ہین ہم آیندہ بالترتیب دونون پر بحث کرکے یہ دکھلاینگے کہ عمدہ زندگی بسر کرنے کے لئے عقل کی کہانتک ضرورت ہے -

عقل اور وہ کیا شئے ہے

ہر شئے کی ماہیت صحیح طور سے سمجھہ لینے کو عقل کہتے ہین - وہ قوت مدرکہ جو نیک اور بد سے تمیز اور خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ پر عمل کراسکے اوسکا نام "عقل" ہے وہ راے جو کسی شئے کی صحیح حالت پر قایم کی گئی ہو نہ کہ اوسپر جو اوسکے نسبت عموماً مشہور ہین اوس راے کو "عقل" سے تعبیر کرتے ہین - عقل کا پہرہ ہمارے اقوال اور

افعال پر بیٹھا ہوا ہے اور ہماری قسمت اچھی ہو یا بری عقل ہی ہمکو اوس سے مغلوب نہین ہونے دیتی اوسکے اغراض مین گذشتہ - آیندہ - دائمی اور عارضی معاملات سب شامل ہین اوسکا اثر واقعات زمانہ اونکی نوعیت اور اونکی انقلابی حالتون پر ہوتا ہے فلسفہ کے ساتھہ عقل اور روپیہ کے ساتھہ لالچ کا ہونا لازمی ہے عقل کے صحیح تصرف کا نام عقلمندی ہے جسطرح آنکھہ کا صحیح فعل بینائی اور زبان کا اصلی فعل گویائی ہے - اسیطرح وہی شخص جو ہر حالت مین خوش رہنا چاہے عقلمند کہا جاتا ہے - عقل کے آتے ہی ہماری زندگی ہمکو آرام دہ معلوم ہونے لگتی ہے - دنیا مین یہ بہت ضروری امر ہے کہ عمدہ عادات کے ساتھہ ارادے بھی عمدہ ہون اور اس بات کا صرف جان لینا ہی کافی نہین ہے بلکہ لوح دل پر ہمکو اونکی اسقدر مشق کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر وقت وہ یاد رہین ہمارے افعال اور اقوال یکسان ہونے چاہئین - علم کوئی تماشہ نہین ہے - اوسکی بنیاد کی مضبوطی افعال سے ظاہر ہوتی ہے نہ الفاظ سے وہ کھلونا نہین ہے جو ہمارے دل خوش کر دینے کے لیئے یا فرصت کے وقت دل بہلانے کے لیئے ہو بلکہ وہ ایسی پاک شے ہے جو ہمارے دل - دماغ - فہم اور ارادون مین درستی پیدا کرکے ہمارے حرکات اور سکنات کو سنبھالے اور ہمین صاف صاف بتلا دے کہ کیا باتین ہمکو کرنا اور کیا ہمکو نہین کرنا چاہیئے - علم ہمارا رہنما بنکر تمام مصائب مین رہنمائی کرتا ہے - اوسکے بغیر ہم محفوظ یا سلامت نہین رہ سکتے - قدم قدم پر ہم اوسکے محتاج ہین - ہمارے زندگی کے فرائض علم ہی ہمکو سکھلاتا ہے - اور وہی ہمکو بتلاتا ہے کہ ہمارے فرائض والدین

کے ساتھ کیا ہین وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا دوست اور احباب کے ساتھ ہمارے برتاؤ
کیسے ہونا چاہیئے اور کس حد تک اون پر بھروسہ کرنا چاہیئے خیرات کے صحیح طریقہ
وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی الخ اور مشورہ دینے کے صحیح احکام وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ
ہم تک ہی علم پہونچاتا ہے - خلاصہ یہ کہ علم ہی کے باعث سے ہمکو اطمینان قلبی حاصل
ہوتا ہے - اور اسکے حاصل ہوجانے کے بعد پھر ہمین کوئی خوف نہین رہتا علم ہی ہمکو
ہر شئے کے فرضی خوف سے روکتا ہے اور اوسی کی بدولت ہمکو وہ تونگری حاصل ہوجاتی
ہے جو اور چیزون کی طرف سے بالکل مستغنی کردیتی ہے -

عقلا ہر حالت مین اپنے فرایض کو ادا کرتے رہتے ہین

زندگی کی ایسی کوئی حالت نہین ہے جسمین کوئی خردمند اپنے فرایض ادا نہ کرسکتا ہو
اگر وہ خوش نصیب ہے - تو وہ اپنی خوشیون کو معتدل کرلیتا ہے - اگر بدنصیب ہے
تو غم اور الم کا اپنے اوپر اثر نہین پڑنے دیتا - اگر صاحب جائداد ہے تو اسکے ذریعہ
سے اپنی نیکوکاری کے اظہار کے لیے زیادہ موقعہ پاتا ہے - اگر غریب ہے تو
کمی کے ساتھ - اگر اپنے ملک اور شہر مین اون نیکیون کے اظہار کا اوسے موقع نہین
ملتا ہے تو باہر جاکر موقع نکال لیتا ہے اور اگر صاحب حکومت نہین ہے تو غریب

سپاہی بنکر ملک کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ بعضے آدمیون کو درندہ جانورون کے مانوس
کر لینے کی بڑی مہارت ہوجاتی ہے اور وہ اپنے تئین شیر اور چیتون سے لغلگیر کراتے
ہین۔ مصائب مین عقلمندون کی حالت بھی ایسی ہی ہوجانی چاہئیے۔ ہمکو چاہیئے
کہ ان مصائب کو خوفناک نہ سمجہین۔ جب سابقہ پڑجاے تو مانوس شیر کی طرح
لازم ہے کہ اونکو بالکل بے اثر کرلین۔ عقل ہماری انگلیون کو نہین بلکہ ہمارے دلون
کو تعلیم دیتی ہے۔ وہ ہمکو ہارمونیم بجانے کے گُر نہین سکہلاتی بلکہ وہ گُر۔ جنکے ذریعہ سے
ہم زندگی عمدگی کے ساتہہ بسر کرسکین۔ ہر چیز کی بُری بہلی کیفیت عقل ہی ہمکو دکہلادیتی
ہے اور اونکی بھی جو بظاہر بُرے یا بہلے ہین۔ سچی اور جہوٹی شان و شوکت مین فرق
دکہلادیتی ہے۔ ہمارے خیالات کو خداے ذوالجلال کی طرف اوبہارتی ہے اور
جسمانی حالت سے روحانی درجہ تک پہونچادیتی ہے فطرت کے موافق زندگی کے
قواعد ترتیب دلاتی ہے اور سب سے عمدہ یہ سبق دیتی ہے کہ خدا کو صرف جان لینا ہی
کافی نہین ہے بلکہ یہ بھی سمجہنا کہ اوسکے احکامات کی تعمیل ہر انسان پر لازمی ہے۔
عقل تمام واقعات کو خدا کی جانب منسوب کرادیتی ہے اور ہر شے کی اصلی ماہیت ہمکو
تبلادیتی ہے۔ جہوٹے توہمات اور خیالات سے ہمکو نجات دلاتی ہے اور ایسے
تمام خوشیون کو ہمارے لیئے ناقابل قرار دیتی ہے جنکے لیے ہمکو بعد مین توبہ یا تاسف
کرنا پڑے۔ وہ کسی ایسی شے کو عمدہ نہین تبلاتی جو ہمیشہ کے لیے عمدہ نہین ہے
نہ کسی ایسے شخص کو "خوش" کہتی ہے جو ہر وقت خوشیون کا طالب ہی۔ وہ ساری دنیا مین

صرف ایک اوسی شخص کو طاقت ورکہتی ہے جسنے اپنے نفس پر قبضہ کرلیا- انسانی زندگی کی یہ وہی مسرتین ہین جو نہ کبھی زایل ہوسکتی ہین نہ خراب-

صحت عقل انسانی فطرت کی تکمیل کی دلیل ہے

وہ شخص جو عقلمند ہے ہر حالت مین خوش رہیگا اسلیے کہ اوسکو اپنے تمام افعال پر قدرت حاصل ہے نفس کو عقل کی ماتحتی مین دیکر اپنے افعال کو نصیحت اور مشورہ کا مطیع بنا لیتا ہے نہ کہ جوش جذبہ اور غصہ کا- سخت سے سخت مصیبت بھی اوسکے دل کو متحرک نہین کرسکتی نہ تلوار اور آتش زدگی کے نقصانات اوسپر کبھی اثر ڈال سکتے ہین وہ شخص جو نا سمجھ ہے اپنے سایہ سے ڈرتا ہے اور ذراسی مصیبت مین مبتلا ہوجانے سے ایسا گھبراجاتا ہے گویا تمام دنیا کے مصائب اوسی پر آپڑے ہین- عقلمند ہر کام کو خوشی سے کرتے ہین- کیونکہ جنکو وہ ضروری سمجھتے ہین اور کامون پر اوسے ترجیح دیتے ہین- زندگی بسر کرنے کے لیے اونکے اغراض اور خواہشات محدود ہین اور وہ اونہین باتون کی پیروی کرتے ہین جو ان اغراض کے حاصل ہونے مین انکی امداد کرتے ہین اور اون سے کنارہ کش ہوجاتے ہین جو حارج ہوتے ہین- وہ اپنی قسمت پر شاکر ہین چاہے جیسی ہو- اور اوس شے کی کبھی خواہش ہی نہین کرتے جو اونکے پاس نہین ہے گو ہونے نہونیکے اعتبار سے دونون حالتین ایسی ہین کہ اوس سے زیادہ کی اونہین خواہش نہین- مصائب سے بزدلون کی طرح نہ تو وہ ڈرتے ہین اور نہ دور اندیشی کے

خیال سے اونکی طرف سے بیخوف ہین اونکے دنیاوی کام فطرت کی طرح بے شور وشغب طے
ہوتے رہتے ہین - قید - زخم - اور اسیری کے خوف اونکے نزدیک بہت ہی
بے اصل ہین - ہر کام اونکے ہاتھہ سے خوبی کے ساتھہ انجام پاتے رہتے ہین فنون
اور کاریگریان تو عقل کے قبضہ مین ہین - مشتبہہ معاملات مین احتیاط سے -
اقبالمندی کے زمانہ مین اعتدال سے - اور مصیبت مین ثابت قدمی اور استقلال
سے کام لیکر خراب حالت کو بھی اپنے حق مین بہتر سمجھکر قسمت کے ساتھہ موافقت
کر لیتے ہین - کچھہ شبہہ نہین کہ ایسے واقعات مثلاً ضرر جسمانی - بیماری اولاد یا عزیز
دوست کا انتقال - ملک اور وطن کی بربادی اکثر پیش نظر آتے ہین جو اپنا اثر ڈالے
بغیر نہین رہتے مگر وہ بھی اوسے بے قابو نہین کر سکتے - جس دل پر ایسے مصائب
اپنا اثر نہ ڈال سکین کچھہ شک نہین کہ وہ دل تپھر یا لوہے سے کم نہین - میری راے
مین استقلال کے ساتھہ مصائب برداشت کرنے کی تعریف جبھی ہے کہ دلپر
اثر بھی پڑ چکا ہو - ورنہ کچھہ نہین -

عقلا کے درجے

عقل کے مدرسہ سے جو لوگ کامیاب ہوکر نکلتے ہین اونکے تین درجے ہین
اوّل وہ جو عقل کے حدود نظر کے اندر ہین مگر اوسکے قریب نہین ہو پہنچے وہ جانتے
ہین کہ اونہین کیا کرنا چاہیئے مگر وہ ویسا کرتے نہین - بقول شخصے پڑھے ہین گُنے نہین

وہ بُری حالت کو گو جھیل چکے ہین مگر ہنوز بیمار ہین اس سے میرا اشارہ اونکی اون
خراب عادت کی جانب ہے جو اونہین ایسی چیزون کے مشتاق بنائے رکھتی ہے
جسکی اونہین نہایت کم یا قطعی خواہش ہی نکرنا چاہیے - دوسرے وہ جنہون نے اپنی
خواہشات پر ایک وقت تک کے سے فتح پالی ہے اور خوف ہے کہ پہر کہین مغلوب
نہو جائین - تیسرے وہ جنسے بہت سی برائیان تو دور ہوگئی ہین مگر ابہی اور بہی موجود ہین
مثلاً یہ کہ وہ حریص تو نہین ہین مگر مغلوب الغضب ہین چند خاص حالتون تک تو اون کا
استقلال قائم رہتا ہے مگر عموماً نہین - موت کو حقیر سمجھتے ہین مگر درد کی تکلیف برداشت
نہین کرسکتے - عقلا کی قابلیت مین اختلاف ہو - مگر وہ ناقابل نہین ہوتے ممکن
ہے کہ ایک خوش اخلاق ہو دوسرا مستعد - تیسرا فصیح مگر سب کی خوشیان
یکسان ہین اونمین کچہہ بہی فرق نہین ہوتا -

تیسرا باب

کوئی خوشی جب تک کہ وہ نیکی پر مبنی نہو خوشی نہین ہے

نیکی راستی کا وہ انتہائی درجہ ہے جسکے بغیر انسانی زندگی کی مسرتین پوری نہین ہوسکتی
ہین - نیکی ہی وہ نہ فنا ہونے والی شے ہے جو فنا ہونے والے انسان کو عطا

کی گئی ہے" وہ خود نیکی اور نیز اور چیزونکی نسبت سچی آگاہی حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہی نیکی ہے۔ یہ طبیعت کی وہ نہ مغلوب ہونے والی بزرگی ہے جو خوش نصیبی اور بدنصیبی کے زمانہ مین یکسان حیثیت پر قایم رہتی ہے۔ نیک شخص ملنسار۔ خلیق۔ اور سلیم الطبع ہوگا اور ساتھ اسکے صاف باطن مستعد۔ اور بیخوف۔ اپنی حالت پر قانع اور آپ کو نہ ختم ہونے والی مسرتون سے مملو پائے گا۔ قصۂ مختصر یہ کہ نیکی ہی ایسی شے ہے جو متصف بالذات ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص طبیب حاذق ہو۔ لائق حاکم ہو۔ یا اعلیٰ درجہ کا نجومی ہو۔ لیکن اوسمین اگر نیکی نہین ہے تو وہ نیک کبھی نہین کہا جاے گا۔ کسی اور قابلیت کی وجہ سے نہین بلکہ صرف نیکی کی وجہ سے انسان کے برے اچھے افعال مین تمیز ہوسکتی ہے اور اسی خیال سے ممکن ہے کہ مفتوح فاتح سے زیادہ نیک ہو یا غلام مالک سے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو ایمانداری کے مقابلہ مین اپنے گوشت اور پوست کی قدر کرے! (فَكُلُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ) فانی چیزون کے زائل ہوجانے یا احباب کے مرجانے کے بعد اگر اون سے نیکی باقی رہ گئی ہے تو یہ لکھکر ہم اپنی تسکین کرسکتے ہین کہ کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے موت تو درست ہے پانی رہے یا نہ رہے۔ کیا دوستون کی قلت یا کثرت سے کوئی شخص عقلمند یا بیوقوف کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ پس جب یہ نہین ہے تو کیون اونکے ہونے یا نہونے پر کوئی شخص اپنی خوشی اور پریشانی کا انحصار کرے؟ زندگی۔ رنج۔ درد اور تکلیف ایسی ناپایدار چیزین ہین جنسے نیکی پر کوئی اثر نہین پڑتا۔ نیکی ہمیشہ

سرزد ہونے والے افعال اونکے انتخاب اور پسند سے ثابت ہوتے ہین
اون سے جو اونکے متعلقات ہین۔ نیکی کسی ذلیل مادی شے یا حالت کا نام نہین ہے
افلاس۔ گمنامی۔ اور بدوضعی نیکی کی عظمت کو دہندلا نہین کرسکتی۔ جنکی آنکہین ہین
وہ نیکی کو ہر مقام پر دیکہہ لیتے ہین اور وہ شخص جو بدوضع آدمیون کی عادت پر غور کرنے
کا خوگر ہے دیکہی اونہین اونکی دلی بیچینیو نکا پتہ بہی پالیگا جو دولت اور ثروت کے بیہودہ اور
جہوٹی چمک اور شان وشوکت کے پردہ مین چہپے ہوئے اونہین سے غیر مطمئن اور بیچین
کئے ہوئے ہین۔

نیکی کا مرتبہ

اگر کوئی شخص کسی نیک آدمی کا دل دیکہہ سکتا۔ وہ دل۔ جو نیکی کی شعاعون سے
روشن ہے اور نیز اوسکے حسن اور عظمت کو بہی۔ وہ عظمت جسکے لیے عزت اور محبت
لازمی شے ہے تو کیا ایسا دیکہنے والا شخص اوسے معجزہ سمجہکر اپنے نفس پر ہزارون
آفرین نہ کرتا؟ ؛۔ وہ معجزہ ایسا عجیب وغریب ہوتا کہ اوسکا اثر جادو کیطرح اون لوگون
کے دلون پر ہوتا جو اوسے دیکہ کر متاثر ہوسکنے کے قابل ہوتے۔ اونہین ایسی تعجب خیز
حکومت کی شان ہے کہ بدکار سے بدکار شخص بہی نیکی کو پسند کرکے خود بہی اوسی نیک
شخص کے موافق نیک چلن بننے اور مشہور ہونے کے لیے خدا سے التجا کرتا۔ بدکار
بدکرداری۔ اور بدکاری کے ثمرون سے متمتع ہونا چاہتے ہین اور ہوتے بہی ہین مگر

جب اون بدکاریون کی نسبت اونکی طرف کیجاتی ہے تو وہ شرماجاتی ہین اس
سے ظاہر ہے کہ وہ نیکی اور نیکوکاری کے نتیجہ سے واقف ہین دل مین اونکی
وقعت ہے گو افعال سے ظاہر نہین ہوتے - اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہت سے
فسق و فجور نیکوکاری کے پردہ اور آڑ مین کرگذرتے ہین - جو شخص شارع عام پر ڈکیتی
کرتا ہے اوسکو وہی مال غنیمت اگر اوسکی قسمت کا ہوتا تو دوسرے طریقہ سے بلاجبر
مل سکتا تھا - اگر ایسے شخص سے جو غارتگری لوٹ - رشوت ستانی ظلم - اور دغا
کے ذریعہ سے دولت کماتا ہے پوچھا جاے کہ کیا وہ ایمانداری سے کمائی ہوئی دولت
سے متمتع ہونا نہین چاہتا تو میرے خیال مین اوسکا ایمان اوسے انکار کرنے دیگا
نیکی ہی وہ قوت والی شے ہے اور خدا ایسا نیکی پسند ہے کہ اوسنے ہر دل مین اوس
شخص کی ہدایت کے لئے ایک روشنی پیدا کردی ہے جسکو اپنے دلون مین موجود
پاکر ہم اوس خدا پاک کی موجودگی کی تصدیق کرنے لگتے ہین گو اوسکی ہدایت کے موافق
چلتے نہین - وہ نیکی ہی تو ہے جو قاتل کو خوشی سے پھانسی پر چڑہوا دیتی ہے -
وہ نیکی ہی تو ہے جسکی وجہ سے ایک گنہگار بیمار - بیمار کو - اپنے برے افعال کا نتیجہ
سمجھکر اپنے حق مین باعث نجات سمجھنے لگتا ہے - وہ نیکی ہی تو ہے جو مصائب
پر غالب آکر خوشی کے زمانہ کو اعتدال پر لے آتی ہے - وہ رنج اور خوشی دونون
کی ضامن ہے اور دونون کی کثرت کو نگاہ حقارت سے دیکھتی ہے - آگ کے مانند
نیکی ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے - ہمارے حرکات اور ہماری محبت پر اوسکا اثر پڑتا ہے

اور جبیہ نیکی کی نظر توجہہ کی گئی وہ ہر دلعزیز اور نیک نیت بن گیا - فانی اور کمزور اشیا بلند ہوتی اور گرتی گھٹتی اور بڑہتی اور تغیرات پذیر ہوتی ہین مگر وہ اشیا جن پر روحانی اثر ہی ہمیشہ ایک حالت پر رہتی ہین - اور یجنسہٖ یہی کیفیت نیکی کی ہے - اوسکی اچھائی یا برائی افعال کے مشکل یا سہل ہونے پر منحصر نہین ہے اوسکی چمک امیر - غریب - بیمار تندرست منصب دار کمزور سب مین یکسان ہے محصورین قلعہ کی نیکی ویسی ہی باعظمت ہے جیسی کہ محاصرین کی -

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

اگر انسان اون احکام او قواعد کی تعمیل نہین کرتا جو اوسکے لئے بنائی یا جو اوسکو دئے گئے ہین تاہم یہ غنیمت ہے کہ اوسکے خیالات نیک اور ارادے اچھے ہون گو افعال ویسے نہون - نیک کام کرنے کا ارادہ کرنا ہی ایک عالی حوصلہ شخص کا کام ہے اور زندگی کو اعلے نمونہ پر بسر کرنے کا خیال ہی (گو انسانی کمزوریون کی وجہ سے وہ ان خیالات مین کامیابی حاصل نکرسکے) علو حوصلگی ہے - نیک کامون کے کرنے مین ناکامیاب ہونا تو بہت بڑی بات ہے اوسکے تصور ہی مین عزت کے آثار پائے جاتے ہین - میری دعا ہے کہ مجھے سکرات کی تکلیف نزع کے وقت نہو اور نہ اور ونکو ہو - خدایا تو میرے دل کو افلاس اور امارت کی حالت اور دنیاوی فائدون اور نقصان مین یکسان رکھیو - مین اپنے مال اور دولت کو یا اور جو کچھہ میرے پاس

ہو بخل اور تنگ دلی سے چھوڑ کر نہ مروں اور نہ فضول صرف کر کے گنہگار ہوں - جو اوس
سے، منافع ہوں اوسے اپنی دولت کا عمدہ جز سمجھکر اوسکی قدر باعتبار وزن اور تعداد کے
نکروں بلکہ اوسکے پانے والی کی قدر و منزلت کے موافق - کسی مستحق کو اگر کچھہ دینے کی تو
مجھے توفیق عطا کرے تو میں اوس کمی سے جو اسطرح دینے سے ہوتی ہو اپنے تئین
غریب سمجھکر اوسکے صرف ہوجانے کا افسوس نکروں - جو کچھہ میں کروں صدق دل
سے ہو - نمایش کے لیے نہو - جو کچھہ میں کماؤں ہیوں وہ اِس زبان کے ذایقہ کے
لیے نہو - نہ اِس نیت سے ہو کہ پیٹ بہر کر خالی کر دیا کروں - بلکہ اوس سے اون کاموں
کے پورا کرنے کی نیت ہو جنکا سرانجام فطرت نے اِس طریقہ سے مقرر کر دیا ہے
الٰہی میں اپنے احباب میں زندگی زندہ دلی سے بسر کروں اور دشمنوں کے ساتھہ نرمی
اور مدارا سے پیش آؤں - یہ معلوم ہونے پر کہ فلان شخص کو واقعی فلان چیز کی ضرورت
ہے اوسکی درخواست سے پیشتر اوس ضرورت کو رفع کرنے کی تو مجھے قوت بخشیو - خدایا تیرے
اِس وسیع دنیا کو میں اپنے وطن کی طرح عزیز سمجھوں اور اپنے اون تمام افعال کا
جو میرے ہاتھہ پاؤں - کان سے سرزد ہوں تجھی کو اپنا گواہ اور تجھی کو اپنا منصف حاکم
قرار دوں - میرے اِس اقرار کو کہ جب تک میں زندہ رہا میں نے بجز عمدہ کتابوں کے
مطالعہ کرنے کی مخرب اخلاق کتابیں ایک مرتبہ بھی نہیں پڑہی ہیں میری نجات کے لیے
کافی ذریعہ کریو - میرا ایمان ہر وقت سلامت رہا - میں نے کسی کے حقوق غصب
نہیں کیے اور اپنے حقوق کی سخت حفاظت کی - میں نے زندگی بھر اپنے خیالات کو

افعال کے ساتھہ اسطرح یکسان رکہا کہ تمام دنیا کو ایک کے دیکہنے سے دوسرے کی
حالت خودبخود معلوم ہوگی خداوندا تو عالم الغیب ہے اور جانتا ہے کہ مین نے ایسا برا فعل
کبہی نہین کیا جسکو راز کی طرح اپنے پڑوسیون یا دوستون سے چہپایا ہو خصوصاً
ایسی حالت مین جبکہ مین جانتا تہا کہ تجہپر میرا ہر فعل روشن ہے۔ فَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ۔

نیکی کا تعلق خیالات اور افعال دونون سے ہے

نیکی کے دو جز ہین۔ ایک کا تعلق افعال سے اور دوسرے کا خیالات سے ہے
اول الذکر تعلیم سے اور آخر الذکر نصایح سے حاصل ہو سکتا ہے۔ نیکی کا ایک حصۂ تربیت
پر اور دوسرا عادت پر منحصر ہے۔ جسقدر جلد ہم نیکی کرنے کی عادت ڈالینگے اتنا ہی
جلد ہمارا دل روشن اور صاف ہو کر عرصہ دراز تک ہمکو اطمینان دیتا رہے گا۔ یا یون
سمجہیے کہ اوسکے آغاز ہی مین نیکی کے فوائد سے ہم متمتع ہونے لگین گے۔ اگر بچپنے
کے تکلفات سے نکلکر آزادی اور کاروباری حالت مین نیکی کو ہم اطمینان سمجہین تو یہ اطمینان
اور بہی پر لطف ہوگا جبکہ ہم طبیعت کی خفیف المزاجی سے چہٹ کر اپنا شمار حکما کے
سلسلہ مین کرانے کی کوشش کرینگے۔ یہ سچ ہے کہ گو نابالغیت کا زمانہ ختم ہوگیا
مگر ناعاقبت اندیشی۔ بے تمیزی اور بے شعوری کا زمانہ ہنوز موجود ہے اور خرابی تو یہ ہے
کہ ہمارے مزاجون مین حکومت تو بڑون کی سی ہے اور کمزوری بچون کی سی۔ جو شخص ان

معاملات پر غور کرنے کے عادی ہین اونکو ثابت ہو سکتا ہے کہ جو چیزین بظاہر بہت ہی
خوفناک ہین وہ حقیقت مین ویسی خوفناک نہین ہین۔ کسی شے کو بغیر جانچ کے اچھا
سمجھ لینا گویا خدا پر الزام لگانا ہے۔ نیک آدمیون کی جانچ ہمیشہ بذریعہ تکالیف
اور مصائب کے ہوا کرتی ہے اور اسی لیے وہ ہمیشہ مصائب مین مبتلا رہتے ہین
نیکی آفتاب کی طرح ہمیشہ کام مین ہی اپنا دورہ ختم کرنے مین وہ اون تمام نمائشی چیزون اور
اون تمام اختلافات کو دور کرتی رہتی ہے جو اوسکی مخالف ہین۔ نیک طبیعت اور
نیک مزاج شخص کو وہ یہانتک مستقل مزاج بنا دیتی ہے کہ اوسپر مصائب کا آنا اوسکے نزدیک
ویسا ہی حقیر و بے حقیقت ہے جیسے کسی بڑے سمندر مین جہاز کا پڑنا۔ وہ شے
جو سچی ہے اوسکی قدر و منزلت اوسکی مقدار۔ تعداد۔ یا وقت کے لحاظ سے نہین ہوتی
ممکن ہے کہ ایک دن کی زندگی ایسی عمدہ اور بہتر ہو جیسے کہ برسون کے۔ اور یہ بھی ممکن ہے
کہ ایک شخص مین نیکی اپنا اظہار کم اور دوسرے مین زیادہ کرے۔ فطرت ایک شخص
کو ایسا پیدا کر دیتی ہے جو سلطنت کا انتظام عمدہ کر سکتا ہے۔ عمدہ قوانین اپنے ملک
کے لیے بنا سکتا ہے اپنی ابنائے جنس مین محبت کو ترقی دیتا ہے دوسرا برعکس اسکے
افلاس مین گرفتار رہکر اوسکی تکلیفین برداشت کرتا ہے یا جلاوطن کیا جاتا ہی مگر ممکن ہے کہ
یہ پہلا شخص ویسا ہی نیک ہو جیسا کہ پہلا۔ اِسکا دل بھی ویسا ہی نیک ہو جیسا کہ اوسکا۔
آخرالذکر شخص ویسا ہی عاقبت اندیش اور ویسا ہی کھرا منصف اور ویسا ہی روحانی
علوم سے (جسکے بغیر کوئی انسان خوش نہین رہ سکتا)۔ ماہر ہو جیسا کہ پہلا۔ نیکی کا دروازہ

سب کے لیے کھلا ہوا ہے خواہ کوئی شخص ہو - قیدی ہو - یا بادشاہ - ملازم ہو یا آزاد - وطن مین ہو یا آوارہ وطن نیکی سے تمام دنیا مستفید ہوسکتی ہے - دور والے بھی نزدیک والے ہیں - وہ جو بُری حالت مین ہون یا اچھی - تندرست ہون یا مریض - ایسی کوئی حالت نہین ہے جسمین کہ انسان نیکی نکر سکے یا نیکی کرنے کے لیئے معاف کیا گیا ہو - نیکی عقلمندون ہی مین پائی جاتی ہے - گو اوسکی خفیف سی مشابہت عوام مین بھی ہے - نیکی زبان کی نوک پر نہین ہے بلکہ دل ایسے نہایت ہی صاف اور پاک مقام مین ہے - وہ جو کسی اور قسم کی نیکی کو نیکی سمجھکر اوسپر بھروسہ کیے ہوئے ہے گویا ہوا و ہوس مین آلودہ زندگی اور اوسکی متعلقات کا خواہشمند ہے اور اِس قسم کی زندگی انسان کے دلون مین بیشمار غیر محدود اور ناقابل برداشت خواہشین پیدا کردیتی ہے

صرف وہی زندگی نیک اور اچھی کہی جاسکتی ہے جو ابتدا سے انتہا تک یکسان ہو

اگر کسی دن یا کسی وقت ہمسے عمدہ کام ہوجاوے تو اوسکی وجہ سے مغرور نہونا چاہیے مگر ہان اوسوقت البتہ اس قسم کے فخر کا موقعہ ہے جب کہ ہمارا دل نیک کام کرنے کا عادی ہو چکا ہو - اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض آدمی کوئی کام ایکمرتبہ عمدگی اور جرأت سے کرگزرتے ہین مگر دوسرا کام ویسی خوبی سے نہین ہوسکتا ہے - وہ غربت کی تکالیف برداشت کرسکتے ہین مگر بے آبروئی کے خیال ہی سے گھبرا جاتے ہین - ایسی حالت مین اونکی

اوس خاص فعل کی تعریف کیجائیگی مگراوسکی نہین - روح کبہی صحیح حالت پرآہی نہین سکتی
جب تک کہ انسانی تعلقات سے اوسکی علیحدگی نہولے - ہمکو ریاضت کرکے پہاڑکی
اوس چوٹی تک پہونچنا چاہیئے جہان نیکی کا مقام ہے - نیک ہوکراگر کوئی طامع اور
حریص نہین ہے تو گویا تمام برائیون سے وہ محفوظ ہے - آنے والی موت کو وہ برا نہین
بلکہ ایک فرض سمجہتا ہے جسکا ادا کرنا ہرشخص کو لازمی ہے - وہ جو اپنی شہوتون کو روک سکتا
ہے اوسکا اوسن دوسری بدکاریون سے پاک ہے - عقل وقتاً فوقتاً اِس یا اُس برائی کا
مقابلہ کرنے کے بجاے ایک ہی وقت مین پورا حملہ کرکے سب کو پسپا کردیا کرتی ہے
ایسا شخص بدنامی کا کیا خیال کریگا جو اپنی وقعت کسی کے کہنے سے نہین بلکہ صرف
اوس روشن دل کی وجہ سے کرتا ہے جو اِسکے سینہ کے اندر ہے - سقراط نے اپنی
موت کا جام اوسی استقلال کے ساتھ پیا جسکا اظہار کہ اوسنے اِس سے قبل ۳۰ ظالمون
کے مقابلہ مین کیا تہا اوسکے تقدس نے اوس محبس کو بہی مقدس بنادیا تہا جسمین
وہ مقید تہا - عقلمند اوس بُری راے کا بہی بُرا نہ مانیگا جسمین نیک نیتی کا جزو ملا ہوا
ہے - اپنے نیک کامون کی شہرت دینا نیکی نہین ہے بلکہ نمایش ہے - عزت
حاصل کرنے کے لیے راستبازی اختیار کرنا صحیح نہین ہے تعریف تو جب ہے کہ
خوف اور بے آبروئی کے موقعہ پر بہی ہم راستباز منصف مزاج ثابت ہوجائین -

نیکی کبہی چہپ نہین سکتی

نیکی مشہور ہوے بغیر رہ نہین سکتی گو کتنے ہی گہرے مقام مین وہ دفن ہی کیون نہ کردی گئی ہو - زمانہ کے ستائے ہوئے ہاتہون سے جنہون نے اوسپر گمنامی کا پردہ ڈال رکہا ہے ایک روز نکلکر ضرور مشہور ہوگی - نہ فانی ہونے والی شہرت سایہ کی طرح نیکوکار کے ساتہ ساتہ ہے اور کوئی خواہش کرے یا نہ کرے وہ اوسکا ساتہ ہرگز نہ چہوڑے گی - کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ سایہ اوس شے سے جسکا وہ عکس ہی آگے ورنہ عموماً پیچہے ہی پڑتا ہے - جو سایہ پیچہے پڑتا ہے قاعدہ ہے کہ وہ بمقابلہ اصلی شے کے بہت بڑا ہوتا ہے - بجنسہ یہی کیفیت آدمی کے شہرت کی ہے شہرت جو مرنے کے بعد ہوتی ہے وہ سچی اور صحیح ہوتی ہے اور حسد سے بالکل مُبرّا - ڈیماکریٹیس سا لایق حکیم برسون پاگل سمجہا گیا - کس قدر عرصہ اور مدت گذر جانے کے بعد سقراط کی قدر کی گئی - کیٹو سا جنگجو اور لایق ریفارمر جو شاہ سیسرو کا مشیر تہا عرصہ تک بیوقوف بتایا گیا - اوسکی اہانت اور بے عزتی کی گئی - اور اوسکے پیش کردہ مسائل کی سختی کے ساتہ تردید کی گئی مگر اوسکی وقعت اوسوقت معلوم ہوئی جبکہ خودکشی کے ذریعہ سے اوسنے اپنی جان دیدی - یہی وہ لوگ تہے جنکو زمانہ نے تکلیف دے دیکر نامور اور مشہور بنانے کے لیے مخصوص کیا تہا - صدہا ایسے ہی ہین جنکی دنیا نے آخروقت تک پرواہی نہین کی کہ کون تہے - پہاڑ سے جسطرح جسم کو سنبہالے ہوئے اور اوپر کو اٹہائے ہوئے اوترنا پڑتا ہے اسیطرح بہت سی نیکیان بہی ہین جنمین سے بعض کو روکنا اور بعض کو اوبہارنا پڑتا ہے - سخاوت پرہیزگاری - اور سلیم الطبعی مین احتیاط کی ضرورت ہے مگر استقلال

ثابت قدمی - اور تحمل کی عادت ڈالنے مین پہاڑ کی چڑہائی کی مانند ہمکو تھوڑی سی تحریک
اور اوبہارنے کی ضرورت پڑتی ہے - ایسی سخت آزمائش کے مقام پر جہان محنت اور
جانفشانی کی سخت ضرورت ہے - خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا پر عمل کرنا ضروری ہے - گو مین جانتا ہون
کہ راضی برضا رہنا میرا فرض ہے تاہم اپنی قسمت کے انتخاب کا اختیار اگر مجھے دیا جاتا
تو مین بھی بیچ ورمیانی طریقہ اختیار کرتا انسان کو دولت اور ثروت کی ضرورت پڑی اور خوف
پریشانی - شکوک - وہم - اور فکرون نے آگہیرلیا - ایسا شخص کیونکر اپنے تئین خوشی
سے خدا کے مرضی پر چھوڑ کر قسمت پر شاکر رہ سکتا ہے جسکی زبان پر ہر وقت شکوہ اور شکایت
ہو؟ نیکی ہی کی وجہ سے ہم تک رنج - امید اور حوادثات کے صدمات پہونچ نہین سکتے -
وہ ہمکو صبر کرنے کے علاوہ راضی برضاے الٰہی رہنا بھی سکہلاتی ہے - اور یہ امر نقش
فی الحجر کر دیتی ہے کہ جو مصائب ہمپر نازل ہوتے ہین اون سب مین خدا کی مشیت ہے
جو شخص ہر وقت عیش اور مسرتون مین (جو بظاہر کمزور اور حقیر دشمن ہین) زندگی بسر کرتا ہے
اوسکی حالت کیسی ہوگی - اگر اوسکو مصائب - خوف - افلاس اور موت اور اس قسم کے
اور دشمنون سے سابقہ پڑ جاوے؟ وہ کیفیت خدا کسیکو نہ دکھلائے! دولت - عزت
اور وقعت بلا کوشش بلکہ بلا امید ممکن ہے کہ مل جائین مگر نیکی بجز ریاضت اور
محنت کے حاصل نہین ہو سکتی یہی وہ شے ہے جو صدہا خوبیون کو اپنے ہمراہ لاتی ہے
اور اس قابل ہے کہ اوسکی خریداری جن داموں ہو سکے کی جائے نیک وہی ہے جسکا
دل غنی ہو - قسمت کی برائی یا بھلائی سے مستغنی - مذہبار است باز - اور جفاکشی سے

نہ چھلکنے والا ہو۔ دوستون کے ساتھ شفقت اور دشمنون کے ساتھ اعتدال سے پیش آئے
اور اپنے تمام فرائض کے ادا کرنے مین استقلال اور مناسبت افعال سے کام لے

باب چہارم

فلسفہ زندگی مین ہماری رہنمائی کرتا ہے

عقل اور نیکی کے تذکرہ سے (جو اطمینان قلب کی بنیاد ہین) فارغ ہوکر اب ہم اون خاص باتون کو بتانا چاہتے ہین جن سے اطمینان حاصل ہوسکتا ہے اور ان معاملات کو بھی بیان کرینگے جو اوسکے حاصل ہونے مین در انداز ہوتے ہین اس غرض کے لیے فلسفہ کی اوس شاخ سے ہم ابتدا کرینگے جسکا اثر ہماری حرکات قلبی اور سکنات پر پڑتا ہے اور جس سے ہمکو یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ نیک اور مطمئن زندگی بسر کرنے کے کیا قواعد ہین۔

فلسفہ ۳ قسم کا ہے۔ اخلاقی طبعی اور عقلی

فلسفہ اخلاقی وہ ہے جو ہمارے اخلاق سے متعلق ہے اور اوسیکا دہر اثر پڑتا ہے دوسرا طبعی۔ جو فطرت اور اوسکی کارروائیون سے متعلق ہے۔ تیسرا متعلق عقل کے ہے

جسکو منطق بہی کہتے ہین وہ الفاظ اور دلائل مین مناسبت پیدا کرکے ہمکو ماہیت اشیا بتلاتا ہے - تاکہ کسی کے مغالطون اور شعبدہ بازیون مین نہ پہنس جائین - ہر موجود کی موجودگی کا سبب فلسفہ فطری ہی - (یعنی طبعی) ہمکو تبلاتا ہے - دلائل منطق سے اور افعال فلسفہ اخلاق سے متعلق ہین - فلسفہ اخلاق مین راستی اور راستبازی کے وہ کل اصول شامل ہین جو انسان اور اشیا کی تشخیص اور اونکے افعال اور محبت کے متعلق ہین - سقراط حکیم اخلاق کو فلسفہ کے اور نیکی اور بدی کی امتیاز کو عقل سے متعلق کرتا ہے طرز معاشرت اور طرز تمدن کی تعلیم فلسفہ کے متعلق ہے - یہ بات کہ ہمکو فلان وقت اور فلان حالت مین کیا کرنا چاہیئے وہی سکہلاتا ہے وہ ہمکو عمدہ نشانہ باز کی طرح سفیدی مین گو کتنی ہی دور کیون نہو نشانہ لگانے کی مشق کراتا ہے - فلسفہ کی قوت بہت زیادہ ہے انسانی کمزوریون کی حالت مین روح کی حفاظت کرتا ہے - علالت مین ہمارے لیے وہ نہایت ہی عمدہ اور اثر بخشنے والی دوا کا کام دیتا ہے - کیونکہ خوشی دوا کی طرح قلب کو آرام پہونچانے والی شے ہے اور اسلیے وہ جسم کو بہی ضرور آرام دے گی - طبیب خوراک اور جسمانی ورزش کی نسبت راے دے گا - دوا کو (اونکے استعمال کے طریقہ تبلاکر) مرض کے لیے مفید کردے گا مگر یہ قوت کہ موت کو ہم حقیر سمجہنے لگین اللہ جلشانہ نے صرف فلسفہ ہی کو عطا فرمائی ہے - اور یہی علاج ہماری کل بیماریون کے واسطے سب سے بہتر اور صحیح علاج ہے - افلاس مین ہمکو وہ استغنا بخشتا ہے جس سے ہمارا قلب دولت کو فضول سمجہنے لگتا ہے تمام مشکلات

کے مقابلہ کے لیے وہ ہمکو مسلح کرکتا ہے - دنیا کی تو یہ کیفیت ہے کہ ایک شخص نزع کی حالت مین ہے - دوسرا افلاس کے بلاؤن مین مبتلا ہے - تیسرا حسد کی آگ مین جلاجاتا ہے - بہت سے ایسے ہین جو خدا ہی سے ناراض ہین اور انسانی حالت کے ہونے والے تغیرات سے ناخوش - اور غیر مطمئن - قیدیون کی دادرسی - کمزورون کی امداد - حاجتمندون کی حاجت روائی - مجرمون پر حد شرع کا اجرا کرانا - جاہلون کو اونکی غلطیون پر تنبیہہ - اونکے روحانی مرضون کا صحیح علاج - یہ سب اسی فلسفہ کے کرشمہ ہین - ہمارے بُرے عادات پر یہی ہماری توجہ دلانا اور یہی اونکو درست کراتا ہے - جب ہم اونگھنے لگتے ہین تو یہی ہمکو چونکا دیتا ہے - جب ہم اپنے فرائض کے ادا کرنے مین سستی کرتے ہین تو وہ چاق کر دیا کرتا ہے - جب ہم خدا یا حاکم وقت کی نافرمانی کرتے ہین تو خود ہماری ہی نظر مین ہمکو وہ حقیر بنا دیتا ہے - دل کو جسم کی غلامی سے آزاد کرکے اور خدا کے سچے اور پاک خیال کی طرف ہماری لو لگا کر ہمکو بلند مقام پر پہونچا دینا اسی فلسفہ کا کام ہے -

عقلا آپسمین ایک دوسرے کے معلّم ہین

فلسفہ اورون کے لیے عموماً اور عقلا کی لئے خصوصاً فائدہ بخش ہے - اسی کی وجہ سے آپسمین ہم ایک دوسرے کی امداد کرتے ہین - مشورہ دینے یا ایسے ہی اور کامون مین اسکے امداد کی ضرورت پڑتی ہے - نیک کام کرنے مین بھی عقلا ایک دوسرے کی امداد کے

محتاج ہین - جب ایک اچھا کام کرتا ہے تو دوسرے کو رشک پیدا ہوتا ہے - اور رشک
کا آپسمین پیدا ہوجانا نیکوکاری کو گویا ترقی دیتا ہے - یہ امر تو مسلمہ ہے کہ نیکیون کی تکمیل
ہنوز ہو نہین چکی اور صدہا نیکیان دریافت ہونیکو باقی ہین جنکے دریافت ہوجانے پر یہ فائدہ ہوگا
کہ بایکدگر اون سے سب مستفید ہوتے رہین گے - مرض متعدی کی طرح ایک
بدکارکے دوسرے سے ملنے پر جسطرح بدکاری کو ترقی ہوتی ہے نیکی اور نیکوکاری کی بھی اسیطرح
ضرور ترقی ہوگی جب ایک نیکوکار دوسرے سے ملے گا تو اوسکے برعکس اسکا نتیجہ بہتر ہوگا -
عقلا جسطرح نہایت کارآمد اور سچے دوست ثابت ہوئے ہین ویسے ہی بحیثیت رعایا نہایت
وفادار بھی ہین - وہ اورون سے یہ امر بہتر سمجھ سکتے ہین کہ اوس سلطنت مین جسکا انتظام
عمدہ ہے کیا برکتین ہین - اپنے جان و مال کی حفاظت - اور آزادی کے لیے جس
سے وہ مستفید ہو رہے ہین - کہانتک منتظم مجسٹریٹون کے ممنون ہین -
یہی وہ لوگ ہین جو علم اور سنجیدگی کے زیور سے آراستہ ہین - جھوٹی شیخی اونہین
نام کو نہین گستاخی اور تمکراہی کا اونکے پاس گذر نہین وہ بدی سے یقیناً نفرت رکھتے
ہین مگر اون سے نہین - جو بد ہین - وہ نیک اور عقلمند ہین مگر نمائش پسند اور حاسد نہین -
بلند پہاڑون کی یہ صفت کہ پاس سے اونچے اور دور سے نزدیک معلوم ہون اونمین بھی
پائی جاتی ہے - معمولی آدمیون سے وہ بہت بالا ہین اور اونکی یہ برتری اصلی ہے وہ پاؤن
کے پنجون پر کھڑے ہوکر اونچا ہونا پسند نہین کرتے بلکہ اونکا قد ہی بلند ہے - وہ اوسوقت
اپنی اونچائی پر ناز کرتے ہین جب دیکھ لیتے ہین کہ حوادثات زمانہ کا ہاتھ اون تک نہین پہونچ پاتا

اونکے قواعد و قوانین گو مختصر ہین مگر مکمل اسلیے کہ وہ سب سے متعلق ہوجاتے ہین

معاشرت کی طرز ہمکو فلاسفر ہی سکھلاتے ہین

فطرت کی اور فیاضیون مین سے ایک فیاضی یہ بھی ہے کہ ہمکو زندگی عطا کی گئی ہے
مگر اس زندگی کو عمدگی سے بسر کرنے کے طریقے فلسفہ ہی ہمکو سکھلاتا ہے جو زندگی
کے بعد دوسری نعمت سے کم نہین - جہانتک کہ علم سے اوسکا تعلق ہے خدا کی
طرف سے انسان کے لیے یہ فلسفہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - مان کے پیٹ
سے کوئی عقلمند پیدا نہین ہوتا - اور اسی لیے ضرورت ہے کہ عقل اور نیکوکاری کی تعلیم
کے لیے کوئی استاد ہو - رہین برائیان - وہ بلا استاد بھی ہم سیکھ لیتے ہین
فلسفہ ہی کی وجہ سے خدا کی عظمت اور اوسکا جلال اور رعب ہمارے دلونمین پیدا ہوتا
ہے - خدا کے ساتھ جو فرائض ہین اونکی تعلیم ہمکو فلسفہ دیتا ہے - اپنے پڑوسیون پر
مہربان ہونا اور آپسمین ایک دوسرے سے اتفاق - محبت اور میل جول پیدا کرنا -
یہی فلسفہ ہمکو سکھلاتا ہے - وہ اون چیزون کے حقیقت کھولکر دکھلا دیتا ہے جو
بظاہر خوفناک معلوم ہوتے ہین - وہ ہماری خواہشات نفسانی مین کمی پیدا کرتا -
ہماری غلطیون کو درست کرتا - ہماری شہوت پرستیون اور نفس پرستیون کے
حرکات کو روکتا - ہماری ناجایز خواہشون کو ملامت کرتا ہے اور سچ تو یون ہے
کہ ملائم - نازک - اور اثر قبول کرنے والی طبیعتون پر تو وہ جادو کا کام کرتا ہے -

ہنر اور فنون عمدہ اور قابل قدر ہین مگر اونکا تعلق نیکی سے نہین ہے

اگر کوئی مجھہ سے ان فنون کی نسبت میری راے دریافت کرے تو مجھے یہ کہنے
مین ذرا بھی دریغ نہوگا کہ مین کسی ایسے فن یا ہنر کی قدر نہین کرتا جس کی غرض نفع اُٹھانا
یا روپیہ کمانا ہو - وہ اِسقدر نفع بخش تو ضرور ہین کہ عقل اون سے تیز ہوتی ہے -
عقل کے یہ اصول ابتدائی اوسوقت سیکھنے کے قابل ہین جبکہ دل مین اون سے
زیادہ بہتر باتون کے سیکھنے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہو - ایسی حالت مین واقفیت
ہی بمقابلہ سیکھنے کے بہتر ہے - گو وہ ہمکو نیک نہین بنا سکتے مگر دل مین نیکی کی
قابلیت ضرور پیدا کردیتے ہین - نحوی - علم نحو کا فاضل سمجھا جاسکتا ہے - اگر اِس سے
علم تاریخ یا شاعری کی نسبت کچھہ دریافت کیا جائے تو وہ محض بیکار ہے - صدیون کے
حالات جمع کرنے والون - الفاظ کے شمار کرنے والون - اعداد کے گھٹانے
بڑہانے والون کو یہ طاقت کہان کہ جوش اور خواہشات نفسانی کے روکنے
یا کم کرنے مین کامیاب ہوسکین - فلسفہ والے آفتاب کی جسامت بڑی بتلاتے
ہین مگر اونکی صحت علم ریاضی ہی سے ہوگی - علم موسیقی اور ہندسہ کے عالم ہماری
خوف ورجا کی حالت کو سنبھال نہین سکتے تو کس کام کے ہین ؟ اِس بات کے

واقف ہوجانے سے کہ ہومر یا ہسی آڈ مین کون بڑا تہا اور ہلن اور ہکوبا مین کون طویل القامت اور کون پستہ قد تہا ہمکو کیا فائدہ ہوگا ہم بہ حیثیت مورخ الیسس کے آوارہ گردیون کے سلسلہ کو تو ڈہونڈہ رہے ہین مگر اسکی ذرا پرواہ نہین کرتے کہ خود آوارہ ہوئے جاتے ہین خواہشات نفسانی مین ہمارا بال بال جکڑا ہوا ہے کیا چارو نطرف ہم خوفناک جوش اور کمینہ خواہشون سے نہین گہرے ہوئے ہین؟ ہمکو جاننا چاہیئے کہ ہمارے فرایض ہمارے ملک کے ساتہ۔ منکوحہ بی بی کے ساتہ اور آخر مین یہ کہ اپنے ابناے جنس کے ساتہ کیا ہین؟ اس علم سے کہ ہینی پوپ ایماندار تہا یا بے ایمان ہمین کیا فائدہ ہے؟ فائدہ تو یہ معلوم ہوجانے سے ہے کہ ہم کیسے ہین؟ علم موسیقی کے ذریعہ سے متفرق سرون سے ایک سریلی آواز نکالنے مین ہمکو کامیابی حاصل ہوگئی تو کیا!! لطف تو جب ہے کہ محبت کے سرون کو درست رکہہ سکنے مین پوری مشق حاصل کرلین۔ علم ہندسہ ہمکو زمین کے پیمایش کے قواعد بتلاتا ہے۔ مگر یہ نہین سکہلاتا کہ خواہشون کا صحیح پیمانہ کیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوسکے کہ وہ ضرورت سے زیادہ تو نہین ہین۔ ہمکو اپنے بہائیون کے ساتہ اپنی مسرتون کو تقسیم کرنا اور اپنے پڑوسیون کی مسرت مین شرکت کرنا چاہیئے۔ ہمکو ایثار کرنا سیکہنا چاہیئے نہ یہ کہ ہم اپنی جائداد کو کسطرح سنبہالین بلکہ یہ کہ مال اور دولت کے ضایع ہوجانے پر ہم کیسے خوش اور راضی برضاے الہی رہ سکتے ہین یہ کتنا صحیح ہے کہ کوئی شخص اپنی جائداد موروثی سے کنارہ کشی کیونکر کرسکے۔ اور

اور یہ بہی اوسکا کہنا صحیح ہے کہ وہ جائداد باپ سے منتقل ہو کر اوس تک پہونچی ہے۔ مگر براے مہربانی وہی کہنے والے صاحب مجہے ذرا یہ بتلادین کہ اونکے پردادے زمانہ مین کس کی تہی ؟ نہین نہین مجہسے غلطی ہوئی۔ میرا سوال یہ تہا کہ اوس زمانہ مین وہ کس قوم مین تہی ؟ نجومی ہمارے نحس ستارون کو دیکہکر ہمکو قمر درعقرب کی کیفیت بتلادیتے ہین مگر میرا قول تو یہ ہے کہ وہ ستارہ کسی مقام پر ہون اونکے مقامات اور اونکی چالین اوسیکے ہاتہہ مین ہین جو ہماری قسمتون کا مالک ہے۔ اگر ان سیارون کا اجماع باہم کسی قسم کے بد اثر کی پیشینگوئی کرتا ہے تو اوس اثر سے قبل از وقت مطلع ہوجانے سے کیا نتیجہ ؟ کسی نہ کسی دن اوسکا اثر ظہور ہی ہوگا۔ اگر اونکے تبلاے ہوئی اثر ونسے ہم محفوظ نہین رہ سکتے تو پیشتر سے اونکی واقفیت حماقت ہی تو ہے۔ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ہماری واقفیت یا عدم واقفیت کسی امر کے وقوع یا عدم وقوع پر کچھہ اثر نہین ڈال سکتی۔

فلاسفر الفاظ کے تجسس مین اپنا وقت خراب نہین کرتے

وہ حکیم جو انسانی زندگی کے قواعد ترتیب دینا چاہے تعجب ہے کہ لفظون کی تلاش مین اپنا وقت ضایع کرے۔ یہ اوسکی شان کے خلاف ہے کہ وہ الفاظ کے ذلیل جہگڑون مین

اپنی طبیعت کو ہنسا سکے اگر وہ فصیح البیان ہے تو یہ خوش قسمتی کی بات ہے
مگر اوسکے لیے یہ کچھ ضروری امر نہین ہے - رکیک بحثین عقل کی جولانی کا نتیجہ ہین
جو تفریح کے موقعون کے لیے موزون ہین - مگر دوسرے موقعون کے لیے
بالکل ناموزون - اگر لفظون کی بحث اور سوالات کے سوچنے مین (اگر وہ کتنے
ہی عمدہ کیون نہون) مین اپنا عزیز وقت ضایع کرون تو کیا میرے پاگل ہونے مین
کسی کو شبہ ہو سکتا ہے ؟ دشمن جبکہ سر پر ہو حملہ فیر کرنے لگا اور اوس سرنگ
مین آگ لگانے کو تیار ہو گیا جہان مین کھڑا ہون تو اطمینان سے ایسے وقت مین
بیٹھنا حماقت اور بیوقوفی نہین تو کیا ہے - موت کے لیے ہمکو تیار اور توشہ آخرت
کی تیاری مین ہر وقت مصروف رہنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ زندگی کا جوہر طولعمری
مین نہین ہے بلکہ اوسکے نیک استعمال مین ہے - جب پلنگ پر سونے کے
لیے لیٹتا ہون تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ اُٹھونگا بھی - اور سوکر اُٹھنے کے بعد نہین معلوم
کہ پھر سونے کا موقع ملے گا یا نہین - کون جانتا ہے کہ باہر سے مکان واپس
آنے یا مکان سے باہر جانے کا وقت بھی ملے گا - دریائی سفرون مین ایسی
ناامیدیون سے اکثر سابقہ پڑتا رہتا ہے وہان موت اور زندگی مین بہت ہی تھوڑا
فرق رہجاتا ہے - میری راے مین یہی کیفیت انسان کو ہر مقام پر سمجھنی چاہیے
مگر بات یہ ہے کہ امن کی حالت مین ہم کبھی ایسی باتون کی طرف توجہ نہین کرتے
بیہودہ باتون - بحث طلب سوالات - شغل در معقولات دینے - اور رکیک

مسائل کے حل کرنے کی کوشش مین ہمکو تضیع اوقات نکرنا چاہیئے بلکہ اون ذرایع کے دریافت کرنے مین کوشش کرنا چاہیئے جو غم - خوف اور خواہشات کے بوجھ سے ہمکو کسیقدر ہلکا کرسکین - بے استقلالی اور چھچھورے پن کے عادت ترک کرکے نیکوکاری کی طرف جسکی اشد ضرورت ہے ہمکو توجہ کرنا چاہیئے -

کیا بچہ جنانے والے ڈاکٹر سے یہ ممکن ہے کہ مریضہ کے ہان جاتے ہوئے چوراہے پر کھڑا ہوکر اوس رات کے تماشہ کا اشتہار پڑھنے مین اپنا ضروری وقت ضایع کرے : یا اگر اوسکے مکان مین آگ لگے تو مدد کا اوسوقت خواہان ہو جب بڑھکے ہوے شعلے اپنا کام کر چکین ؟ ہرگز نہین - یہی حالت ہمارے جسم کی ہے - اسمین آگ لگ چکی ہے دلپر حملے ہو رہے ہین اور نیکی کی بضاعت ہم سے زبردستی چھینی جاتی ہے - ہماری نسلین مخدوش حالت مین ہین زلزلہ پر زلزلہ آرہا ہے جہاز تباہی کے بھنور مین پہنسکر چکر کہا رہا ہے اور خوفناک شکلین پیش نظر ہین - کیا ایسی حالت مین بہی یہ مناسب ہے کہ اپنا عزیز وقت مغلق اور بیہودہ سوالات کے حل کرنے مین کہ جن سے نہ توکوئی فائدہ ہے اور نہ کوئی نتیجہ صرف کرین ؟ ایسے وقت مین یہی مناسب ہے کہ دل کے صحت کی فکر کرین نہ اوسکی خوشی کی - ہمارے پاس عقل ہے مگر کمزوری کی حالت مین جو محض بے کام ہے - علم فلسفہ جو اوسے قوت پہونچانے کے لیے دیا گیا تہا بجاے مدد کے الہ بحث سمجھا گیا ہے ! کیسی شرم کی بات ہے کہ عبارت کی شستگی اور الفاظ کی صحت کی تو فکر ہو اور نہ ہو تو

عادات کی درستی کی -!! ہم مریض ہین - تمام جسم مین ناسور پڑے ہوے ہین مگر حماقت سے یہ سمجھ رہے ہین کہ نشتر لگاے اور درد کی تکلیف اٹھاے بغیر تندرست ہوجائینگے! یہ نہین جانتے کہ اس جسم کو دوبارہ درست کرنے مین اوتنا ہی وقت صرف ہوگا جتنا کہ حکیمون اور ڈاکٹرون کو بار کے زمانہ مین اوسکے دفع کرنے کی تدابیر اور دیگر انتظامات مین صرف کرنا پڑتا ہے غرض یہ کہ مصائب سے نجات ملنا بہت دشوار ہے - اوپر قبضہ نہ پا سکنے کی حالت مین صرف یہی ایک طریقہ بہتر ہے کہ جسطرح ہو سکے اونہین (مصائب) ہم قابل برداشت بناکر اپنی زندگی کو علم فلسفہ کی قوت سے مسرت بخش بنالین -

پانچوان باب

بزرگون کے اقوال اور اون کا اثر

عقل فلسفہ اور نصیحت مین اسقدر بڑھا ہوا تعلق ہے کہ مشکل سے ہم ایک کو دوسرے سے جدا کر سکتے ہین - علم اور عقل کو ایک محدود دائرہ مین کام مین لانے کا طریقہ فلسفہ ہے - مگر اس علم اور عقل کو ایک وسیع دائرہ مین یعنی اپنے - اور دن کے موجودہ اور آیندہ نسلون کی بہتری کے لیے استعمال کرنے کے ذرایع بھی پند اور نصایح ہین - یون تو بزرگون کے چند عاقلانہ مقولون پر عمل کرنے سے جن کا

یہ حاصل ہوتا ہے کہ ہمکو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیئے زندگی بسر ہوسکتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ان مگر عاقلانہ نصیحتون کی تعمیل مین انسان کو زیادہ تکلیف بھی نہین ہوتی۔ مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ جسقدر ہم تعلیم مین ترقی کرتے گئے اوسیقدر اونکے حق مین غیر مفید ثابت ہوتے گئے۔ صاف اور سادی نیکیان علوم اور فنون کے پیچدار اور تاریک راستون مین پڑ گئین۔ اور بالعوض اسکے کہ عمدہ طریقہ سے زندگی بسر کرنیکا طریقہ سکھلایا جائے یہ سکھلا دیا گیا ہے کہ آپسمین کسطرح لڑین۔ بدکاری مین جب تک سادگی رہی اوسکا علاج بھی وقت طلب نہ تھا۔ مگر اب چونکہ جڑ پکڑ گئی ہے بہت ہی بار آور ہوگئی ہے اوسکا معالجہ بھی ویسے ہی تیز دواؤن اور سخت تدبیرون سے ہوسکتا ہے

اچھے ہی لوگ نصیحت پذیر ہوسکتے ہین

بہت سے طبایع ایسے ہین جنپر باتون کا اثر سنتے ہی سنتے پڑ جاتا ہے مگر تاہم اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ متواتر نصیحت کے ذریعہ سے اوس اثر کو قایم رکھا جائے ہماری طبیعتین شدت سے غیر مستقل ہین۔ کسی کام مین تو ہم جلدی کر بیٹھتے ہین اور کسی مین سستی۔ اور اس نقص کے مٹانے کے لیے جب تک ہم کوشش نکرینگے اوسوقت تک یہی مد و جزر کی کیفیت قایم رہے گی۔ وہ نقائص کیا ہین؟ وہی جہوٹی تعریف اور نمایشی باتین! ہر شخص جانتا ہے کہ اوسکے فرائض اوسکے ملک اوسکے احباب اور عہدون کے ساتھ کیا ہین۔ مگر اون فرائض کے ادا کرنے

یا جب ملک کی حفاظت کے لیے تلوار اٹھانے اور احباب کے لیے جانفشانی
کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ مضر او مفید نتایج کے فکرون مین پڑ جاتا ہے - ایسے
مذبذب حالات مین بزرگون کے اقوال کو وہ کیسے ہی عمدہ کیون نہون اپنا کیا اثر
دکہا سکتے ہین - ایسے وقت مین تو اسکی سخت ضرورت ہے کہ سب سے پہلے ہم اون
نقائص کے دور کرنے کی کوشش کرین جو اونکے مفید ثابت ہونے مین مارج
ہو رہے ہین - یہ غیر ممکن ہے کہ انسان جو فعل کرتا ہے اوسکی وجہ اوسے نہ معلوم
ہو - یہ بات اوسوقت البتہ ممکن تہی جبکہ وہ بُرا فعل اتفاقیہ یا سہواً ہو گیا ہو - مگر اس
حالت مین بُرے اور اچہے ہر قسم کے افعال ہونا چاہئین نہ کہ ہمیشہ ایک ہی
قسم کے افعال سرزد ہوا کرین - نصیحت کسی فعل کے کرنے یا نکرنے کے متعلق کیجا سکتی
ہے مگر اوس فعل کے کرنے کا طریقہ اوس مین نہین تبلایا جاتا - دعوتون کا نتیجہ کچہہ شبہ
نہین کہ اسراف اور بدپرہیزی ہے - مگر شان - عزت و تمیز کا پہلو بہی تو اوسی سے نکلتا ہے
جن معاملات کا ہمکو تجربہ نہین ہے اونکے متعلق ہمارا نصیحت کرنا محض بے سود ہے
خواہ وہ معاملات ہماری عزت بے عزتی - ہماری دولتمندی - افلاس یا جلاوطنی کے
متعلق ہی کیون نہون اور اسلیے ہمپر فرض ہے کہ انہین سے ہر ایک کی نسبت ہم علیحدہ
علیحدہ پہلے تجربہ حاصل کرلین کہ وہ حقیقت مین کیا ہین اور دیکہہ لین کہ وہ حقیقت
مین ویسے ہی ہین یا نہین جیسی کہ اونکی نسبت شہرت ہے - یہی سب باتین نیکی
کے متعلق بہی کہی جاسکتی ہین جب تک کہ ہمکو یہ تجربہ نہو لے کہ نیکی کیا شے ہے - ہم

انجام بینی - استقلال - پرہیزگاری - اور عدل ایسی نیکیون کی ہی کبھی قدر اور وقعت نکرینگے کو دوسرا کیسی ہی کچھہ تعریف کیون نکرے - اور یہ نہ سمجھہ سکین گے کہ اون مین سے کون سے قابل قدر ہین اور یہ جانین سگے کہ آیا یہ سب نیکیان ایک شخص مین جمع ہوسکتی ہین یا نہین - اور نہ اونکے ایک دوسرے کا فرق ہماری سمجھہ مین آسکے گا -

اقوال - اور فقرات کا اثر

نصائح ہمیشہ مفید اور نہایت پُر اثر ثابت ہوے ہین اور باموقع ہونے کے لحاظ سے انسانی زندگی کو مسرت بخش بنانے مین بعض وقت بمقابلہ بڑی بڑی کتابون کے (جنکا ملنا بہت دشوار ہوجاتا ہے) بہت امداد دیتی ہین - ان نصائح پر ہمکو روز غور کرنا چاہیئے کیونکہ اونمین وہ قواعد پاے جاتے ہین جو ہماری زندگی کو خوشگوار بنانے کیلیے ضروری ہین - فقرون کے قالب مین ڈہلتے ہی وہ اور ہی شے ہوجاتے ہین ورنہ خالی فہمایش کرنا کویلون کا دہکانا ہے - عمدہ نصائح دل کی قوت بڑہاکر نیکوکاری کی ترقی کی طرف ہماری توجہ دلاتے ہین - نیکی گو ہم مین موجود ہے مگر کہان ہے یہ معلوم نہین ؟ نصائح سے عقل بڑہتی اور قوت پکڑتی ہے - انصاف اور عاقبت اندیشی کی بنیاد اوسی پر ہے - اور یہی دونون ہمارے فرائض کے انجام دہی مین ہمارے رہنما ہین - نظم نثر کے مقابلہ مین نہایت دلچسپ ہے - اور یہی وجہ ہے

کہ نصیحتین نظم کے پیرایہ مین زیادہ اثر کرتی ہین۔ وہ حریص جنکے پاس ضرورت سے
زیادہ سرمایہ موجود ہے اور اسپر بھی اوسکو کافی نہین سمجھتے اگر حرص اور حریص کی بُرائی
مین کوئی مضمون منظوم سن لین تو میرے خیال مین نہایت خوش ہوکر واہ واہ کے
نعرہ بلند کرین اور روپیہ فراہم کرنا اوسیوقت سے ترک کر دین۔ جب کسی طبیعت پر اسطرح
کا اثر پڑجاے تو اوس اثر کو قایم رکھنے کے لیے ہمکو پوری قوت صرف کر دینا چاہیے
منطقی تقریر۔ یا حکمت بازی کی قوت سے نہین بلکہ تقریر کی سادگی اور پُر اثری کی قوت سے
مگر اس کام کے لیے یہ سخت ضرورت ہے کہ پہلے ہم لوگون کی نظرون مین با قعت
مہربان اور با اخلاق ثابت ہو چکے ہون۔ جس نصیحت یا گفتگو سے کہ مخاطب کی
بہتری مقصود ہوتی ہے اوسمین خدا کی برکت شامل رہتی ہے۔ وہ نصایح جسمین بحث
مباحثہ کا بھی سلسلہ چھڑا رہتا ہے بہت ہی زیادہ موثر ہوتے ہین۔ اسکی وجہ سے
ہر فعل کے کرنے یا نکرنے کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ بعضے طبایع خلقی کمزور ہوتے
ہین اور اس طبیعت والے شخص کو اچھی طرح یہ سمجھا دینے کی ضرورت ہے کہ کیا خراب
کیا عمدہ باتین ہین۔ نصایح عمل کرنا بھی ایک قسم کی نیکو کاری ہے۔ گو اس سے اصلی مطلب
تو نہین نکلتا تاہم نیکی کی جانب ایک قسم کی تحریک ضرور ہے۔ جسطرح کہ جزسے کل اور
بےسُرے سرین سے سریلی آوازین پیدا ہو جاتی ہین اوسی طرح عقلا کو چاہیے کہ اپنی
زندگی کو بہتر کرنے کے لیے ہر قسم کے افعال کے نتایج کو نظر مین رکھین اور بزرگون
کے مقولون اور نصایح کی تلاش مین رہین۔ جب ہمکو کوئی بات سمجھائی جاوے تو یہ کہکر

مثال دینا لازم نہین ہے تاکہ ہم تو اوس سے واقف ہین سو اقعت تو صدہا باتون سے ہین مگر اونکی واقفیت سے ہم فائدہ اوٹھانا نہین جانتے - ہم پر چار پاے جو کتابے چند کی مثل صادق آتی ہے - کون نہین جانتا کہ دوستی کیسی پاک اور متبرک شے ہے مگر جس حد تک کہ ہم اوسے گندہ کیے ہوے ہین اوس سے بہی ناواقف نہین ہین!! دنیا بھر کے زانی اور بدکار شخص کی بہی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اوسکی بی بی اعلے درجہ کی پارسا اور باعصمت ہو؟ -

نیک مشورہ دینا گویا ملک کی خدمت کرنا ہے

عمدہ نصائح کرنا اور اچہے مشورہ دینا بہت ہی مفید خدمات ہین جو اپنے ابناے جنس کے لیے ہم کر سکتے ہین - جسقدر نصائح زیادہ کیے جاینگے امید ہے کہ اوسی قدر زیادہ لوگ اون سے مستفید ہونگے - گو کچہہ بیکار جائین مگر جو باقی رہجائین گے اونمین سے بعض اپنا اثر معقول ضرور دکہائین گے - وہ ناصح جو نصایح کے زور سے اپنے کسی مخاطب کے دل پر پورے طور سے فتح پا سکے حقیقت مین بڑا شخص ہے - بزرگون کے اقوال پر عمل کرنے سے اسقدر عقلمندی نہین ظاہر ہوتی جتنا کہ زندگی کو عمدہ نمونہ پر بسر کرنے سے یا دل کے استقلال اور خواہشات نفسانی پر غلبہ حاصل کرنے سے - عقل ہمارے افعال اور اقوال کو یکسان بناکر یہ سکہلاتی ہے کہ جو کچہہ ہم اپنی زبان سے کہین اوسی کے مطابق ہمارے ہاتہہ پاؤن اور دیگر اعضا سے

سرزد ہونیوالے تمام حرکات بھی ہون - اور لطف تو جب ہی ہے کہ ہمارے
اقوال اور افعال ایک ہی رنگ مین رنگے ہون - اگر یہ سچ ہے کہ اپنے ہاتھ کے
لگائے ہوئے درختون کے بارور ہونے اور ونکے پھل کھانے سے ہمکو بہت خوشی
ہوتی ہی تو یہ بھی سچ ہے کہ اپنے تئین با اخلاق بنانے اور اپنے جسم کے حرکات معقول ہونے پر
ہمکو اوس سے کہین حصہ زیادہ مسرت ہوگی - انسانی عقل کی پختگی کی پہلی دلیل ہے کہ
ونکے افعال اور اقوال دونون یکسان ہون - بعضون کو کمانے کا تو شوق نہین ہے
مگر عمارت کے بنانے مین لاکھون روپیہ اڑا دیتے ہین - بعض اسکے برعکس خود تو
عمدہ سے عمدہ غذا مین کماتے ہین مگر کسی کو کھلا نہین سکتے - بعض گھر مین تو جزرسی
سے کام لیتے ہین مگر باہر جا کر خراج ہو جاتے ہین - خیالات کی اسقدر گوناگونی صرف
اوسکی عقل کی خامی پر دلالت کرتی ہے جو غیر مطمئن اور نہ آرام دہ طبیعت کا نتیجہ ہے
عقلا ہمیشہ ایک ہی قاعدہ کے پابند رہتے ہین - اور دن مین اسقدر اختلافات کی
وجہ صرف یہ ہے کہ ہم کبھی نہین سوچتے کہ فلان بات کا کیا نتیجہ ہوگا - اگر سوچتے بھی
ہون تو اون اخذ کیے ہوئے نتیجون سے فائدہ اٹھانا ہمکو دشوار ہو جاتا ہے - اور آخر مین
یہی ہوتا ہے کہ جس بات کو برا سمجھکر ہم اول ترک کر دیتے ہین کہ اوسکو دوبارہ مجبور ہو کر پھر اختیار
کرنا پڑتا ہے -

ہر کام مین تین باتین ضروری ہین

جب ہم کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرین تو اوسکے انجام دہی کے متعلق تین باتون کا

دیکھنا ضروری ہے - اولاً اپنی لیاقت - دوسرے اوس کام کی حیثیت - تیسرے اوس شخص یا اون اشخاص کی حالت جن سے ہمارا تعلق اسکی وجہ سے ہونیوالا ہے امر اول نہایت ضروری ہے - اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہر شخص اپنی لیاقت کو اوس سے زیادہ سمجھ لیتا ہے جس قدر کہ اوسمین ہے - اپنی لیاقت کے اِس غلط اندازکرنیکی وجہ سے ہم اپنے تئین جسقدر ہین اوس سے زیادہ لایق سمجھنے لگتے ہین - ایک شخص اپنے تئین لایق اسپیکر سمجھتا ہے مگر ایک لفظ کے بولتے ہی اسکی سانس پہولنے لگتی ہے اور وہ کہو سا جاتا ہے - بعض اپنی جایداد اور جسم کی حالت کو اسیطرح زیادہ بہتر سمجھے ہوے ہین - شرمیلے مزاج والا شخص پبلک کے کامون کے لیے ہرگز موزون نہین ہے - بعض آدمی سخت اور ضدی ہوتے ہین جنسے دلجوئی کا کام نہو سکتا - بہت سے ایسے ہین جنکو حد سے زیادہ غصہ آتا ہے - یہانتک کہ اگر مذاق مین بہی کوئی بات ہوجاے تو مرنے مارنے کو آمادہ ہوجاتے ہین - ایسے مزاج والون کو چاہیے کہ دینا و مافیہا کو خیرباد کہکر گوشہ نشینی اختیار کرلین اور اطمینان سے بیٹہین - جنکے مزاج مین حرارت ہے اونکو چاہیے کہ ایسے معاملات سے جو طبیعت مین اشتعال پیدا کرتے ہین احتراز کرین - اون سے بہی جنمین کچہہ فیض نکلتی ہو یا جنسے بازگشت کی امید نہو - ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ خوشی سے ہر کام کے کرنے کے لیے ہم عادی بنین - اور اپنے معاملات کو بخیر و عافیت انجام دینے کی امید کرین جو چیزین ہمارے اختیار سے باہر ہون اونکی خواہش ہی نکرین - بلکہ اونہین پر اکتفا کرین جو

ہمارے اختیار مین ہین اور جنکی کاربرای کی ہمکو امید واثق ہے - ایسی کسی شئے کی
امید ہمکو نہ کرنا چاہیئے جسکے حاصل ہوجانے مین کسی کا نقصان ہوتا ہو - شان اور
عظمت کا قیام ناہموار مقامات پر ہے - ہموار سطح پر رہنا گویا امن - عافیت اور سلامتی
مین رہنا ہے - اکثر دیکھا گیا ہے کہ معزز آدمیون کو بعض اوقات اپنی عزت اور حیثیت
کے سنبھالنے مین بہت دقت پڑجاتی ہے - صرف اس وجہ سے کہ وہ اس مقام سے
ہٹنا نہین چاہتے - وہ خوب جانتے ہین کہ اس جگہ سے ہٹتے ہی مرکے بل گرینگے
اور پہر انکی کوئی وقعت نکرے گا - ایسے آدمیون کے حق مین یہ بہتر ہے کہ خراب
نتایج پیدا ہونے سے پیشتر وہ نیکیون اور مسرتون سے دلچسپی حاصل کرین کہ وقت پر
وہ دوسرون کے محتاج نہون - بہترین تدبیر تو یہ ہے کہ اپنی خواہشات نفسانی کو پیشتر
ہی سے محدود کردین اور کبھی اون باتون کو قسمت کے حوالہ نکرین جنکے کرنے یا نکرنے
کا ہمین خود اختیار حاصل ہے - ایسا کرنے سے گو ہمکو پورا اطمینان نہوگا - مگر تاہم
ادنی درجہ پر یہ بات تو ہوجاے گی کہ موجودہ تکلیفات کے خاتمہ بالخیر ہونے کا طریقہ تو ضرور
معلوم ہوجاے گا -

کسی ایسی بات کا خیال ہی دل مین نہ لانا چاہیئے جو سچی نہو یا جسکا پورا کرنا ہمارے اختیار مین نہو

اس امر کا لحاظ رکھنا کہ کسی ایسے معاملہ کو ہم تجویز یا پیش نکرین جو جھوٹا ہو یا جسکے بر آنے

کی کچھ امید نہو نہایت ضروری ہے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو اون پیش کردہ معاملات کی
کامیابی یا عدم کامیابی دونون تکلیف دہ ہونگی - کامیابی پر شرم حاصل ہوگی اور عدم
کامیابی پر غصہ اور خجالت - کیون اپنے دل پر اپنا قبضہ ہم حاصل نہ کرین کہ کسی کی برائی کا
خیال بھی اوسمین نہ گذرنے پاسے - جسوقت اتنی قدرت ہمکو حاصل ہو جاے گی
صرف اوسیوقت اپنا بے لوث ہاتھ اوس درگاہ بے نیاز مین اس کہنے کے لیے ہم
اوٹھانے کے لایق ہونگے کہ خدایا تو کسی کا نقصان کرکے ہمین فائدہ نہ پہونچائیو - بارگاہ
صمدیت مین نیک دل کی التجا کرنا ایسی التجا ہے کہ جسمین کسی کا نقصان ہی نہین
ہمکو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم انسان ہین اگر کسی خاص وقت پر ہر طرف سے آرام و مسرت
ہمکو حاصل ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ اقتضاے انسانی یہ حالت ہمیشہ نرہے گی
اور اگر بخلاف اسکے رنج اور مصائب نے چارون طرف سے ہمین گھیر رکھا ہے تو
کوشش کرنا چاہیئے کہ ایسی حالت مین بھی ہم خوشی سے زندگی بسر کرسکین -
عندالطلب اپنی جان اوس خداے ذوالجلال کے نذر دینے کے لیے ہمکو طیار رہنا
چاہیئے جو جی لایموت ہے - جب تک کہ مین حریص ہونگا نہین اپنا ہی غلام مجھے بنا رہنا پڑیگا
اور اپنا غلام آپ بننا تمام غلامیون سے بدتر اور شرمناک ہے - اس سے نجات ملنا
صرف اوسیوقت ممکن ہے جبکہ اپنی خواہشات کو گھٹا کر متوسط درجہ پر ہم کر لا ئینگے -
مجھے اپنے دل سے یہ پوچھنا چاہیے کہ مین کیون اور کسلیے اتنی جانفشانی - محنت اور سرگردانی
مین زندگی بسر کرون جبکہ بہت ہی مختصر سامان میری بسر اوقات کے لیے کافی ہے -

اور عنقریب شاید وہ وقت (موت کا بھی آجائے جبکہ اس مختصر سامان کی بھی ضرورت باقی نہ رہے؟ اپنے دل کے استقلال کے جانچنے اور اوسکی مشق کرنے کے لیے ہمکو چاہیئے کہ ہفتہ مین کوئی دن مخصوص کر دین - اپنے نفس کو فاقہ کشی کرکے - موٹے کپڑے پہن پہن کر بدمزہ کہانے کہا کہا کر ازل دیا دینا اور پہر اوس سے پوچہنا چاہیئے کہ یہی تکلیفین تو نہین ہین جنکے خوف سے وہ ہمیشہ ڈرا کرتا تہا؟ اطمینان کے وقت مین بے اطمینانی اور کثرت مین قلت کے خوف کے لیے طیار رہنا چاہیئے اگر کوئی شخص صدمہ یا آفت پڑنے پر مستقل رہنا چاہے تو پہلے سے اسکی مشق بھی کرے - امن کے وقت مین سپاہیون سے قواعد اور ریت اسی لیے لیجاتی ہے کہ جنگ کے زمانہ مین اونکی سانس نہ پہولے اور قدم نہ اکھڑین مصیبت جیسی ایک روز کی ویسے ہی ایک سال کی - ہزارہا ملازمان اور غربا انہین مصائب مین مبتلا ہین - وہ جو خوش رہنا چاہے قسمت کے اچھے یا برے ہونے کی تو پروا نکرے - خیال صرف اس بات کا رکھے کہ مصائب کے حملون کے روکنے کے لیے وہ طیار ہے یا نہین اور دن کی طاقت کے بہروسہ پر نہین بلکہ اپنی ہی طاقت کے بہروسہ پر -

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

نصیحت کرنا بمقابلہ اوسپر عمل کرنے کے نہایت مشکل ہے - مغرور المزاج ہمیشہ خلاف

ہی کرنے کو تیار رہتے ہین نصیحت تند مزاجی اور گران معلوم ہونے والے طریقہ سے
نہین کرنا چاہیئے -- ملائمیت اور مہربانی کے چند ہی کلمات کافی ہوا کرتے ہین -
عقلمندون کو مشورہ کی ضرورت نہین اور بیوقوف اسکی پروا نہین کرتے - گو یہ سچ ہے
کہ عقلمند اوسے نہین پسند کرتے اور اون سے محظوظ ہوتے ہین نصیحت سے بُرا ماننا صرف
حماقت ہی نہین بلکہ بدخلقی بھی ہے - جو معاملات دوستون سے متعلق ہون اون مین
ہمیشہ راستبازی اور آزادی سے بے تکلفانہ رائے دینا چاہیئے ایسا نہ کرنا گویا
بے ایمانی اور خیانت کرنا ہے - اسکا خیال ہی دل مین نہ آنے پائے کہ ہمارے
مشورون پر کوئی عمل بھی کرے گا یا نہین - صدہا ایسی تمثیلین ہین جو غربا اور امرا دونون
کے لیے مفید ہین مثلاً **عزمن قنع وذل من طمع** - دولت کی تمنا نہ کرنا اور
اوسکا بیجا صرف کرنا دونون متفرق باتین ہین نصیحت کرنے والون کو ایسے اشخاص کا
انتخاب کرنا جو اونکی نصیحت کو سنین نہایت ضروری ہے مسخرہ کو سمجھانا گویا مذاق کرنا
ہے - اِس سوال کا جواب دیتے دیتے کہ اہل فلسفہ دنیا سے اور لوگون کیطرح
کیون محبت رکھتے ہین ہم تھک گیے - کون نہین جانتا کہ مریض ہو کر معالج کی خطا اون
پر نگاہ رکھنا حماقت نہین تو اور کیا ہے - مگر یہ تو کہین منع نہین کیا گیا ہے کہ مریض شفاخانہ
کی خرابی کے متعلق بھی کوئی بحث پیش نہ کرین - جو شخص پاگل کو تمیز کی باتین کرنے -
نیک چلن رہنے - مہذب گفتگو کرنے اور اپنے احباب کے ساتھہ اخلاق سے
پیش آنے کا طریقہ سکھلائے میرے خیال مین اوس سے زیادہ پاگل ہے -

نصیحت کرنے کے لیے وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو جہاز کے رہنما کا ہے - وقت اور موقع پر وہ ہدایات مناسب کرتا رہتا ہے - وہ یہ بتلاتا ہے کہ فلان وقت مستول لگانا اور فلان وقت اوسکا اوتارنا ضروری ہے - ہوا جب نہو تو کیا کرنا ہوتا ہے اور جب زیادہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے تندرستی اور افلاس مین کیا کرنا چاہیئے ؟ اسکے متعلق تو بہت سیکھنے کی چندان ضرورت نہین ہے سیکھنے اور سکھلانے کی یہ بات ہے کہ عمدہ عقاید کیا ہین ؟ کیونکر برائیون سے پاک ہو سکتے ہین ؟ جب تک کہ برائیان ہم مین موجود ہین اوسوقت تک یہ تعلیم دینا کہ اون سے پاک ہونے کے بعد ہمکو کیا کرنا چاہیئے محض بے سود ہے - لالچ کو کم کردینے عیش طلبی کے عادات کو اعتدال پر لانے بے باکی کو روکنے سستی کی عادت کو ترک کردینے کے بعد نصائح اپنا اثر کچھہ دکھا سکین گے - اور عرصہ کے بعد ہمکو اپنے ساتھہ مناسب برتاو کرنے کا طریقہ معلوم ہوگا - وہ قسم جو فوجی سپاہی فوج مین بھرتی ہونے کے وقت کھاتا ہے بہ لحاظ مذہب و عزت اوسکے لیے ایک سخت استوار عہد ہے - عمدہ زندگی بسر کرنے کا ارادہ کرنیوالون کو لازم ہے کہ وہ بھی اسی طرح نیکوکاری کی بنیاد رکھتے وقت عہد کرلین کہ اوس پر پوری عمارت بنانے مین چاہے جان جائے مگر اوس تعمیر کی تکمیل سے وہ ہرگز باز نرہین گے - "سچی مسرت" جسکا نام ہے وہ زمین کے اندر نہین ہے - اسمین تو سونا مدفون ہے - نہ سمندر کی تہ مین ہے - وہان سے تو قیمتی موتی نکلا کرتے ہین - معزز ناظرین ! - اوسکا مقام اوس پاک اور بے لوث دل کے اندر ہے

جسمین ناپاکی کا گذر نہین اور جسپر خدا کی رحمت کا ہر وقت نزول ہوتا رہتا ہے - وہی شخص دنیا کی زندگی سے حظ اوٹھا سکتا ہے جو پورے طور سے راضی برضا رہکر اس طریقہ کو پیش نظر رکھے کہ جسوقت تک آدمیون مین رہے خدا کو سچے دل سے حاضر اور ناظر سمجھتا رہے اور جب خدا سے مخاطب ہوکر اوس سے طلب حاجت کرے تو یہ یقین رکھے کہ اوسکی بڑی دعاؤن کو اور لوگ بہی سن رہے ہین جنکو ایسی تنہائی مین وہ خدا سے مانگ رہا ہے -

چھٹا باب

اطمینان قلب بہت بڑی نعمت ہے

نیکوکاری سے زندگی بسر کرنے کا گواہ انسان کا وہی نیک دل ہے جو اوسکے پہلو مین ہے اور یہی اوسکی نیکوکاری کا انعام ہے - جہان کسی شخص نے اپنے برے خیالات پر فتح پائی - آپنے مسرت کے خزانے کو اپنے قبضے مین کرلیا - اپنی موجودہ حالت پر قانع ہونا سیکھ لیا اور یہ جان لیا کہ موت فی الحقیقت کوئی بڑی چیز نہین ہے بلکہ انسانی جسم کے فنا ہوجانے کا نام ہے تو گویا اوسنے آنے والے سخت صدمات سے اپنے تئین محفوظ کرلیا - ہر شخص کے دل مین ایک منصف حاکم اور ایک گواہ پیدا کیا گیا ہے جسکے سامنے اور جسکی شہادت پر ہمارے اچھے اور برے افعال پیش کیے

ملے ہوتے رہتے ہین یہی دونون ہمارے ہادی اور ناصح بھی ہین - اگر آپ کو کوئی ایسا
شخص نظر پڑے جو خطرات آیندہ سے مبرا ہو - شہوات نفسانی سے پاک -
مصائب مین خوش - تکلیفات مین مطمئن - دل مین خوف اور لالچ پیدا کرنے والے
خیالات سے متنفر - تو آپ سمجھ لین کہ یہی وہ بزرگ شخص ہے جسکے فنا ہونیوالے
جسم پر خدائی پاک نور کا سچا سایہ ہے - پاک سچا اور پایندار دل - خدا کے نور کا جز
ہے جو گوشت کی شکل مین بنا کر جسم کے اندر رکھا گیا ہے آسمان سے وہ اُترا ہے
اور آسمان ہی پر واپس جائے گا - یہی وہ پاک آسمانی مسرت ہے جو نیک اور پاک
دل رکھنے والون کو ایک حد تک دنیا ہی مین حاصل ہو جاتی ہے - مٹی اور چونے
کے بنائے ہوئے "خدا کے گھر" اور معبد گاہین تو برائے نام خدا کے گھر ہین - انکی
بنیاد اور انکا آغاز محض نمایش یا اوس بے ایمانی اور جبر کو چھپانے کے لیے اگر ہو (جو
اسکی تعمیر سے قبل کیے گئے ہین) تو کچھ عجب نہین - قیامت کا آنا تو در کنار - قیامت
آنے پر ایمان رکھنا ہی خیالات مین عجیب عجیب تغیرات پیدا کرتا ہے - ان معاملات
کے متعلق مین بزرگون کی رایون کی بہت قدر کرتا ہون - اسوجہ سے اور بھی کہ جزا اور
سزائے آیندہ کے وعدون کے خیال سے میرے قلب کو بہت تسکین ہو جاتی ہے
گو وہ خالی وعدہ ہی وعدہ ہون - کیونکہ بعض کا خیال ہے کہ قیامت آنے کی نسبت
جو بزرگون نے رائین دی ہین وہ دعوے بے دلیل سے کسیطرح کم نہین - روح کے
لافانی ہونے کی نسبت میرے خیالات نہایت وسیع ہین - جزا اور سزا کے مسئلہ سے

اتفاق کر لینے ہی سے ہین تو اپنی اس موجودہ زندگی کو بمقابلہ آنے والی عمدہ زندگی کی ذلیل سمجھنے لگا - ہم سب جانتے ہین کہ ہم مین روح ہے مگر وہ کیا شے ہے؟ کہان سے اور کیسے ہم مین آئی؟ ان سوالات کے جواب دینے مین ہم سب قاصر ہین! اسوقت تک صرف اسیقدر ہم سمجھ سکے ہین کہ کل بدکاریون اور نیکوکاریون کا تعلق دل سے ہے صاف اور سچا قلب ہی ہمکو ہمیشہ قایم رہنے والے اسن مین رکھ سکتا ہے - اور انسانی فطرت مین ہی ایسی برکت ودیعت رکھی گئی ہے جو ایک راستباز اور ایماندار شخص اپنے اوپر نازل کرا سکتا ہے -

ہر شخص کا ضمیر اوسکے افعال کا مبصر ہے

ہر شخص کا ضمیر اوسکے لیے بجاے ایک لایق مبصر کے ہے مگر اوسی وقت تک کہ اوسکی ذاتی راے کا اثر اوسپر نہ پڑا ہو - ہم سنین بڑا مگر کرین بھلا - عوام الناس کمانے اور کھلانیوالے شخصون کو جنہین کچھہ آن بھی ہو معزز اور شریف سمجھتے ہین - خاموش اور منکسر المزاج اونکے نزدیک محض بے وقوف ہین - مگر جب اونہین اوس شخص کے قلب کی عالی ہونیکی کیفیت - اوسکی وضعداری - اور مستقل المزاجی کا تجربہ ہو جاے گا اور یقین ہو لے گا کہ اوسکا یہ سکوت اوسکے اندرونی اطمینان کی وجہ سے ہے تو وہی شخص اوسکی قدر کرین گے - دنیا مین میرے خیال مین تو ایسا شخص کوئی بھی نہو گا جو نیکی کو پسند نہ کرتا ہو گو خود نیک نہو - جہان نیکی کا مقام ہے اوسے ہم جانتے ہین گر وہانتک

پہونچنے کی ہم مین جرأت نہین ۔ سبب یہی ہے کہ جس شے کے حاصل کرنے کو ہمارا جی نہین چاہتا اوسے قیمتی سمجھکر مشکل الوصول سمجھ لیا کرتے ہین "مگر نہین تو ڈر نہین" ایک مشہور مقولہ ہے - مگر وہ دل جو گنہگار ہے گنہگار کو تو تنہائی مین بھی آرام سے نہین رہنے دیتا - !! اگر بُرے کام نہین کرتے تو دنیا جانا کرے ہمارا کیا ہرج ہے - برعکس اسکے اگر ہم بدکار ہین تو کوئی اور جانے یا نہ جانے خود ہمارا واقف ہونا کیا کچھ کم بُرائی ہے ؟ - کیسا ذلیل وہ شخص ہے جو اپنی ہی واقفیت اور شہادت کو اپنی ہی نظر مین اسقدر ذلیل سمجھے - ممکن ہے کہ کوئی جرم حاکم وقت سے چھپ جائے اور اوسکے مجرم کو سزا نہ ملے - مگر اوسکا قلب اوس سے واقف نہو یہ غیر ممکن ہے - بدکارون کے لیے اونکا یہ یقین ہی کہ اونھون نے بدکاری کی - پہلی سزا ہے - اور جسطرح اونکی بدکاری بڑھتی جائے گی سزا کا خوف اونکو اوسیطرح زیادہ ستاتا جائیگا گو وہ بچے ہی کیون نہ رہین - اگر خدا نے مجرمون کے قلب کو ایسا ہر وقت عوض لینے والا اور تہدید کرنے والا نہ بنادیا ہوتا تو نیکیون کے خیال سے یہ نہایت ہی ناانصافی کی بات ہوتی کہ گنہگار اسطرح حاکم وقت سے قانون کی گرفت سے اور سزا سے بچ جایا کرین - گنہگار کا ہر وقت مخوف رہنا ہی کیا کم سزا ہے ؟ جب اوسنے کسی قسم کی سزا کا اپنے تئین مستحق سمجھا تو گویا پا چکا - جو جسکا مستحق ہوگا اوسی کی امید بھی رکھے گا - اگر وہ پکڑا بھی نہ جائے تو اس سے کیا - ؟ پکڑے جانے کا خوف تو ہر وقت اوسے لگا رہے گا - اوسکی نیند حرام ہوگی - اور جسے نیند کہتے ہین وہ کہان

وہ نہ مفقود -!! کیا یہ ممکن ہے کہ اورون کی تو وہ بُرا ایمان کرے اور اپنی بُرائیان اوسے
یاد نہ آوین -؟ ہرگز نہین - نیکی کرنے والے کا دل کیسا مطمئن ہوگا - اسکا خیال ہی
کیسا پُر لطف ہے!! نیکوکاری کے قلب کے لیے وہ حظوظ مخصوص کیے
گیے ہین جو اوسکے حق مین ہمیشہ اور یقینی نفع بخش ہین - باہر جو کچھہ شورش ہو - ہو
خوشی یہ ہے کہ دل مین کسی قسم کی شورش نہین - اگر ہمارے خیالات فاسد ہین
تو تمام رات ہمکو پریشان رکھنے کے لیے وہی کافی ہین - نرم بستر پر کسی خاص کروٹ لیٹنے
سے بےچین دل کو تو آرام نہین مل سکتا - بیکاری کا علاج باکاری - اور سُستی کا علاج
چستی ہے - شراب نوشی کی کثرت - عیاشی - اور دولت کی فضول خرچی سے تو سچی
مسرت حاصل نہین ہوسکتی ہے - ثروت آج ہے - ممکن ہے کہ کل نہ رہے - مگر
نیک شخص کی سچی مسرت کبھی چھِن نہین سکتی - ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ دولت درخت
کی طرح جسم مین تو نہین اُگی ہے - وہ جب چاہے گا بلا درد یا تکلیف اوسے علیحدہ
کرسکتا ہے - اگر کسی کو بلا امداد غیر سے یہ معلوم کرنا ہو کہ اوسکی حقیقت کیا ہے -؟ تو
اوسکو چاہیئے کہ اپنے روپیہ اپنی دولت و ثروت - اور اپنے عہدہ کو تنہائی مین ذرا
اپنے پاس سے علیحدہ کرے - اور پھر اپنے تئین غور کرکے دیکھے البتہ اوسی وقت
اوس پر اوسکی اصلی کیفیت کھُل جائیگی - دوسرے - اوسکی حقیقت کے رازکو اوسپر
افشا کرین یہ تو کچھہ صحیح نہین ہے -

ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی حالت کو اپنی نظر مین رکھے

ہر شخص کا خلقی طور پر اپنا آپ ثناخوان واقع ہونے کے لحاظ سے اگر کوئی اپنی حالت
پر پورا اعتبار کرے تو یہ نہایت ہی خطرناک ہے - اوّل ہمکو اپنے دلون کا امتحان -
دل کی نگرانی کرنا اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ اوسکے خواہشات اور ارادہ کیسے ہین -
ہمکو چاہیئے کہ ہر شب کو ہم اپنے تمام دن کے افعال پر نظر ثانی کرین اسطرح سے
کہ آج ہمسے کیا کیا برائیان ہوئین ؟ کس برے خیال کی روک ہم کرسکے ؟ کس
خواہشات نفسانی سے ہمنے برا سمجھکر پرہیز کیا ؟ کوئی نیک کام بھی ہمسے آج کے
دن سرزد ہوا یا نہین ؟ - اپنے افعال کی جانچ اگر ہم اسطرح سے ہر روز کیا کرین اور
اسکے عادی بھی ہوجائین تو ہمین ذرا بھی شبہہ نہین کہ کچھہ نہ کچھہ برائیان ہم سے ہر روز
کم ہی ہوتی جائینگی - اس روزنامچہ پر نظر ثانی کرلینے کے بعد جو نیند آے گی وہ کیسی میٹھی
اور قابل رشک ہوگی ! اوس قلب کی تسکین - خوشی - اور عزت کا کیا کہنا جو اپنا
سچا مخبر آپ ہو - ہر رات کو شمع گل کرنے کے بعد مین اپنے تمام دن کے کیے ہوئے
افعال اور بولے ہوئے الفاظ یاد کرکر خوب غور کرتا ہون اور کیون اونہین بھلانیکی
کوشش کرون جبکہ اپنے نالایق افعال اور ناشایستہ الفاظ کے لیے اپنی سزا
یا معافی دینا میرے ہی اختیار مین ہے - مین سوچتا ہون کہ فلان معاملہ کو مینے ناحق اسقدر

طوالت دی!۔ فلان معاملہ مین مجھے اپنی راے ظاہر نکرنا تہا! فلان معاملہ صحیح تو تہا مگر دروغ مصلحت آمیز یہ پر عمل کرنا مناسب تہا! فلان معاملہ البتہ بُرا تہا! فلان معاملہ مین مینے ایسا کیا بُرا کیا انشاء اللہ آیندہ نہو گا۔۔ اگر انسان ہوتے وقت اسطرح سوچے تو میرے خیال مین اوسکے حق مین بہت ہی بہتر ہو۔ دنیا مین اپنے افعال اور اس فنا ہونے والی زندگی پر (جسکا ایک لمحہ بہی ہمارا نہین ہے) اسطرح غور اور نظر ثانی کرنے سے اور کیا بہتر ہوسکتا ہے؟ زندگی کے دن مقرر ہین اور پہلی ہی سانس آخری سانس مین سے گہٹنے کی خبر دینے لگتی ہے! ہمکو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ زندگی مین ہر وقت تغیرات ہوتے رہتی ہین اور سب ایک ہی نتیجہ پر مبنی ہین ہم مرکز فنا ہونیکے لیے ہر وقت خوف اور رجا کی حالتین ہمی کیلیے خود دق ہوتے اور اوروں کو پریشان کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہین۔ اور ان تمام مصائب کا علاج وہی نیکی اور نیکو کاری ہے کیونکہ سچی مسرت کی جڑ کانشینس کے اندر ہے

ساتوان باب

نیکو کار کبہی مغموم اور بدکار کبہی محظوظ نہین ہوتے

جتنا قریبی تعلق مسرت اور نیکی مین ہے۔ شاید ہی فطرت نے کسی اور شے مین ایسے تعلقات پیدا کیے ہون۔ مسرت اسی کو تو کہتے ہین کہ انسان صبر اور شکر کے ساتہہ اپنے تئین خدا کی مرضی کے حوالہ کر کے اوسکے احکام پر سر تسلیم خم کر دے۔ زندگی مین جو افعال

ہم سے سرزد ہون اونمین نیکی اور بدی کا فرق میزن ہونا ضروری ہے - اور عقل ہی
اونمین تمیز کرا سکتی ہے - جسطرح کہ آفتاب کی شعاعین آفتاب سے نکلکر دنیا کو روشن
کرتی ہین مگر اپنی اصل سے علیحدہ نہین ہوتین اسیطرح کسی حد تک پاک نفس کی شعاعین
بھی ہمارے افعال کو دور ہی سے پاک کردیتی ہین اور اپنی جگہ سے جدا نہین ہوتین
کیا وجہ ہے کہ عمدہ ڈلکی چلنے والے گھوڑے کی اسقدر ہم تعریف نہین کرتے جسقدر
اوسکی جسکے طویلہ مین وہ ہوتا ہے؟ تندرستی - شرافت - اور دولت کے ہونے سے
کوئی بدکار بدکاری کرنے کا مجاز نہین ہوسکتا اور نہ کسی نیکوکار کی ذات مین اون باتون
کے نہونے سے بٹہ لگ سکتا ہے - نیکی ہی وہ سچی شرافت ہے جو سب کی طرف سے
اوسے مستغنی کیسے ہوئے ہے - کیا جہاز رنگت یا لکڑیون کے نقش ونگار کی وجہ سے
عمدہ کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہین اوسکی خوبی اسمین ہے کہ دریا مین وہ حباب سا رواں
ہو - مضبوط ہو - جسمین پانی نہ جاسکنے کے علاوہ یہ ضروری بات بھی ہو کہ دریا کے
تغیرات کو بخوبی برداشت کرسکے - تلوار کی ذاتی قیمت کی خوبصورت ہونیسے نہین کیجا سکتی
بلکہ باڑہ کی تیزی اور لوہے کی عمدگی سے - اسیطرح انسان کی خوبی اور وقعت اسمین
نہین ہے کہ اوسکے پاس جائداد اور روپیہ ہے - بلکہ اسمین کہ وہ نیکوکار ہے -

نیک شخص ہی اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہونچا سکتا ہے

ہر شخص کا فرض ہے کہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہونچائے بعضون کو نہین تو تھوڑون کو - پڑوسیون کو

اگر فائدہ نہ پہونچا سکے تو نہ سہی - اپنی ذاتِ خاص کو تو پہونچائے - انسان دو قسم کی سلطنت جمہوری کی حکومت مین ہی - ایک بڑی یعنی "فطرت انسانی"، دوسری اوس سے چھوٹی یعنی "حب الوطنی"، بعض اشخاص دونون کے خدمات برابر انجام دیتے ہین - بعض بڑے کے اور بعض صرف چھوٹے کے - گو فطرت انسانی کے خدمات تنہائی مین - خلوت مین اور تصور کے ذریعہ سے بھی ادا ہو سکتے ہین اور یہی طریقہ شاید مناسب بھی ہو مگر فطرت کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ساتھ دونون کے فرائض انجام دیے جائین - اچھے لوگ ہر جگہ پبلک کی - اپنے خاص احباب کی اور اپنی خدمات کرتے ہین اگر تلوار اوٹھانے کے لائق نہین ہین تو تقریر اور وکالت کے ذریعہ سے - اگر یہی نہین تو علوم دینی حاصل کر کے - باہر بولنے کے لائق اگر نہین ہین تو گھر مین مشیر بنکر نیک صلاح دیتے ہین اور اسطرح ایک سچے دوست اور لائق مشیر کے فرائض ادا کرنے مین دریغ نہین کرتے - رئیس نہین ہین تو نہون - رعایا تو ہین! تمام دنیا اونکا وطن ہے اور انسانی فطرت مین ہر قسم کے کام کا سامان موجود رکھا گیا ہے بشرطیکہ کوئی کام کرنیوالا ہو - اگر کوئی شخص یہ باور کرے کہ سیول کے کامون مین تو وزارت اور فوجی کامون مین عہدہ کمانڈر انچیف سے کم کام کرنے کا مادہ اوسمین ہے اور اسی بنیاد پر وہ کوئی کام نہ کرے تو اوسی کا قصور ہے - بحری فوج کا معمولی ملاح بھی تو جہان ہاتھ چلا نہین سکتا نظر ہی سے جنگ کے وقت امداد دیتا ہے - نظر کے علاوہ اپنی ہمت اپنی جرأت اور اپنی آواز سے بھی اپنی جگہ سے اوسوقت تک نہین ہٹتا جب

کہ اوسکا ہاتہ کٹ نہ جائے اور وہ زخمی ہوکر گر نہ پڑے - اوسکے غل و شور سے بہی
بعض وقت بڑے بڑے کام نکل جاتے ہین - غرض یہ کہ وہ کسی حالت مین ہو
ملک کے ایک سچے خیر خواہ کی طرح اپنا فرض ادا کرتا ہے - وہ جو تنہائی مین اپنا وقت
اچہے کامون مین صرف کرتا ہے دنیا کے لیے عمدہ مثال قایم کر رہا ہے - ہم وقت
مقام - لیاقت اور مصلحت زمانہ کے خیال سے کمتین بڑہین یا اور جو کچہہ ہو سکتے ہین
ہون - مگر ہمکو کام مین ہر وقت اور ہر حالت مین مشغول رہنا چاہیے - اوس شخص کے
لیے جو کچہہ نہ کرنا چاہے زندگی موت کے برابر ہے -

مال اور دولت کے نقصان سے دل پر اثر نہ پڑنا چاہیے

تقدیر کے ساتہہ جہگڑنا سمجہدار شخص کا کام نہین ہے - اوسے یہ چاہیے کہ آینوالے
مصائب کے روکنے کے لیے ہر قسم کی فکر کرے - اپنے عطا کیے ہوئے
خدمتگار - جاہ منصب - دولت - اور جائداد قسمت ہم سے لے لے اور اسکے
بعد ہمارے جسم پر بہی حملہ کرکے ہاتہون کو قطع کرادے - آنکہین نکلوالے - اور جو جو
زندگی بہ آرام بسر کرنے کے سامان ہین وہ سب چہین لے - مگر کیا ان سب باتون
سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ اب ہمسے وہ سب چیزین واپس مانگی جاتی ہین جنکے عند الطلب
واپس دینے کا اقرار ہمنے کیا تہا ؟ انسان اپنے تئین بے خانمان سمجہتا ہے

اور یہی سمجھتا ہے کہ یہ جسم اوسکو کچھہ عرصہ کے لیے مانگے دیا گیا ہے۔ مگرتاہم وہ
اپنی قدر کرنے مین اس خیال سے بہی کمی نہین کرتا کہ اوسکا جسم اپنا نہین ہے
بلکہ اس جسم کے ساتھہ اسطرح سے پیش آتا ہے کہ گویا کبھی اوس سے علیحدہ ہی
نہوگا۔ جب کبھی **وہ خدا** جسنے میرا یہ وجود مجھے مانگے دیا ہے اور جو کچھہ
میرے پاس ہے مجھسے کچھہ واپس مانگے ۔ تو اس سے مجھے نقصان نہین سمجھنا چاہیے
بلکہ واپسی امانت ۔ مجھے خوشی سے وہ تمام چیزین واپس کردینا لازم ہین جنکے
رکھنے کا اب مین مستحق نہین سمجھا جاتا۔ اوسوقت مجھے مناسب و لازم ہوگا کہ مین
اس قلب کو بہی اوس سے بہتر کرکے واپس دون جیسا کہ مجکو عطا کیا گیا تہا۔

آٹھوان باب

خدا کا پاک تصور تمام مصائب کا بہترین علاج ہے

جس شخص نے دینا اور اوسکی ترتیب کو نظر غور سے دیکھا ہوگا اوسے ضرور معلوم
ہوگیا ہوگا کہ موت اور زندگی کے روزمرہ ہونے والے واقعات کے سبب سے
اوسمین ایک قسم کا بدیہی تموج ہے ۔ وہ اشیا جو بظاہر نیست ہوتے نظر آتے
ہین حقیقت مین نیست نہین ہوتے بلکہ ایک شکل سے دوسری مین تبدیل ہوجاتے
ہین ۔ موسم گزرجاتے اور پہر آتے ہین ۔ رات گزرکر دن اور دن گذر رات آتی ہے

آسمان گردش مین ہے اور اسطرح قدرت ہر وقت اپنے کام مین مصروف ہے -
سب کام باری باری ہوتے چلے جاتے ہین - طوفان کے بعد سکون ہے
قانون قدرت جسکی اطاعت اور تعمیل حکم ہم سب پر لازمی ہے انہین باتون کا
مقتضی ہے - جو ہو جاے سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے حق مین اچھا ہوا - جس
کام کی درستی اور ترتیب ہمارے اختیار مین نہو اوسکے نتائج پر گھبرانا کیا ؟ -
ہم پر لازم ہے کہ پریشان نہون - اور اوس (خدا) کی مشیت کے منتظر رہین -
اپنے افسر کے احکام کی تعمیل کبیدگی سے کرنا بزدل سپاہی کا کام ہے -
تنگ خیال کے لوگ بالعوض اسکے کہ اپنے تئین قانون قدرت کے تابع کرین
دنیا کی اس ترتیب کو نظر حقارت سے دیکھتے اور اس امر کی کوشش کرتے ہین
کہ قضا و قدر مین انکی خواہش کے موافق ترمیمات ہوتی رہا کرین - کہانتک
اونکی یہ خواہشین پوری ہوسکنے کے قابل ہین - ہر سمجھدار شخص جان سکتا ہے -
جو طبایع راستبازی سے متنفر اور دروغ پسند ہین وہ وہی طبائع تو ہین جو خدا
کے انتظامات مین سیکڑون نقائص نکالتے رہتے ہین - اگر لوگ حق پسند
ہوجائین تو خدا سے پھر کسی کو کوئی شکایت ہی نہ رہے - وہ شان و شوکت
جو ہماری آنکھون کو بھلی معلوم ہوتی ہے اونکی چمک جھوٹی اور محض بے اصل ہے
اور جھوٹی ایسی جیسے کہ کوئی شخص خواب مین شاہی خزانہ پاکر اپنے تئین اوسکا مالک
سمجھنے لگے - دور سے وہ ہمکو لبھا کر ٹھگتی ہین مگر پاس جاکر دیکھا جاے

تو بالکل خراب اور سڑی ہوئی ہین - ایسی جہوٹی شان وشوکت اور نمایش پسند کرنیوالے سب سے زیادہ بدنصیب ہین - یہی وہ بزرگ ہین جنکو بظاہر ہروقت عیش وعشرت مین رہنے کی وجہ سے ہم سب بہت ہی خوش نصیب اور صاحب اقبال سمجھتے ہین !! جو سونا کہرا ہوگا ہزار مرتبہ تائے جانے پر بہی کہرا ہی نکلے گا - اسیطرح سچی اور اصلی خوشی مصیبتون کی وجہ سے زایل نہین ہوتی بلکہ سخت تکلیفات اور آزمایشون مین تو اور بہی تسکین دہ ثابت ہوتی ہے - سب سے بڑی مسرت تو یہ ہے کہ کوئی احتیاج ایسی نہین ہے جو ہمکو کسیطرح مجبور کر سکے - افلاس کسے کہتے ہین ؟ افلاس اوسی حالت کو تو کہتے ہین جسمین کہ مان کے پیٹ سے ہم (بالکل برہنہ) پیدا ہوئے تہے - کیا کوئی شخص تمام عمر مین اِس سے زیادہ مفلس ہوسکتا ہے ؟ تکالیف اور مصائب کیا ہین ؟ یہی وہ اشیا ہین جو کسی روز یا تو اپنا یا ہمارا خاتمہ کردینگی - دولت اور ثروت کبہی دل کو مطمئن نہین کرسکتین مگر خدا کے فیاضیان یقینی ہین اور ایسی سچی ہین کہ جتنا ہی اون پر ہم غور کرین اوتنا ہی اونکی خوبی اور عظمت ہمپر کہلتی جاے گی - وہ برکتین یہی ہین کہ خوفناک چیزون سے ہم ڈرین نہین اور عوام الناس جسکی آرزو کرین اون سے ہم متنفر رہین - فطرت پر آپ ذرا سا بہی اگر غور کرینگے تو معلوم ہوجاے گا کہ خدا نے ہماری بہتری کے سامان کس کثرت سے مہیا کردیئے ہین - سمجہہ تو درکنار - ہمارے وہم وگمان مین بہی نہین آسکتا کہ وہ کونسی طاقت ہے کہ جسنے یہ تمام چیزین بنائی ہین -

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	و ز ہر چہ دیدہ ایم و شنیدیم و گفتہ ایم

اوس نور وحدانیت کے سب سے چھوٹے ذرہ نے ظاہر ہو کر جسکا بڑا کیا پورا حصہ ہماری نظرون سے بالکل پوشیدہ ہے اسقدر روشنی پہیلا رکہی ہے - تمام حکماء اور فلاسفرون کا اسی پر اجماع ہے اور سب متفق علیہ ہین کہ اس عظیم الشان کارخانہ کا پیدا کرنے والا اور قادر مطلق وہی خدا ہے جو عظمت اور جلال کے تمام صفات سے پوری طور سے موصوف ہے -

اِس دنیا مین نیک کیون مبتلاے آلام ہین اور بد خوش نصیب؟

بعض آدمی کہتے ہین کہ اگر خدا ہے تو نیک کیون مبتلاے آلام ہین اور بدکار کیون عیش مین پڑے دولتمندی اور بدکاری کے ثمرات سے متمتع ہو رہے ہین اسکا جواب مین یہی دونگا کہ ہمارے ساتہہ وہ خداے برتر ویسا ہی کرتا ہے جیسا کہ نیک باپ اپنی عزیز اولاد کے ساتہہ جو تکلیف دے دے کر اور پریشان کر کر اپنی اولاد کو اپنے مانند کر لیتا ہے - جو اولاد عزیز ہوتی ہے اوسی کی نگرانی بہی زیادہ کی جاتی ہے - باقی جو ہین اونکے ساتہہ ویسا ہی برتاؤ کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ہم لوگ اپنے نوکرون یا غلامون کے ساتہہ کرتے ہین - جو ہر قسم کے قیود سے

آزاد ہوکر ہر قسم کا لطف اُٹھاتے ہین۔ شفیق اوستاد اپنے ہونہار شاگردون سے
زیادہ مشق کراتا اور محنت لیتا ہے۔ اسیطرح اللہ جلشانہ بہی عمدہ روحون کے ساتھ
ایسا ہی برتاؤ کرتا ہے۔ دولت کے ہونے اور قسمت کی برگشتگی سے یہ نہ سمجہہ لینا
چاہیئے کہ وہ (خدا) ہم سے ناراض ہے بلکہ یہ سمجہنا چاہیئے کہ یہ بہی اوسکی محبت ہے
ہر روز مصائب سے سابقہ پڑنے سے ہمکو چندان تکلیف نہین ہوتی اور دل مضبوط
ہوکر اون سے مانوس ہوجاتا ہے۔ جسم کے جس حصّہ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے
وہی زیادہ مضبوط بہی ہوجاتا ہے ۔ ملاح کا ہاتہ پتوار چلاتے چلاتے زیادہ سخت ہوتا ہے
سپاہی کی چلتی ہوئی تلوار بہت مضبوط ہوتی ہے۔ اور درخت کا تنہ جو ہوا سے
ہر وقت مقابلہ کرتا رہتا ہے۔ بمقابلہ شاخون کے بہت زیادہ مضبوط ہے ۔
آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ اون مقامات مین بہی جہان ہمیشہ موسم سرما رہتا ہے
ہزارہا لوگ آباد ہین۔ کہرے کی کثرت سے وہ ہمیشہ زراعت مین نقصان اُٹھاتے
اور افلاس مین مبتلا رہتے ہین۔ گہاس اور پتیان اونکو کپڑون کا کام دیتی ہین اور
تاریک غارون سے وہ آراستہ مکان کا لطف حاصل کرتے ہین۔ عادت نے
یہ تمام باتین اونپر آسان کردی ہین۔ زندگی کی اس حالت کو جو سیکڑون جہیل رہے
ہین اپنے حق مین ہم کیون مصیبت سمجہہ لین۔ مصائب کے تکلیفات اسیطرح
انگیز کرتے کرتے ہم اونکے برداشت کرنے کے عادی ہوجائین گے اور پہر وہ ہمین
گران نہ معلوم ہونگے۔ زندگی کی حالت کیسی ہی خراب اور ذلیل کیون نہو اوسی کے

موافق اوسمین طرح طرح کی تفریح اور خوشی بہی ہے - اور صرف اسی سے اوس خلاق مطلق کی بے انتہا شفقت اور رحم ظاہر ہوتا ہے - اکثر ایسا ہوا کہ خفیف معاملات کو بہی ہمنے سخت مصیبت کے برابر سمجہہ لیا - اونمین فی نفسہ کوئی برائی نہین تہی بلکہ وہی روزمرہ کے ہونیوالے واقعات تہے - بیماری تو قسمت کے ساتہہ پیدا ہوئی ہے - رہے مصائب وہ تو روزمرہ کے ہونیوالے واقعات ہین - ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف خدا کے تابع فرمان رہین بلکہ وہان ہی اپنا سر تسلیم خم کردین جہان اسکی ضرورت ہی نہو - وہ خوفناک مصائب جنکی بہیانک شکلین دیکہنے کے ہم عادی نہین اور جنکو دیکہتے ہی ہم آہ و بکا کرنے اور کانپنے لگتے ہین گویا اس زندگی کے محاصل ہین - جس حالت مین کہ ہم اونکی خواہش نہین کرتے یہ امید بہی ہمکو نہ کرلینا چاہیئے کہ وہ ہمپر آئینگی نہین - میرے خیال مین سرکاری خراج کو جبر یہ سمجہکر ادا کرنے مین افسوس کرنا یا تو قنت سے ادا کرنا بے ایمانی ہے - بیماریون کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہنا اور نقصان پر نقصان سہنا تو ایک طرف اگر میرے جسم اور جان کا بہی خطرہ ہو تو یہ سمجہہ لینا چاہیئے کہ یہ سب اپنی طول عمر کیلئے دعائین کرنے اور اونکے قبول ہو جانیکے نتیجے ہین - بڑے سفر کے لیے جسطرح نجاست اور خاک لازمی ہے طول عمری کے لیے اوسیطرح یہ مصائب مقدر ہین بہادر سپاہی کسیطرح بزدلون سے جنگجوئی نہین کرتا - جن مہمات مین خطرہ نہین ہوتا اونکے فتح ہوجانے پر فاتح کی عزت بہی نہین کیجاتی - نیکی کے حاصل کرنے مین

جب تکلیف ہو تو اوس تکلیف کا خیال ہمکو نہ کرنا چاہیئے - اوسکے حاصل کرنے
مین جسقدر تکلیف ہوگی اوسی قدر زیادہ اوسکی شہرت بھی ہوگی - جب کوئی مصیبت
ہمپر پڑے تو خدا کے جانب سے اوسے سمجھکر ہمکو اپنے حق مین اچھا ہی سمجھنا
چاہئے ممکن ہے "جز" پر یہ تکلیف "کل" کے بچانے کے لیے ہو - کبھی ایسا بھی
ہوتا ہے کہ وہ خدا ے برتر کسی شخص کو صرف اسلیئے کہ اوسکی نعمتون کی اوسنے
کما حقہ قدر نکرکے اوسکا شکریہ ادا نہین کیا تنبیہاً تباہ و برباد کردیتا ہے مصائب مین ایک
مصلحت یہ بھی ہے کہ اورون کو ہوشیار اور متنبہ کرنے کے لئے مثالاً نیکون
کو سزا دیجاتی ہے - کیونکہ ایسے لوگ دنیا مین مثال کے لئے پیدا کیے گیے
ہین - جب انسان ضدی اور ہٹی ہوجاتا ہے تو تنبیہاً سزا دینا ضروری ہوتا ہے
بسا اوقات وہ قادر مطلق بڑے بڑے مصائب ادنی درجہ کے مصائب
ڈالکر رفع کردیا کرتا ہے - اور اس طریقہ سے ہم تکلیفات اوٹھا کر بھی نفع ہی مین رہتے
ہین اسلئے کہ اون سے زیادہ سخت مصیبت مین بفضلہٖ ہم مبتلا نہین ہوے -

اللہ تعالی برائی سے بھلائی پیدا کرتا ہے

جوانا مرگ موتین اور بہت سے واقعات ایسے جانکاہ ہوتے ہین کہ پناہ بخدا -
مگر بعد کو سکون کے وقت جب اونکے ہر پہلو پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہی
واقعات جانکاہ ہونے کے بجاے خدا کی عنایت اور فضل سمجھے جاتے ہین

مثلاً جلاوطنی - افلاس - اعزا کی موت - اور رسوائی - بعض بیماریان صرف نشتر دینے سے اچھی ہوجاتی ہین - بعض جلانے سے - بعض فاقہ کرانے سے بعض خراب ہڈیون کے نکال لینے سے - بعض عضو کے قطع کرنے سے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم اون چیزون سے بہت ہی سخت پرہیز کرتے ہین جو ہمارے حق مین مفید ہین اور اون چیزون کے بیحد مشتاق ہین جو سم قاتل کی طرح مضر ہین " عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ " ہر شخص جانتا ہے کہ عیش طلبی ہی کی حالت مین صدہا عزیز جانین ضائع ہوچکی ہین - اور مرغن اور مزیدار غذاون کے کہانے سے بہی ہم صدہا اقسام کی بیماریون مین مبتلا ہوگئے ہین - کسی عضو کے قطع کئی جانے یا اولاد کے مرجانے کا بہی تو یہی منشا ہے کہ فطرت نے جو پیشتر دیا تہا اوسے اب واپس لے لیا - اپنی عطا کی ہوئی شے پر اوسے ہر طرح کا اختیار حاصل ہے - ہم خود ہی ضعیف البنیان ہین اور جو چیزین ہمکو عطا کی گئی ہین وہ بہی عارضی - اس شرط پر مشروط کہ پہر واپس لے لیجائینگی مصائب سے نیکیون کی اصلی کیفیت ظاہر ہوجاتی ہے جیسے تائے جانے سے سونے کی - جو ان مصائب سے بچا ہوا ہے اسکے یہ معنی نہین ہین کہ وہ اوس مین کبہی مبتلا ہی نہو گا بلکہ یہ کہ اونکے آنے مین توقف ہے - کبہی کسی پر مصیبت پڑی ہی نہین یہ نہین ہوسکتا - اوسکا وقت بہی قریب آنے والا ہے - جب ہم بیماریون یا مصائب مین مبتلا ہون تو اوسے ظلم سمجھکر

اپنی ناشکری کا اظہار نکرین بلکہ یہ سمجھین کہ اوس حاکم حقیقی کی یہ بہی عنایت ہے۔ لائق جنرل جسطرح مخدوش اور سخت مقامات پر اپنے اطمینان او بہروسہ کے سپاہیون کی نوکری لگاتا ہے اسیطرح اللہ جلشانہ بہی اپنے سچے بندون کو سختی مین اونکی جانچ کرتا ہے۔ اس سپاہی کے لیے یہ کہنا نہایت ہی ناموزون ہے کہ اوسپر ظلم کیا گیا۔ بلکہ اس کام کے لیے منتخب ہونے پر اوسے کمال مسرت کا اظہار کرنا چاہیے۔ اسی دلیر سپاہی کی طرح ہمکو بہی مصائب او خطرات مین پڑکر ویسا ہی اطمینان اور مسرت کا اظہار کرکے اپنے مالک الملک لاشریک لہ کا سجدۂ شکر ادا کرنا چاہیے۔

مصائب سکون قلب کی جانچ کے لیئے اچھے ذرائع ہین

بہ ظاہر دنیا مین ریگولس Regulus کا سا بدقسمت شخص شاید ہی کوئی اور ہو۔ مگر خدا کو تو اوسکے صبر اور استقلال اور ایفاے وعدہ کے لحاظ سے اوسی دنیا مین ایک نامور شخص بنانا منظور تہا۔ وہ لکڑی کے تنگ پنجڑے مین مقید تہا جس کے چارون طرف لوہے کی بڑی بڑی کیلین لگائی گیین تہین کہ جسطرف وہ ہٹے وہی کیلین اوسکے جسم مین چبہین اُسکا بدن اسی وجہ سے قیمہ کے مانند ہوگیا تہا۔ تاکہ اوسے نیند بہی

نہ آوے اوسکی آنکھون کے پوٹے کاٹ ڈالے گئے تھے - مگر تاہم اپنے استقلال
اور صبر کی وجہ سے اس حالت مین بھی وہ شاہ مے کے نس سے (جو نہایت ہی
ملائم بستر پر آرام کرتا تہا اور جو ان تمام ظلمون کا بانی مبانی تہا) بہت ہی زیادہ خوش تہا
دنیا ابھی ایسی تاریک نہین ہوگئی ہے کہ وہ رگیولس کی تکلیفون کے مقابلہ پر شاہ
مے کے نس کے ظلمون کو اچہا سمجہے - جسکو خدا نے ایسا بہادر اور صابر بنایا ہو ہم دنیا دارون
کی کیا مجال ہے کہ اوسے حقیر یا ذلیل سمجہین - رگیولس کی عالی خیالی کا کیا کہنا! ایسی
مصیبت کے زمانہ مین دیکہو اوسنے اپنی نسبت کیا کہا تہا ؟ خدا کا شکر ادا کرکے وہ
کہا کرتا تہا کہ " اس امر کے تجربہ کرنے کے لئے کہ انسانی تکالیف کس حد تک تکلیف دہ
ہین اوسنے (خدا) مجہی کو انتخاب فرمایا - بہتر ہے - اور مین نہایت خوش ہون اسلئے
کہ اسمین اوسکی خوشی ہے" جب تک کہ تجربہ نہو لے کوئی شخص اپنی طاقت اور حالت کو
پورے طور سے نہین جان سکتا - جہاز کی رہنمائی کی لیاقت کی جانچ طوفان ہی کے
وقت ہوتی ہے - سپاہی کی بہادری کی جنگ کے وقت - اور امیرون کی افلاس
مین - وہ شخص جو ہمیشہ آرام اور نیکنامی کے ساتہہ رہا ہو نہین جانتا کہ بدنامی اور تکلیف
کے زمانہ مین وہ کیا کرے گا - جسکے اولاد ہی نہو اوسے اولاد کے مرنے کا غم
اور قلق کیا ہوگا ؟ نیکون پر مصائب کا آنا ضروری ہے - اونکے نیک دلون پر
وہ مہمیز کا کام کرکے اونکی حرکات تیز کردیتے ہین جب کوئی نیا شخص پہلے پہل ہتیار
اوٹہاتا ہے تو زخم کا خوف ہی اوسے گہرا دیتا ہے - مگر پرانا تجربہ کار سپاہی خون بہنے کو

اپنا فخر سمجھتا ہے اور خوب جانتا ہے کہ خون بہا کر فتح کرنا عزت اور نیکنامی کا باعث ہے

سانحے فی نفسہ اچھے ہین نہ بُرے

خوش اقبالی اور بد اقبالی تندرستی - علالت بدکاری یا نیکوکاری پر منحصر نہین ہین بلکہ وہ حق تعالی بلالحاظ اسکے کہ وہ نیکون کے لیے ہون یا بدون کے لیے اونہین عموماً انسان پر نازل کرتا رہتا ہے - آپ یہ خیال کرتے ہونگے کہ یہ کیسا ظلم ہے کہ نیکوکار ہمیشہ تکلیف مین رہین اور بدکار نہ صرف آزادانہ زندگی بسر کرین بلکہ خوب عیش کرین اور مزے اوڑائین - مگر یہ خیال صحیح نہین ہے - میرا تو یہ قول ہے کہ اگر میری تقدیر لکھے جانے سے بیشتر مجکو اللہ کی مشیت معلوم ہو جاتی کہ میری نسبت اوسکی یہ مرضی ہے تو مین اوسوقت بہی اسکے خلاف ذرا بہی چون وچرا نہ کرتا بلکہ بالکل ہی اوسکی مرضی پر چہوڑ دیتا - اگر میری عزیز اولاد کی نسبت خدا کو یہ منظور ہوتا (اور مجہے معلوم ہو جاتا) کہ فلان عمر مین وہ مرے تو اوس عمر تک پرورش کرکے اوسکے حوالہ کر دینا مین اپنا فرض سمجھتا - اگر میری دولت - میرے جسم کا کوئی عضو - یا میری جان ہی وہ لینا چاہتا تو بالعوض اسکے کہ مین جبر اور اکراہ سے اوسے دون - نہایت خوشی سے اوسکی نذر کر دیتا - ہم سب خوب جانتے ہین کہ جب تک اسکی مرضی نہو کچہہ ہو نہین سکتا - ہمارا مقدر لکہا جاچکا ہے اور اوسی حساب سے ہر بات اپنے وقت مقررہ پر ہو کر رہے گی - ہماری مسرت اور غم کا حصّہ ہمارے پیدا ہونے سے پیشتر ہی

مقرر ہو چکا ہے۔ ہمارے لیے وہ ذات پاک (بلا تشبیہ) بجاے باپ کے ہے جو ہمکو محبت اور جفاکشی کا عادی بناکر خطرات سے مانوس کر دیتا ہے۔ ماں کی شفقتین اولاد کو نرم دل اور کمزور بنا دیا کرتی ہین اسلئے اوس خداے ذوالجلال کی شفقتین بھی پدرانہ ہین مادرانہ نہین ہے تکلیف دے دے کر وہ ہمکو صدمات کے سہنے اور مصائب کے برداشت کرنے کے لائق بنا دیتا ہے۔ اوسکو اس امر کے مشاہدہ سے نہایت مسرت ہوتی ہے کہ ایک طرف تو نیک شخص بہادری سے اپنی بدقسمتیون کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اور دوسری طرف استقلال کو بھی ہاتھ سے جانے نہین دیتا۔ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ تمام دنیا اسکے لیے افسوس کر رہی ہو۔ کوئی شخص جب تک حوادثات زمانہ کا مضبوطی سے مقابلہ کرنے کا عادی نہو۔ خوش نہین رہ سکتا اوسکو سمجھ لینا چاہیے کہ ؎

	کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال	

یہ کہکر اوسکو تسکین کر لینا چاہیے کہ "میری خواہش تو یہ تھی مگر ویسا نہین ہوا۔ خدا آیندہ ایسا کر دے،، مصائب سے جسقدر ہم پریشان ہونگے اوسی قدر وہ ہمکو گران اور غیر متحمل معلوم ہوتے رہین گے۔ پھندے مین پڑکر پھڑپھڑانے سے جسطرح پھندا اکستا جاتا ہے اور اوس سے چھوٹنا محال ہو جاتا ہے اوسی طرح مصائب کے آجانے پر پریشان ہونے سے ہماری بھی بجنسہ وہی کیفیت ہو جاے گی۔ بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ یہ سمجھکر کہ خدا کی باتون مین کسی کو دخل نہین اور اوسکے فرمان مین عدول حکمی کی گنجایش نہین اپنے تئین

اوسکی رضا پر چہوڑکر خاموشی سے ہر مصیبت کو برداشت کرین - و اذا اصابتکم مصیبۃ
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون -

نوان باب

طبیعت کی بے استقلالی اور اون اسباب کا ذکر جو عمدہ زندگی کے بسر کرنے مین ہارج ہوتی ہین

گذشتہ صفحات پر ہم دکہا چکے ہین کہ مسرت کیا ہے - وہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اوسکا دارومدار کہانتک عقل اور نیکی پر ہے - یہ اسلیئے ضروری تہا کہ اس سے واقف ہونے کے بعد آپ کو اپنی زندگی کے بسر کرنے کے قواعد مرتب کرنے مین بہت کچہہ امداد ملے گی - فلسفہ اور نصائح کے ذریعہ سے عمدہ زندگی بسر کرنے مین جو کچہہ امداد ملسکتی ہے اوسکا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہے - عمدہ کانشنس (ضمیر) کی برکتون کا بہی اور اوسکا بہی کہ نیکوکار کبہی غمگین اور بدکار کبہی خوش نہین رہ سکتے نہ وہ شخص بد قسمت کہا جا سکتا ہے جسنے اپنے تئین خدا کی مرضی پر چہوڑ رکہا ہے - آگے چلکر ہم یہ دکہلاینگے کہ جب مسرتون تک پہونچنے کا سیدہا راستہ ہمکو بتا دیا گیا ہے تو کیون اوس سے کٹ کر دوسرے راستون پر ہم پڑ جاتے ہین جس سے سراسر ہمکو نقصان پہونچتا ہے -

وہ اسباب جو مسرت کے حاصل ہونے مین مانع ہین

دنیا مین ایسے بہی لوگ ہین جنکے دلون مین کسی قسم کا ارادہ ہی نہین ہے اور اپنی زندگی اسطرح بسر کرتے ہین جیسے خس وخاشاک۔ انہین خود تو کسی قسم کی حرکت نہین ہے مگر اورون کی حرکت دینے سے متحرک ہوجاتے ہین۔ بعض ایسے ہین جو زندگی کی چند حالتون پر غور کرتے ہین مگر سب پر نہین اور یہ بہت بڑی غلطی ہے جب تک کہ دل مین ارادہ نہو اوسکی کامیابی کی کیا سبیل ہوسکتی ہے۔ نشانہ نہو تو شست کا باندہنا ہی کیا۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ جہاز کسطرف جائیگا ہوا کا رخ دریافت کرنا فضول ہے۔ ہمنے اپنی زندگی کو محض اتفاقات پر منحصر کر رکہا ہے اور ہم بالکل اونہین کے بہروسہ پر ہین!! گذشتہ مصائب کو یاد کرکے رویا کرتے ہین اور بہت سے آنے والے خطرات کا خیال کرکے ابہی سے مبتلائے غم اور الم ہین۔ دونون باتین فضول۔ مضی ما مضی۔ گذشتہ معاملات کا تعلق ہمسے جاتا رہا۔ جو ہوچکا اوسکا دفعیہ اب ممکن نہین۔ ہونے والے معاملات سے ابہی کوئی تعلق پیدا نہین ہوا۔ اونکا مداوا اوسوقت تک ممکن ہے جبکہ اونکی آمد کے آثار معلوم ہونے لگین۔ اونکو جو امن مین زندگی بسر کرنا چاہتے ہین لازم ہے کہ

اپنے سے زبردست آدمیون کی طبیعت مین اشتعال نہ پیدا ہونے دین - اگر اپنے سے کل زبردست آدمیون کو دوست بنانے مین ہمین کامیابی نہو تو مضائقہ نہین - کم سے کم اتنا تو ہونا چاہیئے کہ وہ ہمارے دشمن بھی نہون - ملاح جسطرح طوفان کو بچاتا ہے اسیطرح ان سے ہمکو بچنا چاہیئے - جلدباز اور بے مغز ملاح ہوا کا رخ وغیرہ نہین دیکھتا اور اپنے جہاز کا لنگر اٹھا دیتا ہے اور ایسا بیخوف لیجاتا ہے کہ گویا کوئی بھنور یا چٹان راستہ مین نہین ہے اور اگر پڑینگے بھی تو گویا چٹانون کو توڑ کر جہاز صاف نکل جاےگا !! بخلاف اسکے وہ ملاح جو ہوشیار رہے نہ صرف راستون ہی کے خطرون سے اپنے تئین پہلے سے واقف بنالے گا بلکہ یہ بھی معلوم کرلے گا کہ آنے والا موسم کہان تک اوسکے جہاز کے موافق پڑے گا - اور اسکے بعد وہ اوسکا لنگر اوٹھاے گا - اوسکی نظر ہر وقت اوسکے کمپاس پر ہوگی اور اون مقامات سے الگ رہے گا جہان کوئی چٹان پڑتی ہے یا کوئی نقصان ہونے کا گمان بھی ہے - عقلا اپنی زندگی کے کاروبار مین انہین امورات پر پورا پورا لحاظ رکھتے ہین اور ہمیشہ اون باتون سے بچتے رہتے ہین جن سے اونکو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو اسکی سخت احتیاط کرتے ہین کہ جنسے وہ بچتے رہتے ہین اونکو یہ حال نہ معلوم ہو اس خیال سے کہ جن سے انسان پرہیز کرتا ہے گویا وہ اوس سے متنفر ہے - یاوہ گو اور فضول گو اور ان اقسام کے لوگون سے جو بری باتین سننے اور مشہور کرنے کے عادی ہورہے ہین یا اورون کے معاملات مین خواہ مخواہ دراندازہوتے ہین پرہیز کرنا

واجب ہے۔ ایسے لوگون کی باتین بالکل غیر متعلق اور غیر مفید ہوتی ہین۔ اور کہنے والون کو اونکا نقصان اگر نہ معلوم ہو سکے تو ممکن ہے مگر سننے والون کے حق مین تو سم قاتل کا اثر رکھتی ہین۔

غیر مستقل طبیعت ہمیشہ تکلیف دہ ہے

طبیعت مین استقلال کا نہونا اور بہی مصیبت ہے۔ اگر انسان ایک ہی بدکاری کا عادی ہو تو خیر مگر اسمین کسی قسم کی جدت کرنا گویا اوسے اور ترقی دینا ہے۔ اور اوس کی یہ تلون طبعی دوسری بدکاری ہے۔ بعض آدمیون کی عادت ہوتی ہے کہ وہ شر اور فساد کو پسند نہین کرتے اور بعض کے طبایع اسکے برعکس ہین۔ مگر دونون حالتین قابل الزام ایک کی تیزی اور سرگرمی اوسکی طبیعت کی بیقراری اور پریشانی کی خبر دیتی ہے اور دوسرے کی سلامت روی اور دور اندیشی اوسکے مزاج کی سستی اور سہل انگاری کا نتیجہ ہین۔ فطرت کی ترتیب کے موافق کام اور آرام کا سلسلہ رات دن کی طرح برابر قائم رہنا چاہیئے۔ بعض ہر وقت اپنی حالت مین کوئی نہ کوئی تغیر پیدا کر لیتے ہین اور بعض خواب پریشان کی طرح اپنی زندگی کاٹتے ہین۔ بعض اسقدر کام مین زیادہ مصروف ہین کہ آخر کار تھک کر بالکل بے کام ہو جاتے ہین۔ بعض متلون مزاج تو نہین ہین مگر ہان کاہل اور سست تو ضرور ہین۔ بدی کی بہت قسمین ہین مگر سب کا نتیجہ وہی ہے کہ جب تک وہ ہم مین موجود رہے گی۔

ہم کبھی خوش نہ رہین گے - خواہشین ہمکو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہین
ہم بزدلی کی وجہ سے اونمین سے نکل جانے کی یا تو ہمت نہین کرتے اور اگر کرتے
بھی ہین تو ایسی خفیف کہ کامیاب نہین ہو سکتے - ہر وقت اِن خواہشون مین
گھرے رہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی مکاریان او ر ناجایز امیدین سینے مین
جوش مارنے لگتی ہین اور ہمیشہ ہمکو متردد رکھتی ہین - بعض وقت تنگ آ کر ہمسے وہ باتین
سرزد ہو جاتی ہین جو ایمان کے خلاف یا اوس سے بھی بدتر ہین اگر اسپر بھی حصول مطلب
نہوا تو اوسوقت کیسا افسوس ہوتا ہے - اِسکے علاوہ ایک دقت اور پڑ جاتی ہے وہ
یہ کہ ایک طرف تو ناکامیابی کے خیال سے اون افعال کے دوبارہ کرنے کی ہمت
نہین پڑتی اور دوسری طرف خواہشین ہین جو نہ پوری ہوتی ہین اور نہ رد کیے سے رکتی ہین -
آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تک زندہ رہتے ہین بیچین رہتے ہین اور مرتے ہین تو حسرتون
کا انبار ساتھ لیجاتے ہین - اِس حالت پر پہونچ جانے کے بعد جی چاہتا ہے کہ تنہائی
مین بیٹھکر کچھہ آرام کرلین - مگر وہان بھی آرام نہین ملتا - اِسلیے کہ انکا وہی نجس ناپاک اور
بیچین دل وہان بھی تو انکے ساتھہ ہے - مکان اور اوسکی چاردیواری اوسکے لیے
بلائے جان ہو جاتی ہین - تنہائی مین اپنے افعال کے خیال کرنے سے غصہ
آتا ہے اور ندامت حاصل ہوتی ہے اور اندرونی تکلیفات اور صدمون کے
چھپانے کی کوشش کرنے مین ہم کُھلکر رو بھی نہین سکتے جس سے ہمارے دل پر
ہر وقت چوٹ لگتی رہتی ہے - اور وہ سخت کمزور ہو جاتا ہے - یہی سب باتین ملکر

ہمکو ترش مزاج اور چڑچڑا بنا دیتی ہین - اورون کی عمدہ حالتون کو دیکھ دیکھ کر حسد ہوا کرتا ہے - اور ایسے خراب وقت مین کہان تک قلب مطمئن رہ سکتا ہے -

آپ خوب سمجھ سکتے ہین - اِس سے بڑھکر خراب ایک اور حالت ہے وہ یہ ہے کہ اورون کی کامیابیون پر افسوس اور اپنی ناکامیابیون پر رنج کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ ہم زمانہ کو او نعوذ باللہ خدا کو بھی برا بھلا کہنے لگتے ہین - اور اسکا آخری علاج ایسے لوگون نے اسمین سمجھ رکھا ہے کہ تنہائی مین بیٹھکر بلا یار سے وغمخوار اپنی تکالیف کو یاد کرکے رویا کرین -

کسی مقام کے تبدیل کردینے سے آرام نہین ملتا مگر اسوقت کہ دل کی بھی حالت بدل جائے

یہ خیال کہ شاید مقام کے بدل دینے سے آرام ملجائے گا ہمکو اکثر سفر کرنے پر مجبور کردیا کرتا ہے - آج دیہات کی زندگی بھلی معلوم ہوتی ہے - کل شہر کی بعض وقت شاہی دربارون مین لطف آتا ہے اور کبھی جنگل کے وحشت اور ویرانون کے کھنڈر مین - مگر ان تمام مقامات مین ہماری وہی بدکار طبیعت بھی تو ہمارے ساتھ ہے ! اکسی مقام سے ہم خود تو نہین گھبراتے وہی طبیعت ہمکو گھبرا دیا کرتی ہے - ہماری کمزوریان ہر چیز پر اپنا اثر ڈالدیا کرتی ہین اور یہی وجہ ہے کہ آرام اور محنت دونون حالتون مین ہم مضطرب بیقرار

رہتے ہین۔ ہماری برائیان ہرجگہ ہمارے ساتھ جاتی ہین اور اپنی پریشانی کے
اسباب ہر مقام پر اپنے ساتھ ہم خود لیے پہرتے ہین۔ ہمارے سر پر بہاری بوجہ ہے
تہوڑے عرصہ کے لیے الگ کہدینا اور پہر اسکے اٹہانیکا خیال کرنا ایک دردناک
اور تکلیف دہ امر ہے۔ ایسی حالت مین شہر شہر پہرنا سیر کرنا نہین ہے بلکہ سرگردان
و پریشان رہنا ہے۔ اگر منزل مقصود پر پہونچنا منظور ہے تو ہمکو ہر روز کچہہ نہ کچہہ
مسافت طے کرنا چاہیے۔ وہ شخص جو ایک ست بہی خوش نہین رہ سکتا کبہی خوش
نرہے گا۔ کیا سفر کرنے سے کوئی شخص اطمینان حاصل کرسکتا ہے۔ جہان جائیگا
اوسکی پریشانیان وہان سے اوسکو ڈہونڈ نکالین گی۔ تکلیفات۔ موت کا خوف اور
مشکلات ایسے شخص کو کہین امن سے بیٹہنے نہ دینگی۔ وہ جہان رہے گا وہی سب
مصائب اوسے گہیرے رہین گے۔ کسی مقام یا راے پر قائم نہ رہنے سے ہماری
دل کی کمزوری ثابت ہوتی ہے۔ اور جب تک جسم قائم نہو لے گا روح بہی قائم
نہوگی۔ لڑکے جسطرح تماشہ دیکہنے کے لیے دوڑتے ہین اوسیطرح شہرون کا ہم سفر
کرتے پہرتے ہین کسی فائدہ کی غرض سے نہین بلکہ صرف سیر کی غرض سے۔
جیسے کورے جاتے ہین ویسے ہی کورے واپس آجاتے ہین۔ وہی پریشانیان
ہمکو واپسی پر بہی ویسی ہی تکلیف دہ ہین جیسی کہ پہلے تہین۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ ہم شہرون
اور قصبات کے نام سے واقف ہوجاتے ہین دریاؤن اور پہاڑون کے نئے نئے
نقشے معلوم ہوجاتے ہین مگر اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ اتنا وقت ہم عقل اور نیکی کی کتابون کا

سکے مطالعہ کرنے مین صرف کرنے اور صدہا عمدہ باتین سیکھنے مین جو اونمین مندرج ہین
یا اونکی تلاش کرنمین جو اوسوقت تک معلوم نہین ہوئی ہین - اگر کسی شخص کی ٹانگ ٹوٹ
جائے یا اوسکے پاؤن مین موچ آجائے تو وہ ڈاکٹر کو اوسیوقت بلا بھیجے گا یہ نہین
کرے گا کہ بجائے ڈاکٹر صاحب کو بلانے کے خود گھوڑے پہ سوار ہوکر سیر کرنیکو جائے
جسطرح جسم کے اعضا کی درستی کے لئے تبدیل مقام سے کوئی نفع نہین ہوتا اوسیطرح
دل کو بھی اوس سے فائدہ پہونچنا غیر ممکن ہے - فصیح اور حکیم بننے کے لئے کوئی
خاص مقام یا جگہ مقرر نہین ہے - کیا چور اہے پر کھڑے ہوکر یہ پوچھنا کہ انصاف -
راستبازی اور استقلال کیطرف کونسی سڑک گئی ہے حماقت نہین ہے؟ کوئی شخص
کہین جائے لیکن اوسکے دل کی بیماریان بھی تو اوسی کے ساتھ ہی رہین گی جو اپنے
سفر کو دلچسپ بنانا چاہے اوسکو چاہیئے کہ خود اپنے ہی تئین ایک پرہیزگار ہمسفر
بناکر اپنے ساتھ رکھے - کسی بڑے سیاح نے ایک مرتبہ سقراط سے کہا کہ اسقدر سفر
کرنے سے مجھے تو کچھ فائدہ نہوا - جواب اسکے سقراط نے کہا کہ کیونکر ہوسکتا تھا -
جس حالت مین کہ اپنے ہمسفر تم آپ ہی تھے!! ایسی حالت مین کیا اس شخص
کو لازم نہ تھا کہ بجائے سفر کرنے کے اپنے تئین دوسرے قسم کا آدمی بنانے کی کوشش
کرتا - اگر ہمارے عادات اور اخلاق درست ہین تو اسکا کیا غم ہے کہ اور شخص کے
اخلاق جس سے ہم ملین دوسرے قسم کے ہین - بے استقلالی کیطرح بیجا استقلال
بھی اطمینان اور سکون قلب کا جانی دشمن ہے - آخرالذکر قسم کا تغیر ہونے نہین دیتا

اور اول الذکر کسی تغیر پر قائم رہنے نہین دیتا۔ معزز ناظرین۔ آپ بتائین کہ اِن دونون
مین کونسی عادت زیادہ خراب ہے۔

قلب کا اطمینان مصائب مین ہمکو امن مین رکھتا ہے

تمام مصائب کا مجرب علاج استقلال قلب ہے۔ کسی شخص کے ہر وقت کروٹ بدلنے
اور چہرہ کے تغیرات سے یہ پایا جائے گا کہ وہ کسی نکسی مرض مین مبتلا ضرور ہے
جو شخص دولت اور قسمت کے اثر سے محفوظ ہو وہی سب سے بالا ہے۔ جبر۔ حقارت۔
ملامت یا اور کوئی بیرونی شے کسی عقلمند کو اپنے خیالات یا مقام سے ہٹا نہین سکتی
اسلیے کہ وہ ہر قسم کے مصائب برداشت کر چکا ہے۔ یہ غلط فہمی نہین تو اور کیا ہے
کہ جس کام کو ہم نہین کر سکتے سمجھ لیتے ہین کہ کوئی دوسرا بھی اوسے نکر سکے گا۔ اور
پختہ معزز دن کی پختگی کی جانچ اپنے خیالات کی خامی اور کمزوری سے اسطرح کرنا چاہتے
ہین!! مین بادشاہون کی صحبت مین بیٹھون یا فقیرون کے ساتھ رہون نہ اوس سے
اپنی عزت افزائی سمجھتا ہون نہ اس سے بے عزتی۔ جس آرام سے محلون مین
مسہری پر سوؤن گا ویسا ہی کہریان مین پیال پر۔ چٹائی میرے لیے ویسی ہی آرام دہ
شے ہے جیسی کہ مخمل کا فرش۔ میرے لیے اگر دن عید رات شبرات ہو تو یہ
نہو گا کہ مارے خوشی کے جامہ مین نہ سماؤن۔ اور تمام عمر مین اگر ایک گھنٹہ کا بھی آرام
نہ ملے تاہم شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہ آئے گا۔ گریا این ہمہ استقلال و ہمت

اگر میری قسمت کا معاملہ میری ہی مرضی پر چھوڑا جاتا تو متوسط درجہ کی قسمت مین ضرور پسند کرتا مصائب کے غم کو تو خیر ہر طرح سے برداشت ہی کرتا مگر خوشیون کے جوش کو گھٹا کر ضرور ہی خیر الامور اوسطہا کے درجہ پر لے آتا - اگر مین شاہزادہ ہی ہوتا تاہم نیک عادات کے ذریعہ سے اورون پر گرویدہ ہونے کے بجاے اپنی نیک عادات اور عمدہ اخلاق کا خوگر بناکر اورون کو اپنی طرف گرویدہ کرتا - مفتوح ہونے کی حالت مین بھی ویسے ہی نیک دل ہونے کی خواہش کرتا جیسی کہ اسوقت اپنی آزادی کی حالت مین اوسکا خواہشمند ہون - کیا ایسے لوگ دنیا مین نہین ہین جو غصہ - عشق - عداوت اور عوض لینے کے کینہ جوش مین آکر اپنی گردنون کو پہیون کے نیچے رکھکر یا کسی اور طریقہ سے اپنی عزیز جانین دیدیا کرتے ہین ؟ تو کیا نیکی کی تحریک پر جو سب پر غالب اور ہمیشہ قایم رہنے والی ہے اس سے بدرجہا زیادہ اور بہتر باتین کر دکھانے کو لوگ تیار نہو جائینگے ؟ طبیعت کی یہ ذراسی مضبوطی تو اتنا کرا سکتی ہے تو کیا نیکی کی جو مسکن قلب اور سب سے بہتر قوت جسکا اثر دائمی اور یکسان ہے اس سے زیادہ نہ کرا سکے گی -

دنیا مین تعلقات جسقدر کم ہون اُتنا ہی بہتر ہے

امن کے ساتھ اس دنیا مین رہنے کے لیے دو باتین نہایت ضروری ہین - ایک تو یہ کہ کسی شے کی طرف رغبت نکرے جو آیندہ جھگڑے اور فساد کی بنیاد قرار دیجا

دوسرے کسی ایسی شے کے اپنے پاس یا قبضہ مین ہونے کا فخر نہ کیا جائے جسکو
معمولی چور بھی چرا سکتا ہو - آج تک کبھی نہین سنا گیا کہ کسی شخص کا جسم چوری گیا ہو -
راستہ مین کیسے ہی چور لگتے ہون یا ڈاکہ پڑتے ہون مگر غریب اور برہنہ تن آدمی
بہ آسانی نکلجاتے ہین ؎

کس نہ آید بجنانہ سوریش	کہ خراج زمین و باغ بدہ

حرکات اور عادات مین بے تکلفی - سچائی اور راستبازی انسان کو ہمیشہ
محفوظ رکھ سکتی ہے - چاہے ایسے شخص کا مذاق ہی کیون نہ اڑایا جائے
تمسخر اور حقارت تو نیکون کی قسمت کا جزو ہے !! مکاری اور دغابازی مین زندگی
بسر کرنے سے اگر ہم اچھے سمجھے جایئن تو اچھا نہین ہے - بخلاف اسکے راستی
اور راستبازی کے برتاؤ سے اگر لوگ ہمکو برا بھی کہین تو ہرج نہین ہے -
مگر شرط یہی ہے کہ اس سادگی کی رنگت پر لاپروائی کی دوسری رنگت نہ چڑھنے پائے
جو ہمارے دل مین ہو اور زبان پر ہو ایسی زندگی کیسی شرمناک ہے ! ایسی حالت
مین ہمکو اپنے اوپر سخت نگرانی کرنا پڑے گی - تاکہ مصنوعی باتین کسی پر ظاہر نہو جایئن -
علاوہ اس خیال کے تکلفات کے راز فاش ہوجانے کے خیال سے ہر شخص کو ہم
جاسوس سمجھکر اوس سے گریزان رہینگے -!! بعض حالتون کے لیے تو یہی مناسب
ہے کہ کچھہ ملک ہی کی خدمت کیجائے اور اون خدمات کے انجام دہی کے متعلق
کاروبار مین لگا رہنا بہت کچھہ برائیون سے بچنا ہے - مگر یہان بھی تو ہر وقت بدنامی کا

خیال اور لالچ کا زور دق کیے ہوے ہے۔ اور کیسا ہی سخت ایماندار کیون نہو لغزش ہوجانا غیر ممکن نہین ہے۔ خدانخواستہ اگر ایسا وقت آہی جائے تو ہمکو بہادری سے اپنی عزت کے سنبھالنے مین کوشش کرنا چاہیئے۔ قدم قدم پر اسکا خیال رکھنا چاہیے۔ اور اگر پیچھے ہی ہٹنے کا موقع ہو تو سطرح استقلال کے ساتھہ ہٹیے کہ نہ تلوار توہاتھہ مین ہو اور نہ دشمن کے سامنے۔ مستعدا در کام کرنیوالے شخص محنت سے ادکتاتے نہین اور یہی طرز زندگی ایسی ہے کہ جس سے نہ اونکو کچھہ تکلیف ہوتی ہے نہ اورون کو۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام لوگ ایسے شخصون سے محبت کرتے اور اونکی قدر کرتے ہین۔

دسوان باب

وہ شخص جو محض اتفاقات پر اپنا آرام منحصر کیے ہوئے ہے کبھی مطمئن نہین رہ سکتا ہے

کوئی ایسا شخص خوش نہین رہ سکتا جسنے اپنی مسرت کو محض اتفاقات پر منحصر کر رکھا ہو۔ اِس سے زیادہ بیہودگی اور کیا ہوگی کہ کوئی شخص اپنی بہتری اون امورات سے متعلق کروے جو وقوع ہونے کے لحاظ سے محض اتفاق پر مبنی رہون۔ اور یہ امر

بعید از عقل ہے۔ اگر مجھے کوئی نقصان پہونچے تو اسی خیال سے اس نقصان کو بہی اتفاقیہ ہی سمجھنا چاہیئے مگر ایسا نہین سمجہا جاتا۔ جتنی دولت ہوگی اوسکی حفاظت کی اوتنی ہی تکلیف بہی ہوگی۔ اور جتنی میرے حال پر عنایت اور شفقت کم ہوگی حاسد بہی اوسیقدر کم ہونگے۔ وہ معاملات جو ہمارے حق مین باعث رنج اور تکلیف ہین فی نفسہ اتنے تکلیف دہ نہین ہین جتنا کہ اونکا خیال۔ یہ ہماری غلطی ہے کہ فضولیات کو ضروری سمجھے ہوے ہین اور زندگی کی مسرتون کا انحصار جو صرف نیکی ہی سے حاصل ہوسکتی ہین ہمنے محض اتفاقات پر کر رکہا ہے۔ خوش اقبالی کا کیا بہروسہ؟ آناً فاناً دریا طغیانی پر آکر کیسا جوش وخروش پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسکے دیکہنے کا آپ کو اکثر اتفاق ہوا ہوگا کہ صبح کو جہاز جس مقام پر اپنا دلچسپ سین دکہا رہا تہا رات کو اوسی مقام پر وہ دریائی لہرون کا طعمہ ہوگیا!! مشیت کا حکم شاہزادون سلطنتون۔ قومون۔ شہرون۔ امرا اور غربا سب پر یکسان چلتا ہے۔ اگر یہ نہین ہے تو آپ مجہے کسی ایسی سلطنت کا پتہ دیجیئے جسپر فقر وفاقہ اور قحط کی بلائین نازل نہوئی ہون یا کسی ملک کا حوالہ دیجیئے جسکی شہرت اور عزت سابقہ خاک مین نہ مل چکی ہو۔ اکونسی سلطنت ہے جو تباہ اور برباد نہین ہوئی؟ ہر شے کا خاتمہ ایک روز ہوگا۔ اونکا بہی جنکی وجہ سے ہم لوگ خوش نصیب کہے جاتے ہین اور اونکا بہی جنکے سبب سے بدنصیب کہلاتے ہین وہ بات جسکا کسی نہ کسی دن ہونا ممکن ہے۔ ممکن ہے کہ آج ہی ہوجائے۔ کیا ہوگا ہم نہین جانتے۔ کیا ہوسکتا ہے ہم بتلا سکتے ہین اور جنکا یہ خیال ہے وہ کسی بات کے

ہونے یا نہونے کی طرف سے مطمئن نہین ہین - بلکہ ہر شئے کے منتظر رہتے ہین -
جو مصائب خدا نے اسوقت تک ہمپر نہ ڈالے اونمین سے گویا نجات ملی - ہر لمحہ
جسمین کہ ہم بیچ رہے ہمکو دہو کہ مین ڈالدیتا ہے - اور بعض وقت ہوشیار بہی کردیتا ہے
جہان میرا یہ یقین ہے کہ نہ معلوم کونسی بلا کس روز مجھپر خدانخواستہ نازل ہوجائے
وہان اسکا بہی یقین ہے کہ تمام بلائین ایک ساتھہ نازل نہونگی - اچھی باتون کے
لئے ہمکو امیدوار - اور بُرے وقت کے لئے قبل ہی سے طیار رہنا چاہئے - میرے
خیال مین ہمکو مقدر کے انقلابات پر اسقدر ناخوشی کا اظہار نکرنا چاہیئے جبکہ ہم مین خود
ہر وقت کوئی نہ کوئی تغیر ہوتا ہی رہتا ہے - اِن دونون مین فرق یہ ہے کہ دنیاوی تغیرات
مین تو بہت کچہہ شور و غل ہوتا ہے مگر تقدیر نہایت خاموشی کے ساتھہ بلا غل و غش ہم مین
تغیرات اسیطرح پیدا کرتی رہتی ہے جسطرح دہوپ گہڑی پر سایہ اپنا کام خاموشی سے
کرتا رہتا ہے - ہر تغیر کا ہونا جو مقدر کردیا جائے یقینی اور لازمی ہے مگر بالکل غیر معلوم

انسانی معاملات کی بے ثباتی

تمام چیزون پر اوس قادر مطلق کی پوری حکومت ہے - اِس حکومت کی شان تو اوسیوقت
معلوم ہوتی ہے کہ جب ہمارے ہی ہاتہہ پاؤن سے وہ اپنے حکم کے مطابق کام لے
لیتا ہے مگر بعض وقت اسکی بہی ضرورت نہین پڑتی - وہ اپنی اوس قوت اور زور سے
کام لیتا ہے جو اُسکے شایان ہے - اور نقصان پہونچ جانیکے بعد بہی پتہ نہین چلتا کہ

کسی نے پہونچایا۔ کوئی وقت ۔ مقام۔ اور حالت اوس سے مستثنیٰ نہین ہے ۔ ہماری
مسرتون کو بعض وقت وہ غمگین بنا دیا کرتا ہے ۔ اور ایسے وقت مین بلاؤن کو ہم پر نازل
کرتا ہے جبکہ مطلق اونکا گمان بھی نہین ہوتا۔ وہی ذرایع جو ہماری خوشی کے باعث
ہین مصائب اور تکلیف کے باعث ہوجاتے ہین۔ لمحہ مین دوست کو دشمن اور دشمن
کو دوست بنا دینا اوسی کے قبضہ قدرت مین ہے ۔ جنگ و جدل ہونیکی حالت مین
بعض وقت ایسی ہی تکلیفین ہوتی ہین جیسی کہ اونکے ہونے کے زمانہ مین ۔ اور
یہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہی مسرتین بعض وقت کیون ہماری بربادی کا باعث ہوجاتی ہین
تاکہ اوس کو بھول نہ جائین اور غافل نہون وہ قادر مطلق اپنی حکومت دکھلانیکے لیے
ہر روز ایک عجیب بات کردیا کرتا ہے ۔ سخت پرہیز کرنیوالون اور مضبوط جسم والون
کو بیمار ڈالدیتا ہے ۔ بے گناہون کو سزا دلوا دیتا ہے ۔ اونکو جو گوشہ نشینی اختیار
کیے ہوئے ہین کسی نہ کسی جھگڑے مین مبتلا کردیتا ہے ۔ اگر وہ سچا ہے تو اطمینان
کبھی نہ ملے ۔ نہ تو دنیا کے جھگڑون مین پھنسے رہنے سے اور نہ اون سے کنارہ کشی
کرنے سے ۔ انسان ۔ حیوان ۔ چرند ۔ پرند ۔ وحش ۔ طیور ۔ ملک ۔ سلطنت ۔
سب کے لیے اوسکے احکام مخصوص ہین اور سب کے لیے ایک وقت مقرر ہے
ہماری خوشیان بھی تو رنج سے خالی نہین اور مصائب ایسی جگہ سے اوٹھ کھڑے
ہوتے ہین جہان سے آنیکا وہم اور گمان بھی نہین ہوتا ۔ وہ سلطنتین جو برسون اندرونی
اور بیرونی لڑائیون کے صدمات اوٹھا کر بھی تباہ نہین ہوئین بلا لڑے یونہین دم مین

تباہ ہو گئین - مصیبت کا زمانہ تو خراب ہی ہے - امن کی حالت اور مسرت کے
زمانہ کو اوس سے زیادہ مخدوش سمجھنا چاہیے - ایسا نہ کہ ہم غفلت مین مبتلائے
مصیبت ہو جائین - اس سے تو یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آرام اور عیش کے
زمانہ مین بھی وہی کام کرین جو خدانخواستہ تکلیف کے وقت ہمکو کرنا پڑینگے - اگر
اس خیال پر کہ جو ہونا ہے وہ ہوگا زندگی بسر کرین تو شاید اچھے رہین - آج ایک
شخص اپنے ملک اور وطن کی محبت مین مطمئن بیٹھا ہوا ہے کل شاید جلاوطن ہو کر
اوسے وطن اور ملک کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہنا پڑے - کون جانتا ہے - آج
عیش عسرت اور تندرستی کا زمانہ ہے کل ممکن ہے کہ حوادثات زمانہ گھیر لین اور
آفتون مین پھنس جاے یا بیماریون مین مبتلا ہو کر جان دے - پس مناسب ہے
کہ جہاز کے تباہ ہونے کی فکر اوسیوقت کر لے جبکہ وہ بندرگاہ مین ہے - اور
مصائب کے دفعیہ کے سامان کی فراہمی اوسیوقت کر لی جاوے جبکہ زمانہ اوسکے
موافق ہے - بعض تو ملک سے جلاوطن کیے جاتے ہین اور بعضون کے سامنے
وہی ملک تباہ و برباد کیا جاتا ہے - اور یہ تو کوئی نئی بات نہین ہے کہ آج جسمین
مین جہان شانہ سے شانہ چھلتا ہے کل وہان ویرانہ ہے - اسلیے ہمپر فرض ہے
کہ ان تمام انسانی حالتون کو اپنی نظر مین رکھکر یہ غور کرین کہ جو دوسرون پر ہر روز گذرتا رہتا
ہے ممکن ہے کہ ایک روز ہم بھی اوسی مین مبتلا ہو جائین مصائب کو آسانی سے برداشت
کرنے کا سلیس طریقہ یہی ہے کہ اونکی وجہ سے خیالات مین گھبراہٹ پیدا ہونے پائے

جن چیزون کو ہم اپنا سمجھتے ہین قرض کے طور پر چند روز کے لیئے ہم کو دی گئی ہین

نہ آوردم از خانہ چیزے نخست
تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

اپنے قبضہ مین ہونے کے اعتبار سے جن چیزون کو ہم اپنا سمجھتے ہین وہ ہماری نہین ہین صرف استعمال کے لیئے وہ ہمکو عاریتاً دی گئی ہین۔ فرمایئے تو جو شئے مفت مین ہمنے پائی ہو اوسکو واپس دینے مین ہمکو عذر اور افسوس ہی کیا ہوسکتا ہے؟ مقدر نے آج جو کچھ ہمکو دے رکھا ہے ممکن ہے کہ کل وہ سب واپس لے لے۔ اپنے خوش قسمت ہونے اور ہمیشہ ایسا ہی رہنے پر جنکو یقین اور ناز ہے وہ ضرور دہوکے مین ہین ممکن ہے کہ کسی وقت تک زمانہ ایسے لوگون سے مخالفت نکرے مگر کیا اوسکے مخالف ہوجانے کا خیال اور خوف اونکے لیے ہر وقت کی تکلیف اور پریشانی کا سبب نہین ہے؟ عرب کے مشہور شاعر متنبی نے کیا خوب کہا ہے ؎

يَنغَصُ عِندَ صَاحِبِهِ انتِقَالَا	أَشَدُّ الغَمِّ عِندِی فِی سُرُورٍ

(یعنی سارے غمون سے بڑہکر میرے خیال مین اوس خوشی کا غم ہے کہ جسکے جاتے رہنے کا خیال دلکو افسردہ کر رہا ہو) = مکانون قلعون کی دیوارون کی مضبوطی ور بلندین

کیا خدا کی قوت کا مقابلہ کرسکتی ہین ؟ انکی مضبوطی اور بہادری سے کچھہ بہی نہین ہوسکتا
ہمکو چاہیئے کہ دلکو مضبوط کرنے کی فکر کرین - جب تک وہ مضبوط نہوگا اصلی اور سچا اطمینان
حاصل ہونا غیر ممکن ہے - اسکے بعد جو مصائب اور بلائین ہمپر آئینگی اون سے
نہ تو پہر ہم گہبرائینگے اور نہ پریشان ہونگے - نعمتین ہمپر بکہری جاتی ہین لوٹنے کیلیئے
ہم سب دوڑتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ جس شئے کے لینے کے لیئے ہم سب جمع ہوگئے
تنہا ایک کے حصہ مین سب سے زیادہ وہ کیونکر آسکتی ہین - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض
کچھہ پا جانے سے خوش ہین اور نہ ملنے کی وجہ سے بعض غمگین - اس لوٹ کے
خیال مین یہ لوگ ایسے محو ہین کہ چوٹ چپیٹ لگجانے کا بہی خیال نہین کرتے -
دولت - عزت - عہدے اور منصب ہمکو اسی لیئے دیئے جاتے ہین کہ کسی وقت
بعد کو واپس کرنا پڑیگے - رضامندی سے یا بلا رضامندی - اس واپسی مین بعض وقت
واپس کرنیوالے کو نقصان اور صدمہ بہی پہونچ جاتا ہے - اللہ جلشانہٗ کی یہ بیشمار نعمتین
ہمارے حق مین کیا پہندون سے کچہہ کم ہین ؟ اپنے قبضہ مین دیکہکر ہم سمجہتے ہین کہ
ہم اونکو پاگئے مگر اصل مین وہ ہمکو پاجاتی ہین - اونکے خراب ہونے کی اس سے
اچہی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ کوئی دولتمند اور خوش قسمت شخص انہین پاکر خوش اور آسودہ
نہین ہوتا - بلکہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری خواہشین اور زیادہ بڑہ جاتی ہین اور اونکے ساتہہ
نمائش اور ظاہرداریان بہی - اگر انسان کے اختیار مین اپنی تقدیر کا بہتر کرنا نہین ہے
تو کوئی ہرج کی بات نہین ہے - کیون وہ اخلاق کی درستی کی فکر نکرے جو اوسکے اختیار

کی بات ہے ؟ مقدر کے نزدیک اسطرح بہتر ہے کہ اگر وہ کچھہ دے یا واپس
لے اپنی طبیعت پر اسکا اثر نہ پڑنے دے - پورے طور سے اِس بات کا یقین
ہمکو رکھنا چاہیئے کہ کچھہ ملجانے یا اوسی قدر واپس لے لینے سے ہماری حالت مین
ذرا سا بھی فرق نہین ہو سکتا - ایک مقام کی نسبت کہا جاتا ہے کہ روشن ہے دوسرے
کی نسبت کہا جاتا ہے کہ تاریک ہے مگر دونون مین سے ایک بھی نہ روشن ہے
نہ تاریک - اونکی تاریکی اور روشنی دن اور رات پر منحصر ہے - عزت - حکومت -
تندرستی اور حُسن خوش اقبالی کے جلوے ہین - جلاوطنی - بیماری - پھانسی بداقبالی
کے شریک ہین - فی نفسہ یہ سب بے اثر ہین - اونکے اثر کی کمی اور زیادتی ہماری
بدکاری اور نیکوکاری کی کثرت یا قلت پر منحصر ہے - مصیبت مین رونا - افسوس
کرنا - تکلیف اور درد کی وجہ سے کراہنا - گناہ ہے - اسیطرح عیش وعشرت کے زمانہ
مین ہر وقت اوسکے لطف و سرور مین رہنا اوس سے بدتر گناہ ہے - یہ کمال حاصل
کرنے کے لیے کہ راحت اور مصیبت مین رنج اور خوشی کا اثر میرے دل پر
نہ پڑے - مجھے ریاضت کرنا چاہیئے - مانگنے سے نہین ملسکتا ہے -
کسی شخص کا اس قدر مستغنی ہوجانا کہ مقدر اپنی مخالفت اور موافقت
کا اثر اوسپر نہ ڈال سکے ثابت کرتا ہے کہ وہ بہت بڑا شخص ہے - ایک
مرتبہ پوری زور آزمائی مقدر کے ساتھہ کرنا پڑے گی - غالب ہوجانے کے
بعد کوئی خوف نہین -

مشیت سے سب مجبور ہین

اون شخصون کو جو اپنے تئین بدنصیب سمجھتے ہین یہ دیکھکر کہ معزز اور خوش نصیب
بھی مصائب مین مبتلا ہوتے رہتے ہین بہت کچھ اطمینان ہوجاتا ہے۔ جب
وہ دیکھتے ہین کہ شاہی محلات مین بھی موت کا گذر اوسی آسانی سے ہوجاتا ہے
جیسا کہ اونکے گھر یا فقیرون کے جھونپڑون مین تو اوسکے قلب کو تسکین ہوجاتی ہے
وہ جان لیتے ہین کہ جس قوت کا اثر ان پر ہے اوسی کا اثر اون پر بھی ہے جو
اُنسے زبردست ہین۔ اپنے سامنے روزمرہ دوسرون کو مرتے سلطنتون کو
تباہ ہوتے بادشاہون کو تخت سے اُتارے جاتے شہرون کو ویران اور
برباد ہوتے دیکھتے ہین۔ باانیہمہ۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اس بات
پر ہم کبھی غور نہین کرتے کہ ہمارے ساتھ بھی ایک دن ایسا ہی ہونا ہے۔ مقدر کے
ان متذکرہ بالا انقلابات کے ہونے کا اگر ہمکو پہلے سے یقین ہو۔ تو وقت
پر اتنی پریشانی کیون ہو۔ جب ہم کسی کو تکلیف مین زندگی بسر کرتے بھیک مانگتے
یا کسی اور سبب سے پریشان حال دیکھین تو ہمکو لازم ہے کہ سربسجدہ ہوکر اوسکا شکر
ادا کرین۔ اسلئے کہ وہ مصائب شاید ہمارے ہی لیے تھے مگر ہماری خوش قسمتی
تھی کہ ہمسے ٹلکر اورون پر جا پڑے۔ اِس دنیا مین سیکڑون قسم کے مصائب
خطرات اور پریشانیون مین لوگ مبتلا ہین۔ بشریت کی وجہ سے اگر اونمین سے دو

ایک ہم تک بہی پہونچ جائینگے تو کیا کوئی تعجب کی بات ہے ؟ جو تکالیف ایک شخص بہگت رہا ہے دوسرے بہی اوسمین مبتلا ہو سکتے ہین - تکلیف مین مبتلا ہو کر - آگ مین جلکر - تلوار سے قتل ہو کر - مبتلائے مرض ہو کر - یا کسی جنگلی جانور کا شکار بنکر اگر ہماری قسمت مین مرنا لکھا ہے تو یہ ٹل نہین سکتا - اوسکی مشیت پر راضی رہنا چاہیئے - استقلال کے ساتہہ اوسکو برداشت کرنا اسکا سب سے بہتر علاج ہے - زندگی کے کسی حصّہ کو تلخی سے نہ کاٹنا چاہیئے - خصوصاً جب یہ طے ہو چکا ہے کہ زندگی مین مصائب اور تکلیفات سے نجات ملنا غیر ممکن ہے اگر نجات ملی ہی تو بس اسقدر کہ ایک سے نکل کر دوسری مصیبت مین مبتلا ہو گئے

ع

گر کار تو نیک ست بتدبیر تو نیست تسلیم و رضا پیشہ کن شاد بزی	**قطعہ**	ور ہست بد و نیز بتقصیر تو نیست چون نیک و بد جہان بتدبیر تو نیست

زندگی مین مصائب اور بدنصیبی سے سابقہ پڑنے سے اگر تعجب ہو تو اسکا بہی تعجب ہونا چاہیئے کہ جاڑے مین ہمکو سردی کیون معلوم ہوتی ہے اور دریائی سفر مین طبیعت کیون مالش کرتی ہے - خدا کی مشیت سے گہبرانے کے یہ معنی ہین کہ شاید کوئی اور جگہ ایسی ہے جہان چہپکر ہم بچ جائینگے - مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ (حدیث قدسی) یا جہان جا کر اون تکالیفات اور پریشانیون سے امن مین ہو جائینگے جو اوسکے حکم سے ہمپر آنیوالی ہین - خدانخواستہ اگر ہمارا خیال

ایسا ہی ہے تو ظاہر ہے کہ اوسکی سلطنت اور حکومت کو کہانتک ہمنے خیالی سمجہ رکہا ہے اوسکی اطاعت کو غلامی۔ ہمارا خیال ہر وقت یہ ہونا چاہیے کہ ؎

بہر گوشہ افتم تنا خوانمت	بہر جا کہ باشم خدا دانمت

افلاس۔ امارت۔ آرام اور مصیبت عقلا کی نظر مین ہمیشہ مگر جہلا کے نزدیک کسی خاص سبب سے قابل نفرت ہو جاتے ہین۔ عقلمندون کے جسمون پر گو اثر ڈال نہین ممکن ہے مگر اونکے دلپر اثر ڈالنا بہت مشکل ہے۔

گیارہوان باب ؎

نفس پرستون کی زندگی نہایت ذلیل ہے

نفس پرستی سے جسکا تذکرہ اس باب مین آیندہ کرینگے ہماری مراد اصل مین اون عیش پرستون سے ہے جو لطیف غذائین کہانے۔ عادات مین نزاکت پیدا کرنے شہوت رانی۔ جسم کی آراستگی اور اوسکی اور احتیاطون سے متعلق ہین۔

تعیش کی کثرت نہایت ہی تکلیف دہ اور مہلک ہے

اولاً ہم اون عیش پرستون کا ذکر کرینگے جو غذا سے متعلق ہین۔ رہزنون کی طرح یہ بہی امراہی کی دشمن جان ہین۔ فطرت نے جن مقامات پر بنی نوع انسان کو آباد کیا ہے

اوسکے لیے وہان خوراک بہی پیدا کردی ہے - تہوڑے خرچ مین اپنا پیٹ بہر لینے کے عوض ہم سب یہ پسند کرتے ہین کہ قیمتی چورن اور معجونین کہا کہا کر اپنی بہوک زیادہ بڑہائین - ہمارے بزرگ جنکی دولت صرف نیکو کار ہونے کی وجہ سے بچگئی تہی (اور جسکو آج بدکاریون مین ہم صرف کر رہے ہین) ہم سے زیادہ لطف اور آرام سے زندگی بسر کر گئے - اپنے ہاتہہ سے کہانا پکاتے تہے اور زمین پر سوتے تہے - وہ دولت اور بیش قیمت پتہر جو اونکے قبضہ مین تہے کبہی اونکو مغرور نہ بنا سکے -

نفس پرستی اگر باعث مسرت ہوتی تو انسانون سے زیادہ جانور محظوظ رہتے

یہ کیسی شرم کی بات ہے کہ انسان بہی اپنی مسرت کا دارومدار اونہین خواہشات نفسانی پر رکہے جو مقابلہ انسانون کے چوپایون مین کثرت سے پائے جاتے ہین - چوپایہ انسان سے زیادہ کہاتے اور اپنی خواہشات نفسانی کو زیادہ آزادی اور اطمینان کے ساتہہ پورا کرتے ہین - علاوہ برین اپنی مسرتون سے بہت جلد مستفید ہوکر عرصہ تک وہ بیخوف وخطر اون سے لطف اوٹہاتے رہتے ہین -

انسانی مسرت روح مین ہے پوست مین نہین ٥

آدمیت گر بقوت می شدی		گاؤخر از آدمی بہتر بدے

جو لوگ اپنے تئین عیش پرستی کے نذر کر چکے ہین وہ ہر وقت کمی کے خوف
اور اوسکی زیادتی کے خیال مین غلطان اور پیچان رہتے ہین - دو نون حالتین
اونکے لیے نہایت ہی پریشان کن ہین - اوسکی کمی سے ہر ایسا شخص اپنی بربادی
سمجھتا ہے اور زیادتی مین اوس سے مغلوب ہوکر بالکل سب مصرف دیوانہ
ہو جاتا ہے - نیکی اور بدی مین چونکہ وہ قطعاً تمیز نہین کرسکتا اسوجہ سے یہ پریشانیان
اوسکو اور بھی زیادہ تکلیف دہ معلوم ہوتی ہین کمی کی حالت مین اوسکی حالت بعینہ
اوس شخص کی سی ہو جاتی ہے جو کو صحیح و سالم چٹان پر موجود ہے مگر سمندر مین ہر
طرف پانی دیکھکر اپنی جانبری سے نا امید ہو چکا ہے - اور زیادتی کی حالت
مین تو گویا وہ کسی بھنور مین پڑا ہوا گردش مین ہے جسمین سے نکلنے کی امید
مفقود ہو چکی ہے - درندہ جانورون کو شکاری کسقدر محنت اور جانفشانی سے
پکڑتے ہین اور کسقدر احتیاط اونکی نگہداشت مین کرتے ہین - اسی لیے اگر اوسمین
ذرا بھی غفلت ہو گی تو جان ہی جائیگی - عیش طلبی کی عادت جب زیادہ ترقی
کر جاتی ہے تو اوسکی بھی کیفیت درندہ جانورون کی سی ہو جاتی ہے مسرتین جسقدر
زیادہ ہونگی اون سے لطف اور حظ اوٹھانے والا شخص بھی اوسیقدر زیادہ خودسر
اور مغرور ہو گا - عام لوگون کی نظر مین وہ کیسا ہی خوش نصیب معلوم ہوتا ہو مگر
عقلمندون کے نزدیک وہ ایسا نہین سمجھا جا سکتا اسلیئے کہ ان مسرتون کے
پیچھے آزادی ایسی بیش بہا شے کی بھی اوسنے قطعی قدر نہ کی !! - اور زیادہ افسوس

تو اس بات کا کہ ہزار ہا روپیہ صرف کرنے پر بہی ان عیش او ر مسرتون کی غلامانہ عادت سے وہ نجات نہین پا سکا۔

دستارخوان پر جسقدر انواع اقسام کے کہانے ہونگے اسیقدر اسکے کہانیوالے مختلف بماریون مین مبتلا ہونگے

کسی شخص کو امرا کے باورچیخانون کی حالت۔ باورچیون کی کثرت اور کہانون کی صدہا قسمین دیکہکر اگر اس امر کا تعجب ہو کہ کیون ایک شخص کو اسقدر متفرق کہانون کی ضرورت پڑتی ہے تو سخت حیرت کی بات ہے۔ باورچی جسقدر زیادہ اور غذائین جسقدر مختلف ہونگی کہانے والے اوسی قدر متفرق بماریون مین زیادہ مبتلا ہونگے ہر طرح بہوک کے رفع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نوکرون وکاملارون خادمون کی تعداد کا تو ذکر ہی کیا۔ ایک شخص کے کہانے کے لیے اتنا سامان!! العظمت للہ مرغن اور لذیذ غذائین کہانے سے اکثر بدہضمی ہوجاتی ہے جس سے بہت ہی مہلک نتیجے پیدا ہوجاتے ہین۔ سادے کہانون کا رواج بالکل اُٹھہ ہی گیا۔ اور بجاے اسکے دسترخوان پر کئی قسم کے کہانے چنے جاتے ہین جنہین دیکہکر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ کے باورچیون سے وہ خدمات بہی لیے جاتے

ہین جو پیٹ اور دانت سے متعلق ہین - گُمان ہو اگوشت بھی استعمال کیا جاتا ہے
جو بظاہر دانتون سے چبایا ہوا معلوم ہوتا ہے - گوشت کی شکلین اور اوسکی ترکیبین
بدل بدل کر اپنی زبان کے ذائقہ کے لیے ہم روز نئے نئے کھانے طیار کراتے
ہین - اِن مرکب غذاؤن سے مرکب بیماریان پیدا ہوتی ہین جنکے لیے مرکب علاج
کی ضرورت پڑتی ہے - ہمارے دلون کی حالت بھی دسترخوان سے مشابہ ہے
سادی بدکاریون کا علاج پیشتر دقّت طلب نہ تھا مگر اس زمانہ کے مرکب بدکاریون
کے علاج کے لیے مرکب دواؤن کی ضرورت ہونے کی وجہ سے مرض قریب
قریب لاعلاج سا ہے - اگلے زمانہ کے طبیب صرف چند بوٹیون کے خواص
سے واقف ہوتے تھے - اونہین سے خون وغیرہ بند کر دیا کرتے تھے یا
زیادہ سے زیادہ زخمون کا علاج کر لیتے تھے نہ اوسوقت کے تندرست اور
صحیح الجثہ لوگون کے لیے اِس سے زیادہ کی ضرورت ہوتی تھی - لہٰذا کھانے
کھا کھا کر اپنے جسمون کو کمزور کر دینے کے وہ عادی نہ تھے - مگر اب حالت بالکل
برعکس ہو گئی ہے - تندرستی خراب ہو چکی ہے بھوک نام کو بھی نہین معلوم ہوتی معجون
چورن اور چٹنیان جو بھوکون کے پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہین کھانے کے
بعد پیٹ کو اور بھی بوجھل کر دیتی ہین - صحت مین نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے
چہرہ پر زردی ہاتھون مین رعشہ اور آئے دن ہر وقت بدہضمی موجود رہتی ہے -
اِس سے بدتر حالت آگے چلکر یہ ہوتی ہے کہ اعضا مین کمزوری - پٹھون مین سستی

اور قلب مین اختلاج پیدا ہوجاتا ہے۔ بو کھے رہنے سے شاید اسقدر عارضے
پیدا ہوتے جو لذیذ اور عمدہ غذا کے زیادہ کہا جانے سے پیدا ہوجاتے ہین ۔
اونکے کہانے بیشتر نہایت سادے ہوتے تہے اور کاروبار کی کثرت اونکا رکی
چل پہر سے وہ پورے تندرست تہے مگر ان مرکب غذاؤن نے آج کل مرکب بیماریان
پیدا کردی ہین جنکی وجہ سے محنت اور مشقت کرنا سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔

شراب پینے والون کو پاگل بنادیتی ہے

کیسی ذلت کی بات ہے کہ کوئی شخص اپنے پیٹ کا صحیح اندازہ نہ کرسکے ۔
نشہ کی حالت مین شرابی وہ وہ قبیح افعال کرگذرتے ہین کہ دوسری حالت مین
اونہین افعال کو کرتے خود اونہین شرم آتی ۔ شراب کی وجہ سے ہر وقت مخمور رہنا
گویا ہر وقت پاگل بنا رہنا ہے۔ شراب سے ہر قسم کی برائیان اور بیماریان پیدا ہوجاتی
ہین وہ بدکاریون کو اوبھار کر اونہین اور بھی نمایان کردیتی ہے۔ شرابی گو فی نفسہ
شریر نہون مگر دوسرون کی نظر مین وہ ضرور شریر ثابت ہوجاتے ہین ۔ بے ادبون
کو شراب اور بھی غیر مہذب اور ظالمون کو اور بھی سنگدل کردیتی ہے ۔ وہ بالکل بے شرم
ہوجاتے ہین ۔ جو لوگ تنک مزاج ہین اونکے حق مین تو وہ ستم قاتل کا اثر رکھتی
ہے ۔ شراب پینے کے بعد اونہین گالی گلوج اور گہوسے لات سے بھی عار نہین
ہوتا ۔ مینوشی سے زبان مین لکنت ۔ دماغ مین چکر ۔ قدم مین لڑکہڑاہٹ پیدا ہوجاتی

ہے۔ اور سوء ہضمی اور بیماریون کا تو ذکر ہی کیا۔ کیا کوئی شخص ادن نقصانات کا
صحیح اندازہ کرسکتا ہے جو دنیا مین شراب پینے کی بدولت ہوچکے ہین؟ کتنی جنگجو
قومین اور مضبوط شہر جنھون نے برسون دشمنون کے سخت سے سخت حملے روکے
اسی کمبخت شراب کی بدولت آن کی آن مین مغلوب ہوکر تباہ ہوگیے۔ جنگ
مین لڑکر بہادری سے جان دیدینے مین عزت ہے یا اورون سے شراب پینے
مین سبقت حاصل کرنے مین؟ خم کے خم چڑہا جانا کیا اسکے لیے کوئی فخر کی
بات ہے؟ ایسے شخص کی نسبت ہم کیا خیال کرسکتے ہین جو دن کو رات اور
رات کو دن کردے۔ کیا ہمکو آنکہین صرف اسی لیے دی گئی ہین کہ اندہیرے
ہی مین چیزون کو دیکہ لیا کرین اور بس۔ ان لوگون کے یہ طریقے ہین کہ دن کو
تو سوتے اور راتون کو جاگتے اور صبح ہوتے ہوتے کہانا کہاتے ہین۔ ہا۔
افسوس!! جب اور لوگ سونے کے لیے پلنگ پر جاتے ہین وہ وقت انکے
بستر سے اُٹہنے کا ہے انکی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ یہ بھی ویسا ہی کرین
جیسا کہ ہم سب کرتے ہین۔ عیاشی رفتہ رفتہ اپنا اثر ہمپر کرہی لیتی ہے۔ اسکا اثر
اولاً اسطرح محسوس ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اپنے جسم کی خلاف معمول احتیاط کرنے
کی ہم مین خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسکے بعد مکان کے لیے غیر ضرور سامان کی
بعد ازان مکان کی حیثیت بدلتے بدلتے اوسکو بالکل نیا کر دینے مین سیکڑون
روپیہ صرف کردیتے ہین۔ پہر ان سب کے بعد آخر مین عمدہ عمدہ کہانون کا شوق دامنگیر

ہوجاتا ہے نئے قسم کے کہانے ہرروز ہم کہانا چاہتے ہین اگر یہ نہین ہوسکتا تو رد
و بدل تو ضرور کرتے رہتے ہین چٹنی اچار اور مربون کو مخلوط کر کے کہاتے ہین جو
کہانا پہلے کہانا چاہیئے تہا وہ آخر مین کہایا جاتا ہے - اسپر طرّہ یہ ہے کہ ان
کہانون کی قدر اونکے خوش ذائقہ اور لذیذ ہونے کی وجہ سے تو کرتے نہین بلکہ
اس سبب سے کرتے ہین کہ اونکے سوا سے کسی اور کے دسترخوان پر اسطرح کے
کہانے نہین ہوتے - عیش مین پڑکر ہم اسقدر نازک دماغ ہو گئے ہین کہ ہمکو کسلمند
ہوکر آرام کرنے اور کہانے اور پینے کا وقت بہی معلوم نہین رہتا - اور لوگ یہ کہکر
پوچہہ لیا کرتے ہین کہ اب تو آپ کو بہوک لگی ہوگی یا یہ کہ اب آپ تہک گئے ہونگے
آرام کیجیے - ہاے افسوس ہمکو اپنی بہوک اور ماندگی یا کسل کا حال ہی دوسرون سے
معلوم ہوتا ہے !! ہم صدہا قسم کی بدکاریان کرتے رہتے ہین اور اونکے جواز پر بحث
کرنے کے لیے بہی طیار ہوجاتے ہین صرف اسلئے کہ اپنی زندگی کا دارومدار نہین
پر سمجہہ رکہا ہے یا اس خیال سے کہ اون سے لطف زندگی حاصل ہے - وہ شخص
سخت بدنصیب ہے جسنے اپنی تباہی کو اپنی زبان کے ذائقہ اور خواہشات نفسانی
کے سپرد کر رکہا ہے - ان لذتون کا ایک روز خاتمہ ہوگا - ایک ہی شغل مین ہرروز
رہنے سے انسان گہبرا جاتا ہے اور ایسی مسرتون کا انجام ہمیشہ شرم اور افسوس
اور حسرت پر ہوتا ہے - حواس خمسہ کی اطاعت پر اپنی مسرت کا انحصار کرنا انسانی
طبائع کے خلاف اور طبائع وحوش کے موافق ہے - غضبناکی - ہولناکی - امن مین

خلل اندازی کرنا گو بری باتین ہین مگر تاہم ادنمین ایک مردانہ شان تو ہے -

عیش طلبی کی عادت ڈالنا حماقت اور بیہودگی ہے

پیشتر کہانے اور مکان کے متعلق سامان جمع کرنے مین جو نہایت مختصر تہے زیادہ خرچ نہ پڑتا تہا مگر اب نہایت تکلیف اور دقت ہوتی ہے - عیش طلبی کی عادت پڑتے ہی بدکاریان عقل پر قبضہ حاصل کرنے لگتی ہین - سب سے پہلے ہمکو ادن چیزون کی ضرورت پڑتی ہے جنکی ہمکو قطعی ضرورت نہین اوسکے بعد ہم بدکاریان سیکہتے ہین اور آخر مین یہی قلب بالکل بے اثر ہوکر جسم کے قبضہ مین ہوجاتا ہے اور ادن خواہشات نفسانی کے پورا کرنے پر (جو پیشتر ہمارے قابو مین نہین اور اب رفتہ رفتہ ہمپر قبضہ حاصل کرتی جاتی ہین) ہم غلامون کی طرح مجبور ہوجاتے ہین - کس شئے نے ہمکو خوشبودار چیزون زردوزی کے کام کے کپڑون بہت سے ملازمون کے رکہنے اور ایسی ہی اور صدہا چیزون پر روپیہ برباد کرنے کا شائق بنادیا؟ صرف اس بے احتیاطی نے کہ اوس حد سے جو فطرت نے ہمارے لیے مقرر کردی تہی باہر نکلکر ہم فضولیات پر توجہ کرنے لگے - نوبت باینجا رسید - کہ ماحضر پر اکتفا کرنا فقرا اور گنوارون کا فعل سمجہا جانے لگا - عیش مین پڑکر ہم اسقدر مغرور اور خودسر ہوگئے کہ اپنے تئین شاہزادون سے کمتر نہین سمجہتے اور ذرا ذرا سی غلطی اور خطا پر ہمارا مزاج اتنا بگڑ جاتا ہے اور اسقدر ہم ناراض ہوتے ہین کہ گویا ادن سے ہماری جان

پر صدمہ پہونچتا ہے۔ اپنی جائداد کی آمدنی کو کمانون مین صرف کرنا اپنی میراث کو دو چیزون کی قیمت کے نذر کر دینا اور نئی قسم کی چیزون کی قیمت کو (بلا خیال اس کے کہ وہ چوری جا سکتے ہین اور ٹوٹ بھی سکتے ہین) بڑہانا۔ عورتون کو ایسے کپڑے پہنانا جس سے اونکے جسم یا اونکی عصمت کی بھی حفاظت ہو سکے اگر بالکل بنا نہین ہے تو کیا ہے؟ کہانتک اپنی خواہشون کو ہم بڑہاتے جائینگے۔؟ اپنے سامانون کو کہان تک ترقی دینگے؟ کب تک لوگون سے استحصال بالجبر کرینگے۔؟ اور کب تک اپنی تنہا ذات کے لیے ان تمام سامانون کو جو اگلے زمانون مین ایک قوم کی قوم کو کافی ہوتا تہا کم سمجھتے رہینگے؟ عیش طلبی کا شوق ہمارے حوصلون کی طرح کبھی گھٹنے والا نہین ہے۔ ناظرین آپ ہی بتلا کوے جھیل دریا جنگل یا زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا بتلائین جہان سے آپکی کہانے کے لیے چیزین نہ آتی ہون۔ زمین ہماری عمارتون کے بوجہ سے دب رہی ہے۔ پہاڑ اور دریا انسان کی تلاش اور جستجو سے تنگ۔ اس سخت امتحان مین کہانتک خواہشین بہری ہین خدا ہی کو معلوم ہے! ایک مکان سے کیا ہمارا گذر نہین ہوسکتا؟ ایک وقت مین دو مکان مین نہین رہ سکتے اور جسمین نہین رہ سکتے وہ ہمارا نہین ہے۔ کانٹون۔ پہندون۔ جال اور کتون کے ذریعہ سے ہمنے خدا کی ساری مخلوق کو تنگ کر رکہا ہے۔ ہم کسی شے کو نہین چہوڑتے مگر وہ جو محض معمولی یا ارزان ہونے کے لحاظ سے قابل توجہ ہی نہین۔ اور یہ سب کسکے لیے

صرف زبان کے ذائقہ کے لیے ! ہمارے حوصلے کبھی پست ہونگے اور نہ
ہماری خواہشین اورشہوت پرستیان کبھی کم ہونگی - مال اور اسباب روزوہ ہم بڑہاتے
چلے جاتے ہین - اولاد کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کے لئے فکر کرتے ہین
دریا اور سمندر ہمارے لیے زیور اور عیش طلبی کے سامان بہم پہونچاتے ہوے تھک جاتے
تھک گئے !! - ایک بیل ایک چراگاہ مین تمام عمر چرتا ہے - ہزارہا ہاتہیون کے
لیے ایک جنگل کافی ہوتا ہے - مگر یہ حضرت انسان جو اپنے تئین ضعیف البنیان
اور ضعیف الجثہ کہا کرتے ہین خدا کی ساری مخلوق سے زیادہ کہا جاتے ہین اور
پہر کچھہ نہین کہاتے - انہین بہوک تو کم ہے - مگر حرص سب سے زیادہ ہے
انہین وجوہات سے ہم گویا زندہ درگور ہین - ہمارے مکانات ہماری قبرین
ہین - اور اگر کوئی شخص چاہے تو مزارون کی طرح ہمارے دروازون پر ہمارے
نام کے کتبے بہی لکھہ سکتا ہے -

شہوت پرست اور عیاش نیکوکار نہین ہو سکتے

عیاش اور شہوت پرست انسان ہرگز نیک نہین ہو سکتے - اونسے
نہ تو ملک ہی کی خدمت ہو سکتی ہے اور نہ اونکی دوستی پر کسی قسم کا
اعتبار ہو سکتا ہے - سبب یہ ہے کہ اون کا دل اونکے قبضہ مین نہین ہے
نیک آدمی کا قدم بہادر سپاہی کی طرح (جو زخم پر زخم کہاتا ہے) پیچھے

نہین پڑتا) اور نہ اوسے اون زخمون اور آنے والی موت کی پروا ہوتی ہے
بلکہ وہ اونپر اور بھی ناز اور فخر کرتا ہے۔ اگر اپنے فرض ادا کرنے مین وہ
مر بھی جاوے تو سمجھتا ہے کہ اوسنے اپنے آقا پر (جسکا وہ ملازم تھا) اپنی جان
نثار کردی۔ وہ ہمیشہ اس مقولہ پر کہ "نیکی کی پیروی کرنا چاہیے" عمل کرتا ہے
بخلاف اسکے جو لوگ مصایب پر روتے افسوس کرتے اور تقدیر سے
شاکی رہتے ہین (گو مقدر کے خلاف اون سے کچھ ہو نہین سکتا اور بمصداق
آنچہ دانا کند کند نادان) تمام تکلیفات کو برداشت کرتے ہین مگر خوش
خوشدلی سے کام نکرنا اور بجبر کرنا حماقت نہین ہے تو کیا ہے؟ مصائب
مین پریشان ہونے سے جب کوئی نتیجہ نہ نکلے تو انسان پریشان کیون
ہو؟ قسمت نے جو کچھہ ہمارے لئے مقرر کردیا ہو اوسے بخوشی قبول کرنے
مین ہمکو کوئی عذر نکرنا چاہیے جس سے نہ بچ سکنا یقینی ہے اوس سے
بچنے کی کوشش کرنا بیوقوفی ہے ع مَنْ جرّب المجرب حلّت به الندامه
ہم پیدا ہوتے ہی اوسکے بندہ کہلانے لگتے ہین اور صرف اوسی کے
احکامات کی تعمیل سے ہماری نجات ممکن ہے۔ ان خیالات کا شخص
آزاد مطمئن اور محفوظ رہیگا۔ اور اوسکے افعال اور اسکی خواہشین یکسان
ہونگی۔ اگر کوئی مجھسے پوچھے۔ تو دنیا مین اس سے زیادہ اور کوئی مسرت
نہین کہ ہماری تمام ضروریات دل ہی کے اندر رفع ہوتی رہین باہر کی امداد

سے رفع کرنیکی ضرورت نہ پڑے۔ عیش طلبی کی عادتین دلکو کمزور کردیا کرتی
ہین اور اُسکی تقویت کیلئے ہمکو قسمت سے امداد طلب کرنا پڑتی ہے جو غلامون
کی طرح امداد اگرچہ دولت پیدا کرتی ہے۔ بُری چیزون کے دیکھنے سے
اپنی آنکھین اور بری باتون کے سننے سے اپنے کان ہمکو ہروقت بند رکھنا
چاہیئے۔ شاہ آلی سس (zzlyeses) کو بحری سفر مین واپسی کے وقت
صرف ایک مقام پر خطرہ تھا مگر زندگی مین سیکڑون خطرون سے ہر روز ہمکو
سابقے پڑا کرتے ہین۔ ہر شہر اور شخص کی حالت یکسان ہے اور عزیز
سے عزیز دوست پر بھی بھروسہ نکرنا چاہیئے۔ خدایا تو مجھکو توفیق عطا فرمائیو
کہ مین نمائشی اور فضول چیزون پر اپنی خوشی کا دارمدار نہ سمجھون۔

بارہوان باب

بیجا خواہشین پورا ہونیکے علاوہ انسان کو ہمیشہ متفکر اور پریشان رکھتی ہین

در دهر هر آنکه نیم نانے دارد	از بهر نشست آستانے دارد
نے خادم کس بود نه مخدوم کسے	گو شاد بزی که خوش جهانے دارد

جو شخص سچّی دولتمندی حاصل کرنا چاہے اوسکو چاہئیے کہ روپیہ کے
بڑہانے کی فکر نہ کرے بلکہ خواہشات نفسانی کے گھٹانے کی۔ علاوہ فضول
ہونے کے دولتمندی کی خواہش مین ذلت کا پہلو بہی نکلتا ہے جسکو
دولتمند ہی خوب سمجہہ سکتے ہین ایسی خواہشون اور حوصلہ مندیون کا کیا
نتیجہ جنکے پورے ہونے پر بہی ہم اون چیزون کی (جو ہمکو حاصل ہوجاتے
ہین) مالک نہ قرار پاسکین بلکہ محض امین۔ آخر وہ کیا شی ہے جسکی خواہش
خون بہانے اور خطرون مین پڑنے سے بہی نہین جاتی؟ یا حاصل ہوجانے
کے بعد بہی اوسکی نگہداشت اور حفاظت مین ہر وقت جان کے لالے
ہون؟ یا جسکے لئے دوستی اور محبت تو درکنار ایمان تک چہوڑ دینا پڑے
وہ غالباً یہی دولت تو ہے جو دست بدست ہم تک پہونچی ہے اور دوسرے
ہاتہون تک اسیطرح پہونچیگی ع بدستہاے دگر ہمچنین بخواہد رفت
کوئی شی ہماری نہین ہے مگر وہ جسکو اپنے ہاتہہ سے اپنے اوپر یا اپنے
لئے خرچ کرڈالین یا جسکو اورون پر منتقل کرسکین وہ آسودہ ہونے والی شی
لالچ ہی تو ہے جسکو کوئی فیاضی آسودہ نہین کرسکتی۔ اور ہماری خواہشین
ایسی غیر محدود اور لاانتہا ہین کہ ایک کے پورا ہوتے ہی ہم دوسری کے
پورا کرنے کی فکر کرنے لگتے ہین۔ جب تک روپیہ بڑہانے کی فکر کرتے رہینگے
یہ تو ظاہر ہے کہ اوسکا صحیح استعمال ہمسے نہ ہوسکیگا۔ اور وقت کا زیادہ حصہ

اوس کے متعلق حساب کتاب رکھنے اور اُس کے سمجھوتہ مین صرف کرنا ہوگا جسکے
ضائع ہو جانے سے کسیکو کچھہ فائدہ نہین پہونچتا۔ بچون اور بوڑھون کی عادتین اگر
یکسان ہو جائین تو دونون مین پھر کیا فرق ہے۔ پھل پھلاری کے لئے بچے
غل مچاتے اور روتے ہین اور سونے اور چاندی کے لئے بوڑھے۔ بچپن مین
کتے کو اگر روٹی کا ٹکڑہ دو تو وہ اوسے مُنہ سے پکڑ لیگا۔ زمین پر گرنے نہ دیگا۔
اور حلق سے نیچے اوترتے ہی دوسرے کے لئے مُنہ پھیلا دے گا۔ یہی حالت
ہماری ہے مقدر نے جو کچھہ اسوقت تک ہمکو دیا ہے اوسے تو ہم کلیجہ سے
لگائے ہوئے ہین اور زیادہ ملنے کے منتظر ہین۔!! ہماری یہ شکایت کہ اللہ
جلشانہ نے سونا چاندی ایسی بیش قیمت دہاتون پر اور زیادہ بوجھہ کیون نہین
رکھا اور زمین کے اندر اور زیادہ گہرا کیون نہ دبا دیا محض بے فائدہ ہے۔ جبکہ ہم نے
سندات۔ سودی تمسکات۔ اور دیگر دستاویزات کے ذریعہ سے اُن تک پہونچنے
کی ہمنے ترکیب نکال ہی لی۔ یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ جن چیزون کو ہمارے حق مین
اللہ جلشانہ نے مفید سمجھا وہ مفت اور بلا کسی قسم کی تکلیف کے ہمکو ملتی رہتی ہین۔ مگر
لوہا۔ سونا اور چاندی جو قتل اور خونریزی کے ذریعے اور آلے ہین اون کو ہم تک جلد
نہ پہونچنے کی مصلحت سے زمین کے اندر چھپا دیا ہے۔

حریص کے لئے حرص ہی ایک قسم کی سزا ہے

حریص کے لئے یہی ایک سزا نہین ہے کہ وہ حرص کے عذاب مین مبتلا ہے
بلکہ بہت سی اور بھی ہین - کیسا ذلیل ہے وہ شخص کہ کسی سے کچھ مانگے اور مانگ
مانگ کر اپنی خواہشین پوری کرے یہ اوس سے بھی زیادہ ذلت کی بات ہے!
روپیہ کی حفاظت کرنا اوس کے حاصل کرنے کی تدبیرون سے بدرجہا زیادہ
تکلیف دہ ہے - نقصان پہونچنے کا خیال ہی کیسا پریشان کن خیال ہے!
اور نقصان ہوجانے کا صدمہ توالامان - امیرون کو خوش نصیب سمجھکر ہر شخص اونکا
سا ہونا چاہتا ہے - مگر کیا کبھی کسی شخص نے اس امر پر غور بھی کیا کہ اونکی سی بدتر
حالت دنیا مین کسی اور کی بھی ہے ! دماغ مین پریشانیون کا ہجوم ہے اور حاسدون
کی طعنہ زن زبانین ہر وقت اونکے لئے کھلی ہوئی ہین - کوئی حریص اپنی دولت
اپنی مویشیون اور غلامون کی کثرت اپنی زمینداری اور محلون پر ناز کرہی نہین سکتا اسلئے
کہ اوسکی یہ موجودہ حالت بمقابلہ اوسکے جسکی آیندہ ملنے کی وہ خواہش کر رہا ہے
محض بے حقیقت ہے - اگر اس حد تک نہین تو اتنا تو ضرور ہے کہ اسحالت کو وہ بہت
ہی ذلیل اور گدایانہ سمجھتا ہے - یہ ممکن نہین کہ صرف ایک ہی شخص تنہا تمام دنیا کی چیزون
پر قبضہ پالے - ہان ان سب چیزون سے متنفر ہوکر اونسے ترک تعلق کر دینا البتہ
ممکن ہے - تونگری کو ذلیل سمجھکر اوسکی استدعا نہ کرنا ایک اور قسم کی تونگری ہے -

اے زر تو خدا نۂ و لیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

بعض حکام روپیہ کمانے ہی کے لئے پیدا کئے گئے ہین اور یہی وہ لوگ ہین جو رشوتین لیتے ہین - یہ اشی حکام تجارت پیشہ لوگون کی طرح یہ نہین دیکھتے کہ چیز کیسی ہے - بلکہ یہ دیکھتے ہین کہ دام کیسے ہین - صلہ ملنے کے خیال سے ہم ایماندار بنے رہتے ہین اور یہی خیال ہمکو بے ایمان بھی بنا دیتا ہے - جب تک ایمانداری سے نفع پہونچتا رہتا ہے ہم ایمانداری پر ثابت قدم رہتے ہین - اگر بے ایمانی سے زیادہ فائدہ کی امید ہوجائے تو پھر ایمانداری پر قائم نہین رہتے - لڑکپن سے روپیہ کی تعریف مان باپ سے سُنتے سُنتے ہم اتنے بڑے ہوئے اور جون جون بڑہتے گئے روپیہ کی محبت بھی ہمارے دل مین اوسیطرح بڑہتی گئی - یہانتک کہ اوس خدائے پاک کا شکر ادا کرنے مین بھی تو روپیہ ہی کی صرف کرنیکی ضرورت سمجھی گئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اسیوجہ سے مفلس ہونا بلا اور مصیبت سمجھ لیا گیا ہی ؎

شب چو عقد نماز بربندم	چہ خورد بامداد فرزندم

اس مصیبت کو شعر اسنے اور بھی زیادہ کر دیا ہے - اونکے مذاق کے موافق آفتاب سونیکی گاڑی پر سوار ہو کر نکلا کرتا ہے - سب سے عمدہ زمانہ گولڈن ایج ہی کہلاتا ہے اور انہین خیالات کی وجہ سے رشوت ستانی جو دنیا مین سب سے ذلیل چیز ہے سب سے زیادہ برکت والی شے سمجھی جانے لگی - !

حرص کی وجہ سے ہم تنک مزاج ہوجاتے ہین اور ذلیل رہتے ہین

حرص ہم کو صرف پریشان ہی نہین رکھتی بلکہ اپنے ابنائے جنس کا بدخواہ بھی بنا دیتی

ہے۔ سپاہی ہر وقت لڑائی کا خواہشمند رہتا ہے۔ کسان غلہ کی گرانی کا۔ حکیم بیماری کی زیادتی کا۔ وکلا فوجداری اور دیوانی معاملات کی کثرت کے۔ وہ سوداگر جسکے پاس نادر اور عمدہ اشیا تجارتی ہین چاہا کرتا ہے کہ لوگ عیش پسند ہوکر اوس کے مال کی زیادہ خریداری کرین اور وہ اس طریقہ سے لوگون کو تباہ کر کے اپنے لئے دولت جمع کرنا چاہتا ہے۔ طوفان اور آتشزدگی کے بعد اینٹ فروخت کرنیوالون اور بڑہئیون کو فائدہ پہونچتا ہے۔ مختصر یہ کہ دنیا کا دستور یہی ہے کہ ایک کے نقصان سے دوسرے کو فائدہ پہونچے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو لوگ ہماری موت سے فائدہ اوٹھا سکتے ہین وہ ہمارے زندہ رہنے سے خوش نہین ہو سکتے یونان کے وزیر ڈیماڈیز نے ایک شخص کو صرف اسی بنیاد پر پہانسی دیدی کہ وہ سامان تجہیز و تکفین بطور تجارت نفع سے بیچا کرتا تہا اس وزیر کا یہ خیال تہا کہ اپنے منافع کے لئے وہ وبائے عام کا خواہشمند تہا کیونکہ اسکے بغیر اوسے کوئی معقول فائدہ پہونچ سکنا غیر ممکن تہا۔ مگر میرے نزدیک اوس کا یہ خیال غلط تہا۔ ممکن ہے کہ اسکو زیادہ خریدارون کی خواہش نہو بلکہ یہ کرتا ہو کہ ان چیزون کو سستا خرید کر کے گران بیچتا ہو۔ اگر پہلی حالت صحیح تہی تو چاہیے تہا کہ اون سوداگرون کو بہی سزا دیجاتی جنسے یہ شخص سامان خرید کرتا تہا۔ جو چیزین ہماری خواہشات کو بڑہاتی ہین وہی ہمارے دلون کو کمزور بہی کردیتی ہین۔ جہان دل مین خواہشین بڑہین اور وہ کمزور ہوا۔ اول تو وہ خوشی مین بڑہتا ہے اور بعد کو غرور اور نخوت سے پُر ہوکر کمزور ہو جانے سے محض بیکار ہو جاتا ہے۔

گناہ اور پریشانیان ہوا و ہوس کے لئے لازمی ہین

شہوت پرستی - عیاشی - اور حرص کی برائیون کے بیان کرنے کے بعد ہم اون معاملات کا تذکرہ کرینگے جو دنیا مین اچھے سمجھے جاتے ہین یعنی سلطنت اوسکی وسعت اور ملک کی فتوحات کا شوق - وہ لوگ جو دولت اور عزت حاصل کرنے کے پیچھے پاگلون کی طرح پڑ گئے ہین اگر ان لوگون کے دلون کو دیکھ سکتے جنکو دولتمند اور معزز ہونے کا شرف حاصل ہو چکا ہے تو اسمین ذرا سا بھی شبہہ نہین ہے کہ اونکے دلون کو پریشانیون اور مصیبتون سے پُر دیکھکر وہ حیرت زدہ اور بھچکے رہ جاتے - ایسے تمام عہدے جو گنہگارون کی آنکھ مین چکا چوند پیدا کرنے والے ہین اونکی خوشیان بھی جھوٹی ہونے کے علاوہ غیر مستقل اور غیر یقینی ہین - اس قدر محنت اور مشقت سے حاصل کرنے کے بعد ان مسرتون سے ہمیشہ مستفید ہونیکی خواہش اوس سے زیادہ بڑھکر غیر یقینی ہے - طمع ہم مین غرور اور خود پسندی پیدا کر دیتی ہے جسکی وجہ سے اگر ہم کسی کو اپنے سے زیادہ دولتمند دیکھتے ہین یا کم یہ دونون حالتین ہمارے لئے تکلیف دہ ہوتی ہین ہم ہمیشہ حسد کی آگ مین جلا کرتے ہین - ایک طریقے سے تو ہم حاسد ہین اور دوسرے طریقے سے محسود -

سکندر اعظم نے کتنے ہی ملک فتح کر لئے مگر کیا فائدہ ہوا جب وہ مفتوحہ ملک پر قناعت نہ کر سکا! انسان جتنا ہی حریص ہوگا اوسیقدر اوسکی خواہشین بھی وسیع ہونگی - ایسے

ظرف کے پر کرنے کی کوشش کرنا کیا جو کبھی پُر نہو سکے - ایسے بہادر شخص کے
لئے جو بڑے بڑے بادشاہون اور وسیع سلطنتون کو مطیع کر چکا ہو سچ کہنے کیسے
افسوس کا مقام ہے کہ اوسکو خواہشات نفسانی نے اپنا غلام بنا کر رکھا ہے!! حرص
وہی تو ہے جسکی وجہ سے دل مین اعلیٰ سے اعلیٰ تر چیزون کی خواہشین پیدا ہوتی
رہین اور جب پوری نہونے والی باتین ایک مرتبہ پوری ہو جائین تو غیر ممکن باتون کے
پوری ہونے کی امید ہونے لگے - حریصون کی حالت بالکل استسقا کے مریض
کی سی ہوتی ہے جسکی پیاس کبھی نہین بجھتی - نیکی کا راستہ سیدھا اور صاف ہے
مگر امارت اور عظمت تک پہونچنے کے راستے بیہڑ اور ڈھالوان ہی نہین ہین بلکہ
برف باری کی وجہ سے پھسلوان بھی - مگر باینہمہ امرا کو اس بات کے یقین کرانیکی کوشش کر
کیجائے کہ اونکی حالت ویسی خطرناک ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تو اونہین
کبھی یقین نہ ہوگا - فضولیات کی خواہش تکلیف دہ ہوتی ہے اوسنے گو ہمکو آرام
ملنا ممکن ہے مگر قسمت پر اوسکا ذرا سا بھی اثر نہین ہے - دولت اور عزت تک
پہونچنے کے جو راستے ہین اون مین سے ایک پگڈنڈی تکلیف کی طرف بھی نکل
گئی ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ خوشی مین رنج کے سامان پیدا ہو گئے ہین - علاوہ
ان خوفناک نتائج کے جو اس سے پیدا ہو جاتے ہین لالچ ایک ایسے بھنور کے
مانند ہے جسمین کسی چیز کا پتہ نہین لگتا - جن چیزون کو اورون سے لیکر ہمنے اپنے
پاس فراہم کیا ہے ممکن ہے کہ اور لوگ بھی ہم سے اسیطرح لیجائین - بڑی بڑی

خطاؤن کی وجہ سے ہم اگر اپنے تئین بڑا سمجھنے لگین تو ہماری حماقت ہے۔ ہمکو جاننا چاہئے کہ بجز ظاہری نمایش اور نمود کے اوسکے کوئی اور نتیجہ نہین نکلتا۔ ملمع کئے ہوئے زیورون کی چمک آنکھون مین خیرگی ضرور پیدا کردیتی ہے۔ مگر ہر سمجھدار سمجھ جاتا ہے کہ جس دہات سے وہ بنائے گئے ہین کیسا ادنی درجہ کا اور نکما اور خراب ہے۔

بہت ہی بد نصیب وہ شخص ہین جنکو عوام الناس بڑا اور خوش نصیب سمجھے ہوئی ہین

میرے نزدیک ایسے لوگ ہرگز حسد کے لائق نہین جنہین عوام الناس خوش وخرم اور خوش نصیب سمجھتے ہون۔ پاک دل کبھی جھوٹی تعریف اور خوشامد سے خوش نہین ہوتا۔ اور نہ جھوٹی شان وشوکت ہماری خوشیون پر اپنا اثر ڈال سکتی ہے۔ یہ خیال آج کل غلط قائم ہو گیا ہے کہ غل اور شور کئے بغیر ایماندار آدمی پہچانا نہین جا سکتا۔ اور اسی لئے لازم ہوا کہ تمام آدمیون سے نفرت کیجائے اور اون کو پریشان کیا جائے جو شخص اسطرح سے دور رکھا جاتا ہے ممکن ہے کہ اوس سے زیادہ نیک اور ایماندار ہو جو اوسے اپنے قریب تک آنے نہین دیتا۔ جو شخص بلا نقصان غیر سے اپنے اختیارات کو اپنے حق مین مفید بنانا چاہتا ہے اوسکو چاہیے کہ اوّل اپنی خواہشات نفسانی کو اپنے ہی حق مین مفید بنانے کی کوشش کرے۔ نہ مغلوب

ہونے والے شہرون کو جن بہادرون نے آخر کار خاک سیاہ ہی کرکے چھوڑا۔ بڑی بڑی فوجون کو جنہون نے اپنے سامنے سے بھگاکر آخر کار تہ تیغ کرہی ڈالا اور خون مین نہاکر اپنے دشمنون پر جنہون نے فتح حاصل کرہی لی۔ آخر مین اپنی کمینہ خواہشات نفسانی مین گھر کر اس ذلت وخرابی کے ساتھہ گرفتار اور مقید کئے گئے کہ پناہ بخدا!! اسکندر اعظم کے دماغ مین یہ سودا سما گیا تھا کہ اپنی بے پناہ تلوار سے سلطنتون کو زیروزبر کر ڈالے۔ اس کی ابتدا اور کہین سے نہین۔ اپنے ہی مسکن اور مولد یونان سے اوسنے کی! وہان کے نفیس اور نادر چیزون پر اپنا قبضہ کرکے آگے بڑہا اور لیسیڈیمین کے باشندون کو غلام بناکر اتھینس مین قتل عام کرکے ہزارہا بندگان خدا کو بے گناہ جان سے مارا!! اپنے باپ فلپ کے زرخرید اور مفتوح قصبات اور شہرون کی بربادی ہی پر قناعت نہ کی بلکہ مخلوق خدا کا اپنے تئین دشمن سمجھکر وحشی اور درندہ جانورون کیطرح جس چیز کو کہا نہ سکا برباد کردیا! اوسی پر کیا موقوف ہے۔ ہر انسان پر اقبالمندی کا اثر پڑہی جاتا ہے۔ یہ اثر قلب کو کبھی تسکین حاصل کرنے نہین دیتا دماغ ہر وقت پریشان رہنے کی وجہ سے چکّر کہایا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امرا اور صاحب اقبال حریص۔ عیاش اور مغرور ہوجاتے ہین۔ نرم دل توشاذ ونادر ہی ہوتے ہین ؎

تا بدولت برسی مست نہ گردی مردی	جام می خوردن وہشیار نشستن سہل ست

اقبالمندی تک پہونچنے کا راستہ نہایت ہی ڈہالوان ہے۔ اور اگر کوئی شخص اقبالمند

ہو کر حد سے زیادہ نہ بڑہا - تو خیر - ورنہ وہی اقبالمندی ایک روز اوسکی تباہی اور بربادی کا باعث ہو کر اوسکی وبال جان ہو جاتی ہے - اقبالمند ایسے خوش قسمت کم گذرے ہین جو آخر تک اوسکی جھوک سنبھال سکے ہون - یہ تو ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ انسان جتنا بڑہا اوتنا ہی گھٹا اور آخر مین ذلیل اور تباہ ہوا -

تیرہوان باب

خوف ورجا انسانی زندگی کے حق مین بہر قاتل کا اثر رکھتے ہین

دنیا مین ایسا شخص جسے نا امیدی کا کھٹکا لگا ہوا ہے کبہی خوش نہین رہ سکتا - ہر شخص کی حالت ایسی ہے جسے آیندہ کسی نا امیدی کا خوف ہو - امید اور بیم گو بظاہر متفرق معلوم ہوتے ہین مگر حقیقت مین ایک ہین - اور ایک دوسرے سے بہت ہی قریب - ایسے قریب - جیسے قیدی سے اوسکا محافظ - ایک کے پیچھے دوسرا - اسکا سبب یہ ہے کہ طبیعت کے جذبات ہر وقت بڑہتے رہتے ہین جنکا پورا ہونا زمانہ آیندہ پر منحصر ہوتا ہے امید ان دونون حالتون کی درمیانی حالت کا نام ہے - اگر تمام زمانہ یہ مان لے کہ جو پریشانیان ہمکو اسوقت ہین وہ صرف اسیوجہ سے تو ہین کہ ہم اپنی حالت موجودہ آیندہ یا دونون کے نسبت ہر وقت غور و فکر کرتے رہتے ہین تو پہر کوئی اختلاف باقی نہ رہے - مگر اسوقت تک توسب کا اتفاق ہوا نہین - حالت موجودہ کے نسبت اگر ہم

پریشان ہین تو وجہہ پریشانی کا رفع کر دینا اوسکے اختیار کی بات ہے۔ رہی حالت آیندہ اوسکی نسبت فکر ہی کیا ہے ممکن ہے کہ نوبت آئے یا نہ آئے۔ پیش از مرگ واویلا حماقت ہی تو ہے۔ اگر انسان ایسا ہی کیا کرے۔ موجودہ حالت کا لطف کبھی اُسے نہ ملے اسلئے کہ کسی شے کے ضائع ہو جانے کا خیال اوسکے واقعی ضائع ہو جانے کے صدمہ کے برابر ہے۔ انسان کو دوراندیش ہونا چاہیئے مگر بزدل اور لاپروا نہین۔ ایسا شخص مصائب کے آنیسے پیشتر اوسکے رفع کرنیکی تدبیرین سوچ لیا کرتا ہے یہ ہوسکتا ہے کہ کسی شخص کو کسی خاص قسم کا خوف ہو مگر اِس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکے سبب سے وہ ہمیشہ خوف زدہ ہی رہے۔ اِس سے میرا یہ منشا ہے کہ اوسکے دل پر خوف کا اثر تو ہوسکتا ہے مگر اوسکے بُرے نتایج کا نہین۔ ہان۔ اگر ہم خوف کو ہر وقت دل مین جگہہ دیتے رہینگے تو ضرور ڈرنے کی عادی بہی ہو جاینگے اور یہہ بہت بُری بات ہے۔ میرے نزدیک یہ نہایت ہی نامردانہ اور ذلیل امر ہے کہ انسان ہروقت مشکوک۔ غیر مستقل اور بزدلانہ حالت مین رہے ایک قدم آگے بڑہائے اور دوسرا پیچھے ڈالے۔ اِس روز روز کے خوف سے تو یہ بدرجہا بہتر ہے کہ جس بات سے وہ ہروقت ڈرا کرتا ہے وہ اوسپر ایک مرتبہ گذر ہی جائے۔

اگر آیندہ ہونیوالی باتونکا خوف ہم پیشتر ہی سے کیا کرین تو ہماری تکلیفون کی کچھ حدوپایان نہ رہی

پیش از مرگ واویلا کرنے کے اگر ہم مصداق بنجائین تو یہ زندگی ہم کو وبال جان ہوجائے
ایسی حالت مین یہی طریقہ مناسب ہے کہ ایک اڑی ہوئی کیل کو دوسری کیل کے ذریعہ
سے نکالین یعنی یہ کہ خوف کے ساتھہ امید کو بھی شامل کرلیا کرین۔ اِس سے گو ہماری
تکلیفین بالکل رفع نہوجائینگی۔ مگر اون کی برداشت کی سختی مین کسی حد تک کمی ضرور
ہوجائے گی۔ کسی ایسی شئے کا وقوع نہونا جسکا خوف ہمکو ابھی سے ہے ویسا ہی
غیر یقینی ہے جیسا کہ اوسکا ہونا۔ مگر ہماری سریع الاعتقادی کا برا ہو۔ جو خوف کو ہمارے
سامنے پہلے ہی سے لاکر موجود کر دیا کرتی ہے۔ فرض کرو کہ وہی ہوجائے جسکا
خوف ہمارے دلون مین سما گیا ہے تو ہم کیا کرسکتے ہین؟ ممکن ہے کہ ہمارے
حق مین وہی بہتر ہو۔ فرض کرلو کہ جس بات سے ہم ڈر رہے ہین زیادہ سے زیادہ
یہ ہے کہ "ہم مرجائینگے"۔ اور اگر ہم مر ہی گئے تو کون جانتا ہے کہ یہہ مرنا ہی ہمارے
حق مین مفید نہین ہے۔ اللہ جلشانہ نے ہماری شہرت ممکن ہے کہ اِسی پر منحصر رکھی ہو
سقراط زہر کا پیالہ پی لینے ہی سے تو مشہور ہوا۔ کیٹو ایسے نامی اور جرار شخص کے لئے
خودکشی ہی تو باعث شہرت ہوئی مصیبت کے آنے سے ہم کیون ڈرین؟ اسکا یقین
کیسے ہوگیا کہ ہم پر وہ آئے بغیر نہ رہیگی۔ کتنے مصائب جنکی آنے کے خوف سے ہم
پریشان ہو رہے تھے نہین آئے۔ کتنے آئے مگر "رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"
کے مصداق بنے۔ جب (خدانخواستہ) وہ وقت آہی جائے تو اوسیوقت افسوس
بھی کرلیا جائے گا۔ جب تک نہ آئے تو کیون خدا سے بہتری کی امید نہ رکھین۔ اکثر

دیکھا گیا ہے کہ خود بخود کوئی بات ایسی ہو گئی جس سے آنیوالی مصیبت یا تو بالکل ٹل ہی گئی یا چندے اوس سے نجات ملگئی ع مترس از بلاے کہ شب درمیان ست اور یہ باتین تو قریب قریب ہر شخص کے تجربہ مین آچکی ہین کہ سیکڑون آدمی آگ مین گر کر بچ گئے۔ صدہا چھتین گرین اور دیوارین نیچے آرہین مگر کسیکے جسم مین خراش تک نہ لگی۔ جلاد تلوار کا ہاتھہ لگانے ہی کو تھا کہ جان بخشی کا حکم آگیا۔ اور پھانسی کے حکم دینے والے سے پھانسی پانے والا بہت زیادہ عرصہ تک زندہ رہا۔ قصہ مختصر یہ کہ خوش نصیبی ہو یا بدنصیبی جو حالت ہو اوسی کے موافق اوسمین لطف بھی ہے۔ شاید ایسا ہو۔ شاید ایسا نہو۔ جب تک ہو نہ لے کیسے یقین کر لیا جاے کہ جیسا ہم سوچ رہے ہین ویسا ہی ہوگا۔ بسا اوقات لفظون کے معنی سمجھنے مین غلطی ہو جاتی ہے۔ اونکا مطلب اونکے اصلی معنون سے کہین زیادہ خراب سمجھہ مین آجاتا ہے۔ آپ ہی بتلائین کہ آخر کار یہ سب پریشانیان بے وجہ ہین یا نہین؟ جب (خدانخواستہ) مصائب آجائینگے تو رنج کرنیکے لئے وقت بھی کافی دیا جائے گا۔ اور سچ پوچھو تو افسوس کرنے کا وقت بھی وہی ہے پیشتر سے اوسکا خیال کر کے رونا اور افسوس کرنا بالکل بیجا ہے۔

بُرے وقت کے لئے پہلے سے انتظام کر رکھنا چاہئے

وہ شخص جو آنیوالے مصائب کے خوف سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اوسے چاہئیے کہ اولاً یہ فرض کر لے کہ اوسپر گویا وہ تمام مصائب ایک ساتھہ ہی نازل ہو گئے۔ اسکے بعد وہ ہر ایک

کے برے نتیجے پر علیحدہ علیحدہ اگر غور کرے گا تو اوسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ سب نہ تو کچھہ زیادہ ہی تھے اور نہ دیرپا - وہ برے نتائج جنکے پیدا ہو جانیکا خوف اوس پر غالب ہو گیا تھا اگر سچ پوچھو تو وہی خوف اونکا باعث تھا - مرض کے پیدا ہونے سے پیشتر ہونے والے مریض کے جسم مین ایک قسم کی سنسناہٹ سستی اور اعضا شکنی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اوسی طرح وہ شخص جسکا دل کمزور ہے آیندہ مصیبت کا تصور کر کے یا تذکرہ سن سن کر اپنی زندگی اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے - جو بلا مین شاید آج سے پچاس برس بعد نازل ہونیوالی ہین اونکا تصور آج ہی سے کر کر اپنے خوشیوں کا کیون خون کیا جاے اس قسم کا مزاج ایک قسم کا مرض ہے اور اپنے تئین ناخوش رکہنے کا ایسا آلہ ہے جسکو ہم نے خود بڑی محنت سے اپنے اون مصائب کے اظہار کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے جن کا وجود قطعی اس وقت تک نہین ہے بعض آدمی مصائب کا آنا تو درکنار اوس کے خیال ہی سے پریشان ہو جاتے ہین جس طرح بچے سایہ یا کسی بدشکل شخص کو دیکہنے سے - اگر کسی ظالم یا جابر کے ظلم یا جبر کا ہم کو خوف ہے تو یہ بات کہ وہ بہی بیخوف نہین ہے ہماری تسکین کو بہت کافی ہے - دیکھئے کہ شیر سا بہادر جانور بہی پتے ایسی بے حقیقت شے کے کہڑکہڑاہٹ سے ڈر کر چوکنا ہو جاتا ہے - اور خوفناک جانور جس شے کے دیکہنے سے غصہ مین آجاتا ہے اوسی کے خوف سے اوسکے جسم مین رعشہ بہی پیدا ہو جاتا ہے - سایہ - آواز - غیر معمولی بو اوسے چوکنا کر دینے کے لئے بہت کافی ہے

ــــــــ ❊❊❊ ــــــــ

احتیاج - علالت اور حکامونکی زبردستیان تمام مصائب سے بدتر ہین

احتیاج - بیماری اور اون ظالمانہ کارروائیون سے جو زبردستون کے جانب سے ہمپر کیجاتی ہین میرے خیال مین ہر انسان زیادہ ڈرتا ہے - انمین سے پچھلی حالت تو ضرور ہی خطرناک ہے اسلئے کہ ایسی تکلیفون کے پہونچانے کے لئے بہت سے سامانون کی ضرورت پڑتی ہے بیماری اور افلاس کی تکلیفین گو ناگوار ہوتی ہین مگر اون کا اثر رفتہ رفتہ چونکہ ہمپر ہوتا ہے لہذا زیادہ تکلیف دہ ثابت نہین ہوتین - علاوہ اسکے اونکی آمد مین بہی تو زیادہ شور وغل نہین ہوتا - بخلاف اسکے ظالم ظلم چہپا کر نہین کرتے - سفاکی کا لشکر اونکے ساتھہ ہوتا ہے - آگ تلوار - پہانسی لگانے کے سامان - شکنجے - مردہ خور جانور - سولی دینے کی مینخین جسمون کے ٹکڑے اوڑا دینے کے آرے - زندہ جلا دینے کے لئے رال کے تہیلے اور جلادی کے اور بہت سے سامان! ایسی ایذائین جنکے ساتھہ اتنا ہجوم ہو اور جو ہمپر اِن بدنما طریقون مین کی جائین کچہہ بہی تعجب نہین اگر وہ بمقابلہ اور ایذاؤن کے ہمکو زیادہ مہیب معلوم ہون - جلاد کے پاس جسمانی درد اور تکلیف پہونچانے کے ذریعے اور سامان چونکہ زیادہ ہوتے ہین لہذا اوسی سے لوگ زیادہ ڈرتے ہین - ہزار ہا شخص جو اور حالت مین خوشی سے موت کا مقابلہ کرتے انہین ایذاؤن کو دور ہی سے دیکھکر بلکہ اونکے نام ہی سے گہبرا جاتے ہین بہوک - پیاس اور تپ دلرزہ کی تکلیفین گو اور تکلیفون سے کم نہین - مگر چونکہ ہماری نظرون

سے پوشیدہ ہین لہذا اون کا اثر ہماری قوت واہمہ پر کم پڑتا ہے بعض آدمی جب تک کہ
مصیبت مین مبتلا نہین ہوتے اونکی برداشت کرنیکی طاقت اپنے مین پاتے ہین۔
مگر جہان جلاد اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے اونکے پاس پہونچا اور آگ۔ سولی
پہانسی اور موت کا سامان اونکے سامنے آیا تو بزدلون کی طرح اون کی ہمت عین ضرورت
کے وقت اون کا ساتھہ چھوڑ دیتی ہے!! بیماری۔ قید۔ آتشزدگی کے حادثے ہر روز
ہوا ہی کرتے ہین۔ مکانون کا گرنا جنازون کا نکلنا۔ آگ سے جلنا۔ یہ بھی ویسے ہی روزمرہ
کے واقعات ہین۔ اِن سے زیادہ تعجب خیز اُن احباب کی موت ہے جو رات کو ہمارے
ساتھہ دعوت مین شریک تھے اور صبح کو چل بسے! جس حالت مین ہم اپنے چارونطرف
ایسے واقعے ہر وقت دیکھا کرتے ہین تو کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے اگر ہم پر بھی ایسا
ہی کوئی واقعہ گذر جائے او سوقت یہ کہنا کہ ہمکو تو اسکی امید نہ تھی ضرور حماقت ہے۔ کیون
صاحب۔ کیون نہین تھی؟ بھلا غور تو فرمائے کہ ایسی کونسی ملکیت اور جائداد ہے جسپر
افلاس کا جھونکا نہ چل گیا ہو یا بذریعہ نیلام کے دوسرے کے نام منتقل نہوئی ہو۔ وہ کون
عہدہ دار یا منصب دار ہے جو کبھی نہ کبھی بے عزت اور ذلیل نہین ہوا؟ وہ کونسی سلطنت
ہے جسنے اپنے پادشاہ کو نہین بدلا؟ اور آخر مین جو خود بھی ویران اور تباہ ہونے سے بچی ہو
صدہا بادشاہ اور شہزادون کے گلون مین اونہین جلادون کے ہاتھہ سے پہانسی کی رسّی ڈالی
گئی جو معمولی آدمیون کو پہانسی دیا کرتے تھے!! سچ تو یہ ہے کہ جو اورون کی قسمت مین
ہے وہی ہماری قسمت مین بھی۔ ممکن ہے۔ کہ ہو۔ مگر مصائب کی پیش بینی اونکی تکالیف

کے اثر کو کسی حد تک ضرور کم کر دیا کرتی ہے۔

ہماری تکالیف اور مسرت کا انحصار زیادہ تر چیزون کے صحیح اور غلط اندازہ پر ہے

قوت واہمہ کے غلط اندازہ کر لینے کے سبب سے صدہا چیزین جو رات کو خوفناک معلوم ہوتی ہین دن کے وقت اونہین دیکھنے سے ہنسی آجاتی ہے۔ مشقت اور موت مین آخر ایسی کیا بات ہے جس سے ہم ڈرا کرتے ہین۔ محنت کرنے یا مرجانے مین تو ایسی کوئی تکلیف وہ بات بظاہر معلوم نہین ہوتی۔ مگر اون کا خیال ضرور تکلیف دہ ہے جسکی وجہ سے ہم اونسے نفرت کرنے لگے ہین۔ مگر کرنا نہین چاہیئے۔ ہم اون سے سختی یا تکلیف کی وجہ سے نہین ڈرتے بلکہ اسوجہ سے کہ پہلے سے ڈرا دئے گئے ہین افلاس اور دنیاوی مکروہات ہمارے اوپر ویسا ہی اثر کرتے ہین جیسا کہ بچون کے حق مین بہوت پریت۔ ہم اونسے اوسیوقت تک خوفناک رہتے ہین جب تک کہ اونہین دیکھنے نہین پاتے۔ اگر اونکے نزدیک پہونچ جائین تو ڈر بہی جاتا رہے۔ فرضی چیزون پر ہم اپنی راے قائم کیا کرتے ہین۔ احباب کی غلط رایون کی وجہ سے ہم بہی غلطیان کرتے ہین اور اونکی راے کے مطابق اونہین چیزون کو ہم بہی اچھا سمجھتے ہین جنکے وہ لوگ خواہشمند ہوتے ہین معاملات کا غلط اندازہ اس وجہ سے کرتے ہین کہ فطرت کے قواعد کے مطابق نہین چلتے

بلکہ اپنی یا اورون کی راے پر صرف اسی وجہ سے دولت ثروت سے عزت اور حکومت کی وقعت ہماری نظرون مین بہت زیادہ ہے۔ اونکو اپنے حق مین مفید سمجھکر اپنے لئے حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہین اور دوسرون کو بھی ترغیب دیتے رہتے ہین اور اسی طریقہ سے یہ خیال خام تمام دنیا مین پہیل گیا ہے۔ ہر شے کی ماہیت کو سمجھنا گو وہ خفیف ہو یا سنگین بہت مشکل ہے۔ کم فہمی کی وجہ سے بہت باتون کو ہم سنگین سمجھ لیتے ہین اور جو باتین واقعی سنگین ہین اون کو خفیف سمجھکر نظر انداز کر دیتے ہین۔ نمایشی چیزون سے نمایش پسند طبائع ہی موثر ہوتی ہین۔ وہ حوادثات زمانہ جو ہم کو اس قدر مخوف کئے ہوے ہین فی نفسہ خوفناک نہین ہین مگر ہماری طبیعت کی کمزوری اونہین زیادہ خوفناک بنائے ہوئے ہے عادت تو ہم لوگون کی یہ پڑگئی ہے کہ سنی ہوئی باتون پر ہم زیادہ غور و فکر کرتے ہین مگر اونپر ذرا بھی نہین جو ہمارے قلب پر اثر ڈال رہی ہین۔ جن چیزون سے ہم ڈرتے ہین ممکن نہین کہ اون کی اصلیت کے سمجھنے مین کوشش کرین یا اونکے خلاف رائے زنی کر سکین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت خوف کی وجہ سے یا تو لرزان رہتے ہین۔ یا فوج کے اوس دستہ کی طرح غلطی مین پڑے رہتے ہین جسنے سامنے سے خاک اوڑتی دیکھکر سمجھ لیا تہا کہ غنیم کی فوج اونپر حملہ کرنیکے لئے چلی آتی ہے اور بے محابا اوسپر حملہ کر بیٹھا۔ قریب جاکر دیکھا تو بھیڑون کی گلہ کے سوا کچھ بھی نہ تہا۔ جسم اور دل جب دونون خراب ہو جاتے ہین تو ذراسی بھی بات کی برداشت نہین ہوتی۔ اسلئے نہین کہ وہ قابل برداشت نہین ہین بلکہ اِس وجہ سے کہ ہم مین بے استقلالی اور حماقت بہ گئی ہے

ہم ایسے بے شعور ہین کہ اصلی اور بنے ہوئے مخبوط الحواس شخص مین تمیز نہین کر سکتے اور نہ یہہ جانتے ہین کہ کسکا علاج حکیم یا ڈاکٹر سے ہونا چاہیئے اور کس کے علاج کی ضرورت نہین - ان دونون مین فرق صرف اس قدر ہے کہ ایک تو ایک قسم کی بیماری ہے اور دوسرا وہم -

انسان کو اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئیے

اسٹوئیکس نامی حکما کے ایک گروہ کا قول ہے کہ تکلیفون مین ہمکو رونا اور پریشان نہ ہونا چاہیئے بلکہ اونکی سخت حقارت کرنا لازم ہے - گو یہ قول سچا ہی کیون نہو مگر اس سے قطع نظر کرکے اس پر معمولی آدمیون کے خیال کے موافق غور کرنا چاہیئے کہ قبل از مرگ واویلا کرنا مناسب طریقہ ہے یا نہین - جن تکلیفون کا خیال ہم کو ابھی سے ستا رہا ہے ممکن ہے کہ اُن کا وقوع ہی نہ ہو - بعض باتین ہمکو ضرورت سے زیادہ تکلیف دیتی ہین - بعض قبل از وقت اور بعض خلاف امید - ان تمام باتون سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ہم اپنے تردادت کو یا تو خود کھود کر نکالتے ہین - یا خوص و فکر کر کر بڑہاتے - یا اونکی پیش بینی کرتے کرتے اون کو قبل از وقت اپنے ذمہ قایم کر لیتے ہین - تردوات کو خود پیدا کرنا مناسب طریقہ نہین ہے - ممکن ہے کہ جس چیز کو ہم خفیف سمجھہ رہے ہین دوسرا اوسے بہت سمجھے - ایک آدمی بید سے پٹنے کے بعد ہنستا ہے مگر دوسرا ناخن ہی کے لگجانے سے رو دیتا ہے

افلاس ہی کو دیکھئے کیسی خراب شے ہے۔ مگر مخلوق خدا مین سیکڑون ایسے بہی ہین جنہین یہی حالت پسند ہے۔ اونہین کسی قسم کی تکلیف اوس حالت مین معلوم نہین ہوتی بلکہ فخریہ کہا کرتے ہین کہ ہمارے پاس ہے کیا جسکے ضائع ہوجانے کا ہم کو خوف ہو۔ ع
ہم سے خلاف ہوکے کریگا زمانہ کیا ؟ وہ لوگ جو افلاس کی حالت مین بہی مست ہین یا تو پورے مفلس قلاش ہین۔ یا ولی جیسا کہ دنیادار اونہین سمجہنے لگتے ہین۔
بعض آدمی درد اور بیماری کی وجہ سے زیادہ بیچین ہوجاتے ہین مگر حکیم اپی کیورس کو دیکھئے کہ کیسی کیسی سخت تکالیف مین وہ مبتلا رہا۔ نزع کے وقت تک اون تمام تکالیف کے لئے خدا کا شکریہ ہی ادا کرتا رہا۔ جلاوطنی کی بہی حالت قریب قریب ایسی ہی ہے۔ ایک شخص کے حق مین وہ کس قدر سخت ہے مگر دوسرا تبدیل مقام سے زیادہ اوسے نہین سمجہتا۔ صحت یا سیر کے خیال سے مقامات اکثر تبدیل کئے جاتے ہین اور ایسے لوگ جلاوطنی کو بہی اسی قسم کی تفریح سمجہتے ہین۔ موت ہی کو دیکھئے۔ ایک کے حق مین وہ کیسی خوفناک ہے مگر دوسرا چاہے وہ جوان ہی مرے یا کیسی ہی حالت کیون نہو اوسے اپنے حق مین خدا کا فضل سمجہتا ہے۔ بعضون کے حق مین تو موت تریاق کا کام دیتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی کچہ سمجہے مگر انجام سب کا اوسی پر ہوتا ہے یہی موت غلامون کو غلامی سے نجات دلاتی ہے جلاوطنون کو وطن مین پہونچادیتی ہے۔ اور بادشاہ ہو یا فقیر دونون کو مرنے کے بعد یہی برابر کردیتی ہے ع
چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک۔ ظالمون کے ظلم اور اونکی دست درازیونکو جب ہم برداشت

نہین کرسکتے تو اونکے مرنے کا یقین ہی ہمکو تسکین دیدیا کرتا ہے۔ قطعہ

دورانِ بقا چو باد صحرا بگذشت	تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا با ما کرد	برگردن او بماند بر ما بگذشت

مصائب اور تکلیفات کے زہر کو بے اثر کرنیکے دنیا مین تو موت سے بڑہکر کوئی تریاق نہین ہے۔

واقعی ہم نمائش پسند اور بدکار ہین مگر اپنے تئین ایسا سمجہتے نہین

گنہگار ہو یا نہو ہر شخص کا یہی خیال ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ میری والدہ کے ہان ایک خادمہ تہی جو یکا یک اندہی ہو گئی۔ مگر اندہے ہونیکا یقین اوسے کوئی نہین دلا سکتا تہا۔ وہ یہی کہا کرتی تہی کہ مکان ہی یکا یک تاریک ہو گیا ہے اور وہان سے نکل بہاگنے کے لئے اسیوجہ سے کوشش کیا کرتی تہی۔ ہم اوسے بیوقوف سمجہکر ہنسا کرتے تہے۔ مگر وہی حماقت اب ہم اپنے آپ مین بہی موجود پاتے ہین حریص اور لالچی ہم ضرور ہین مگر اسکا یقین نہین کرتے۔ چاہے تمام دنیا یقین دلائے۔ ہم یہ کہکر ٹالدیا کرتے ہین کہ "جناب دنیا اسی کا نام ہے" اوس اندہی عورت سے بہی ہم بدتر ہین!! راستہ دکہلانے کے لئے وہ کسی کو بلا تو لیا کرتی تہی مگر ہم تو کسی رہنما کی تلاش ہی نہین کرتے۔ اون بیمارون کا علاج کیسا مشکل ہے جو اپنے تئین بیمار نہ سمجہین بلکہ تندرست۔ ہمکو رہنما کی ضرورت ہے۔ مگر اس ضرورت کو ظاہر کرتے یا اوس رہنما

سے کسی قسم کا فائدہ اوٹھاتے ہم شرماتے ہین - اِس زمانہ مین نیکی پر بدکاری کو بہت کچھہ غلبہ حاصل ہوگیا ہے - اور ایک کو ترک کرنے اور دوسرے کو اختیار کرنے مین ایک ہی وقت مین ہمکو دو کام کرنا پڑتے ہین - ایک بدکاری کرنے سے دوسری کی خواہش اسطرح پیدا ہوجاتی ہے کہ جسکو کرتے کرتے گھبراجاتے ہین اوسے ترک کرکے دوسرے کو اختیار کرلیتے ہین - جو چیزین ملنے سے قبل اچھی معلوم ہوتی ہین حاصل ہوجانیکے بعد وہی بالکل بے حقیقت ہوجاتی ہین - یہ بات کہ ہملوگ اونسے آسودہ نہین ہوسکتے غلط ہے بلکہ وہ ایسی مختصر اور ذلیل ہین کہ ہمکو آسودہ کرہی نہین سکتین - دور کے ڈھول سہاونے - پرانی مثل مشہور ہے - جب کسی شے کی اصلیت کا پتہ نہین چلتا تو سنی ہوئی بات پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے شے مطلوبہ جب ملجاتی ہے صرف اوسیوقت اوسکی برائیان معلوم ہوتی ہین قبل سے نہین - خواہش کے مطابق کوئی چیز نہین ملتی اکثر تو کم اور کبھی زائد - مگر کوئی بھی حالت اچھی سمجھی جانے کے لائق نہین ہے -

پندرہوان باب

پرہیزگاری اور کفایت شعاری کی برکتین

ہماری زندگی کے لئے جو چیزین لازمی ہین وہ یا تو مفت ملتی ہین یا اِس قدر ارزان ہین

کہ قریب قریب مفت کے ہین اوس رزاق مطلق نے انتظام دنیا اسی طریقہ پر کر رکھا ہے ۔ یہ سچ ہے کہ بہوک کے وقت پیٹ کی آگ کو بجھانا ضروری ہے مگر اس کام کے لئے زیادہ کی ضرورت نہین ہے ۔ تہوڑی سی روٹی اور ایک چلّو پانی کافی ہوتا ہے ۔ اس سے زیادہ عیش طلبی اور اسراف مین داخل ہے ۔ ع

وزین بگذری عیش و آسایشت ۔ وہ شخص جو اس عمدہ طریقہ پر عمل کرکے اپنی زندگی بسر کرنیکی کوشش کریگا اپنے تیئن کبہی مفلس نہ پائے گا ۔ اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنے والا کبہی امیر نہین ہوسکتا ۔ اس وجہ سے کہ فطرت کے قواعد اور طریقہ محدود ہین اور شوق کے راستے غیر محدود ۔ رہی غذا ۔ لباس اور بود و باش کے لئے مکانات ۔ جناب جسم کی پرورش تو تہوڑی غذا سے بہی ممکن ہے ۔ اوسیقدر مختصر کپڑا اوسکو ڈہانپ بہی سکتا ہے ۔ اگر انسان فطرت انسانی کے مطابق چلے اور فضولیات سے پرہیز کرے تو اوسکی نظر مین جسطرح سپاہی بیکار ہوگا اوسیطرح باورچی بہی ۔ کچہہ شبہہ نہین ہے کہ لوازمات زندگی کو ہم بہت ارزان پاسکتے ہین مگر زیادہ حاصل کرنے کا خیال ہی ہماری تکلیفون کا باعث ہے یہ بات بہی کہ ہماری زندگی کا دارو مدار ہماری عقل پر نہین ہے خدا کی عنایت کی ایک خاص دلیل ہے ۔ یہ شکر کا مقام ہے کہ وہ اختراعین اور ایجادین جنکو وقتاً فوقتاً ہم کرتے رہتے ہین ہماری زندگی کیلئے لازمی نہین رکھی گیئن ہین ۔ ورنہ کب کے ہم اوسے ختم کرچکے ہوتے ۔ کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ کا شوق اور اونکے قبضہ مین

ہونیکا ناز ہمکو مشکلات مین پھنسائے رکھتا ہے۔ اگر کوئی صاحب لباس فاخرہ چاندی سونے کے برتن۔ عمدہ سامانون۔ کثیر التعداد ملازمون۔ اور دنیا کے نادر اشیا کے بغیر زندگی بسر کرنا محال سمجھین۔ تو خدا کو ایسی حالت مین الزام دینا حماقت ہے۔ یہ تو اونہین کا قصور ہے کہ اونکی خواہشین جو کبھی پوری ہونیوالی نہین ایسی بیہودہ کیون ہین۔ پیاس ہو تو بجھے۔ یہ تو بیماری ہے اور بیماری بھی کیسی بخت ایسا شخص اگر تمام کرہ زمین کا بادشاہ بھی ہو جائے تب بھی فقیرون کی طرح لالچی ہی رہیگا ایسے شخصون کو اس بات کے جاننے کی بہت ضرورت ہے کہ تونگری بدل ست نہ بمال ایسے تونگرول کے لوگ روپیہ کو دیوتون کی طرح بے حقیقت سمجھتے ہین۔ سچے مذہب کے لئے نمائش اور زیبائش کی ضرورت نہین ہے۔ عیش طلبی اور حوصلہ مندیون کے نہ منقطع ہونیوالے سلسلون ہی کی وجہ سے تو ہم آج افلاس کو برا سمجھ رہے ہین۔ اگر یہ سلسلہ موقوف ہو جائے تو ہماری ضروریات بھی محدود ہو جائین۔ سردی مین بدن گرم رکھنے۔ بھوک کے وقت پیٹ بھرنے اور پیاس کے وقت پانی سے اوسے بجھانے کا جہان انتظام ہو گیا تو پھر کیا باقی رہا۔ غذا کون مین اختراعین کرکے روپیہ صرف کرنے دوسرے ملکون سے کھانے کی چیزین منگوانے مین صرف بیجا کرنے ہی کا نام تو فضولیات ہے۔ وہ شخص جو ان حرکات کو بیہودہ سمجھتا ہے کبھی افلاس مین مبتلا ہو نہین سکتا۔ امیر ہو کر ایسے فضولیات پر روپیہ صرف کرنے سے تو یہ بدرجہا بہتر ہے کہ ہم غریب ہون اور اونپر روپیہ صرف کرنیکے لائق ہی نہون۔

کسی فعل کے نہ کرنے سے سچ پوچھیے ہمارا بہرم رہجاتا ہے۔ جس کام کو ہم کر نہین سکتے عموماً
لوگ اوسکی نسبت یہ خیال کر لیتے ہین کہ ہم اوسے کرنا نہین چاہتے۔

اگلے بزرگون کی سادگی

اسپنے بزرگون کی سادی چال پر جب کبھی ہم غور کرتے ہین تو ہم کو یہ کہتے ہوئے کہ
افلاس بُری شے سے شرم معلوم ہوتی ہے۔ ہماری خواہشون نے اس قدر وسعت
پیدا کرلی ہے کہ اگر پوری ہونے پر آوین تو اوسط درجہ کی آمدنی والی جائداد صبح کے ناشتہ
ہی کے خرچ کے لئے کفایت نہین کرسکتی۔ وزیر ہومر کے پاس صرف ایک شخص ملازم
تھا۔ وزیر افلاطون کے پاس ۲ ملازم تھے۔ حکیم زی نو نے جنکی حکومت
اسٹوئکس (گروہ حکما) کے کل فرقہ ذکور پر پورے طور سے تھی اپنی تمام عمر مین ایک
نوکر بھی نرکھا۔ سی پی او ایسے بہادر جنگجو کی لڑکیون کے لئے شاہی خزانہ سے
وظیفہ مقرر تھا کیونکہ وہ ایک ٹکا بھی چھوڑکر نہ مرا تھا۔ مگر اونکے شوہرون کے لئے اوسکی
دامادی کا فخر کچھہ کم عزت افزا نہ تھا۔ ایسی عمدہ مثالون کے بعد معمولی عقل والا شخص
بھی افلاس کو برا اور حقیر نہ سمجھیگا۔ بلکہ اگر کرے گا تو قدر۔ حکیم ڈایو جی نی کے پاس ایک
ہی ملازم تھا۔ وہ بھی جب اوسے چھوڑکر کہین چلا گیا اور لوگون نے پتہ لگاکر اوسکی موجودگی
کی خبر دی اور بلالانے کی اجازت مانگی تو نہایت حقارت سے اوسنے کہا کہ جب مینز
(نام ملازم) میرے بغیر رہ سکتا ہے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ مین کیون اوسکے بغیر

نہ رہ سکون! یہ سسی پی او وہ شخص تھا جسکی پرہیزگاری اور احتیاط کی شہرت اوسکی تلوار اور بہادری کی شہرت سے کہین زیادہ تھی اوسوقت نہین جب کہ ملک کی حفاظت مین تلوار اوٹھاے ہوے تھا بلکہ اوسوقت بھی جبکہ وہ جلاوطن کیا گیا تھا۔ بادشاہ مین اور اوسمین معاملات اس قدر طوالت پکڑ گئے تھے کہ وہ ملک روم کے لئے مخدوش سمجھا جا چکا تھا۔ موٹی روٹی اور ٹھنڈا پانی قناعت پسند طبیعتون کے لئے پرتکلف دعوتون سے بہتر ہے۔ اور یہی ساگ پات جہان جانورون کا پیٹ بھرتے ہین انسان کے لئے بھی تو نہایت لذیذ غذائین ہین۔ ہمارے بزرگ گوشت اور عمدہ غذاؤن کا استعمال نہین کرتے تھے اونکے نزدیک نیکوکاری۔ ایمانداری۔ سپاہیانہ فنون اور ورزشین اور مردانہ محنتین اور جفاکشیان زندگی کے اصلی جوہر تھے۔

زمانہ معصومیت

خدا کی عطا کی ہوئی نعمتین جسوقت تک کہ عام رہین اور اونکی تقسیم بلا تمیز۔ اوسوقت تک ہم بہت ہی اچھی حالت مین رہے کیسا اچھا اور قابل رشک وہ زمانہ ہوگا جسمین نہ تو کسی قسم کی پابندی تھی اور نہ کوئی خصوصیت۔ نہ حرص اور نہ حسد۔ اوس زمانہ سے زیادہ بہتر ہم اور کس زمانہ کو کہین گے جسمین کوئی نام کو بھی غریب نہوگا۔ جب سے انسانی حرص نے خدا کی ان عطا کی ہوئی بے انتہا نعمتون پر حدبندی شروع کی اور لوگون نے اون چیزون کو جو سب کے لئے عام تھین اپنے ہی لئے مخصوص کر کے اپنے

ہی قبضہ مین رکہنا چاہا اوسیوقت سے افلاس کی ابتدا اس دنیا مین پڑی۔ خدا کے
ان لالچی بندون نے دوسرون کے جایز حقوق اور حصون کو غصب کرکے (جو
اون کی ضرورت سے زیادہ تہے) اون کو محتاج بنادیا۔ زمین کی پیداوار اوس وقت
بلالحاظ کم وبیش سب پر برابر تقسیم ہوتی تہی۔ انسان اپنی قسمت پر جب تک شاکر
رہا کسی قسم کی جبر اور سختی کا برتاو آپسمین نہ تہا۔ اور نہ اپنے ذاتی فایدہ کے لحاظ اور
خیال سے چیزون کو اورون سے چہپانے کی ضرورت تہی۔ عام فایدون پر سب کی
نظر تہی۔ اپنے پڑوسی کا ہر شخص کو لحاظ اوسنا ہی تہا جتنا کہ اپنا۔ نہ ہتیار تہے۔ نہ
خونریزی۔ نہ جنگ وجدال۔ اگر تہی بہی تو درندون اور جنگلی جانورون کے ساتہہ۔
جنگل اور غار مین اپنی زندگی امن کے ساتہہ بسر کرتے تہے نہ دن کو کچہہ فکر تہی نہ
رات کو کہٹکا۔ اونکی بے لوثی اونکی ضامن اور محافظ تہی۔ سونے کے لئے بسترون
مین نہ توشاہانہ سامان تہا نہ تکلف۔ نہ زیورون مین موتی جڑے جاتے تہے۔ نہ
کپڑون پر کارچوبی کا کام کیا جاتا تہا۔ اور یہی وجہ تہی کہ انکی وجہ سے جن تکلیفون اور
تشویشون مین آج ہم گہرے ہوئے ہین اون کو اوسوقت قطعی نہ تہین۔ آسمان اونکا
نیلگون شامیانہ تہا اور رنگ بدلنے والے شفق اونکا قدرتی پرلطف منظر کرہ زمین
کی گروش اور سیارون کی چالین معرفت کردگار او نکے غور اور فکر کے مضامین
تہے۔ اونکے شاہی محلات اس زمانہ کے بادشاہون کی طرح شہرون سے برابری کا
دعوی نہ کرتے تہے۔ کہلے ہوئے میدان۔ صاف ہوا۔ شفاف چشمہ۔ چتناری درخت

سبزہ زار میدان - آرام دہ مکانات - قدرت نے اونکے لئے ہر جگہ موجود کر دئے تھے۔
ان مین وہ لوگ اطمینان سے بلا خوف بلا رشک وحسد بلا مکر و فریب اپنی زندگی
بسر کرتے تھے۔ کسی کو تکلیف دینا تو جانتے ہی نہ تھے۔ سونا چاندی اور قیمتی
پتھرون کے نکالنے کے لئے زمین کھودنے کا اونہون نے کبھی خیال ہی نہین
کیا۔ غصہ اور غضب اول تو آتا ہی نہ تھا اور اگر آتا بھی تھا تا ہم قتل انسان جسے آجکل
ہم تماشا اور معمولی کھیل سمجھے ہوئے ہین اوس حالت مین بھی اونکے نزدیک
جائز نہ تھا۔ خدا کا یہ فضل کیسا غیر متناہی ہے کہ جن چیزون کو اوسنے ہمارے حق
مین مفید سمجھا اون کو تو ہر طرح کی قیود سے آزاد کر کے ہمارے دسترس اور اختیار کے
اندر کر دیا اور جنکو مضر جانا اون کو زمین کے اندر چھپا دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سونے
اور چاندی کو اوس قادر مطلق نے جھگڑے۔ فساد۔ غارتگری۔ خونریزی۔ اور قتل کی
بنیاد سمجھکر اور نیز ہم مین بہ احتیاط رکھ سکنے کی ناقابلیت پا کر ہمکو عطا کرنا ہے مناسب
نہ سمجھا۔ حضرت انسان ہی ہین جنھون نے زمین کھود کر جھگڑے اور فساد کی ان تمام
چیزون کو نکالا اور اپنے ہی ہاتھون اپنی جانین معرض خطر مین ڈالکر آپسمین ایک دوسرے
کے دشمن بنے انکی نمایش پسندی تو ملاحظہ کیجئے کہ اللہ جلشانہ نے جس چیز کو سب سے
ذلیل سمجھکر اسفل مقام مین مخفی کر دیا تھا اوسی کو اونہون نے سب سے بہتر سمجھکر علانیہ سب
سے اعلیٰ مقام پر جگہ دے رکھی ہے۔ ان سونے چاندی کے ٹکڑون کو اگر کسی
نے کان مین دیکھا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ اونکی حالت وہان کیسی خراب ہوتی ہے۔

اور اُن لوگون سے (جو ان معدنیات پر کام کر کے اِن دہاتون کو نکالتے ہین) زیادہ میلے اور ناپاک شاید ہی دنیا مین کوئی اور مزدور ہوتے ہون - صاف ہو جانے پر بہی تو اونکے میلے پن کا اثر باقی رہتا ہے - ہمارے جسمون سے زیادہ یہ دہاتین ہمارے قلب کو سیاہ کر دیتی ہین اور صاف کرنے والون سے زیادہ اُن لوگون کو ناپاک اور شقی القلب کر دیتی ہین جنکے صندوقون مین یہ بند رہتی ہین - امراجو بوجہ اپنے لباس فاخرہ کے اپنے غلامون کی حقارت کرتے ہین تو ایسی حالت مین جبکہ دونون کی خواہش دولت کے کمانے اور بڑہانیکی ہے تو دونون برابر ہین -

پرہیزگاری کی حالت سب سے بہتر ہے

خوش نصیب ہے وہ شخص جو بہوک کی تکلیفات رفع کرنے کی غرض سے کہائے اور پیاس بجہانے کے لئے پانی پئے - عقل کے بتائے ہوئے طریقون کے سوا کسی اور طرز پر زندگی بسر نہ کرے - نمایش اور نمود کے لئے نہین بلکہ ضرورت کے وقت کام آنے کے لئے کچہہ جمع بہی کر لے - خواہشات نفسانی کو کم کرے اور نیکوکاری مین زیادہ ترقی کرے - اتنی کہ لوگ دولتمند ہونیکے خیال سے نہین بلکہ نیکوکار ہونے کی وجہ سے معتبر سمجہین - انسان جب اپنی خواہشین اسطرح کم کریگا تو دولت بہی بیکار ہو جائے گی - میرا بستر صاف اور سادہ ہونا چاہیئے - ویسے ہی میرے پہننے کے کپڑے بہی - کہانے کے متعلق صرف بیجا نہ کرنا چاہیئے اور نہ اوسکے متعلق ملازمان کو

غذا کے صحیح ہونیکی شناخت یہی ہے کہ معدہ پر گران اور طبیعت پر بار نہو۔ عیش طلبی کی خیال سے جو شے ہمکو بہت ہی کم معلوم ہوتی ہے فطرت کے قواعد کے موافق وہ ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ کہانے اور پینے کا نتیجہ یہی تو ہے کہ انسان بہوکہا اور پیاسا نہ رہے۔ اگر ایک شخص کم کہاتا ہے اور دوسرا زیادہ تو اوس حالت مین جبکہ دونون کا پیٹ بھر گیا ہے کیا فرق ہے؟ حکیم اپی کیورس کا یہ قول کہ عیش اور آرام فطرت انسانی کے قواعد کے موافق انسان کے لئے لازمی ہین صحیح ہے۔ مگر وہ عیاش جو اپنی عیاشی کی سند مین اس مقولہ کو پیش کرتے ہین غلطی کرتے ہین یا یون کہئے کہ اپنی بدکاری کے لئے ایک نیک شخص پر الزام لگاتے ہین۔ ان کی عیش طلبی کاہلی۔ اور بسیار خوری کو ان عیش طلبیون اور مسرتون سے جنکا اطلاق نیکوکاری پر ہے اور جنکی یہ حکیم تعلیم دیتا ہے ذرا بھی تعلق نہین ہے۔ کچھہ شبہہ نہین کہ وہ فلسفہ جسکی وہ تعلیم کرتا ہے کسیقدر کمزور ہے۔ مگر جسنے غور سے اوسے پڑہا ہے اوسے معلوم ہوگیا ہوگا کہ اوسکی حالت ویسی ہے جیسے کوئی بہادر شخص مذاقاً زنانہ کپڑے پہن لے۔ جس سے اوسکی شجاعت اور بہادری مین فرق نہین آسکتا۔

حکما کے اقوال اور اونکے افعال یکسان ہونا چاہئے

حکما پر بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اونکی تعلیمات اور افعال یکسان نہین ہوتے۔ کہا جاتا ہے کہ عہدہ دارون اور امرا کی وہ بہی خوشامد کرتے ہین۔ معمولی آدمیون کی طرح

وہ بھی جائداد اور ملکیت حاصل کرکے چھوڑ جاتے ہین۔احباب کے مرنے اور دولت کے ضائع ہوجانے پر اورونکی طرح اون کو بھی قلق اور صدمہ ہوتا ہے۔ زجر و توبیخ کا اثر اورون کی طرح اونپر بھی ہوتا ہے۔ کھانے اور پینے مین وہ بھی ویسے ہی فضول خرچیان کرتے ہین جیسے کہ اور۔ اسباب۔ مکان۔ ملازم۔ اور لطیف غذاؤن سے اونکے ہان بھی امارت کی شان ٹپکتی ہے۔ باغات اور میوہ دار درختون کی نگرانی اور اونکے پیداوار سے فائدہ اوٹھانے کے لئے اورون کی طرح وہ بھی فکرمند رہتے ہین۔ اگر مین اِن تمام باتون کو بلکہ اِس سے اور بست گونہ زیادہ بھی صحیح مان لون تو بھی کیا نتیجہ۔ میرے نزدیک انسان مین یہ بھی ایک قسم کی نیکی ہے کہ اگر پورے طور سے نہین ہو سکتا نہ سہی اپنے نفس پر کچھ ہی روک کر سکے بالکل نہ کرنے سے کچھ کر سکنا تاہم غنیمت ہے۔ اگر انسان اپنی خواہشات کو قطعی طور پر نہین روک سکتا تو کسی قدر اونکو کم کرنیکی کوشش مین کامیابی حاصل کرلینا بھی بہت بڑی بات ہے۔ اگر (خدانخواستہ) میری تعلیمات اور اقوال یکسان نہین ہین تو زیادہ سے زیادہ یہ سمجھ لیا جاوے کہ اِس سے میرا مقصد اصلی اپنی تعریف کرانا نہین ہے بلکہ اون نیکوکاریون کی جنکی تعلیم مین کر رہا ہون۔ یا یون سمجھ لو کہ اپنی بدافعالیون کی طرح اورون کی بدکاریون کو بھی برا نہین سمجھتا۔ ایسے ہی اعتراض افلاطون۔ اپی کیورس اور زی نو پر بھی کیے گئے تھے۔ اگر یہی بات ہے تو دنیا مین ایسی کوئی نیکی نہوگی جسمین بدبین اور بدگو برائی کا کوئی پہلو نہ نکال سکین۔ حکیم ڈی می ٹرییس وہ بزرگ شخص تھا جو اپنے زمانہ مین افلاس

اور نفس کشی کی صعوبات کا سچا نمونہ تہا۔ کسی شے کے پاس موجود ہونے یا رکہنے کی تکلیف کا برداشت کرنا تو بہت بڑی بات ہے اوسے کسی چیز کے عاریتاً مانگنے مین بہی عار تہا۔ تاہم اوسکی نیکی کی قدر نکرکے اوسپر اولٹا الزام یہ لگایا گیا کہ اسکا پیشہ گداگری کا تہا۔ **افلاطون** پر روپیہ مانگنے۔ **ارسطاطالیس** پر روپیہ لینے۔ **دیماکریٹز** پر روپیہ کی پروا نکرنے اور **اپی کیورس** پر مسرف کی حیثیت سے روپیہ برباد کرنیکا الزام لگایا گیا۔ کیسا خوش قسمت وہ شخص ہے جسمین ان چارون عیبون مین سے کوئی بہی عیب نہو! اگر ہمکو ہماری اصلی حالت معلوم ہوجاتی۔ تو گہر بیٹہکر اوس کے حاصل کرنے مین محنت کرتے بیکار نہ بیٹہتے۔ ہماری حالت زیادہ تر اون لوگون سے مشابہ ہے جو سراؤن اور قہوہ خانون مین پڑے گنجفہ اور تاش اور وہان کے کہیلون اور تماشون سے لطف اوٹہایا کرتے ہین اور اسکی اونہین خبر نہین ہوتی کہ اونکے ذاتی مکانون مین آگ لگی ہوئی ہے۔ حکیم کیٹو پر شراب پینے کا الزام لگایا گیا تہا۔ مگر میرے نزدیک **شرابی کیٹو۔ فریبی اور بے ایمان کیٹو** سے بدرجہا بہتر ہے۔ شراب پینا اپنے نفس کو فریب دینے سے زیادہ برا نہین ہے۔ وہ لوگ جو گرجون اور مندرون اور مسجدون کو مسمار کرتے ہین کچہہ شبہہ نہین کہ اپنی معصیت کا اظہار کرتے ہین جنکی اون مین پرستش ہوتی ہے اونکو کچہہ بہی نقصان نہین پہونچا سکتے۔ یہی حالت اونکی ہے جو نامور لوگون کی عزت اور ناموری پر حملہ کرتے ہین۔ نیکوکارون کو طامع۔ زانی۔ اور بے ایمان کہا جاتا اگر جائز کردیا جائے

تو پھر اُن لوگون کو کیا کہا جائے گا جو نیکی سے دشمنی اور اُس سے قطعی نفرت کرتے ہین۔ ایماندار آدمیون کو بُرا کہنے یا بدنام کرنے کے لئے ناپاک شخصون مین لیاقت کی ضرورت نہین ہوتی۔ نیکون کی پردہ دری کرنے مین ایسے لوگ اپنی عزت سمجھتے ہین اور اوسیطرح بیہودہ شور کرتے ہین جیسے کہ بازاری کتے راستہ چلنے والے اجنبی مسافرون پر۔ نیکوکارون کی نیکوکاری دیکھہ دیکھکر اپنی بدکاریون پر اون کو ندامت اور افسوس ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حسد کی آگ ہمیشہ اُنکے دل مین جلا کرتی ہے۔ ہمکو نیکی کی توصیف کرنا لازم ہے اگر کسی وجہ سے ایسا نکر سکین تو خاموش رہکر اوسکی بُرائی سے باز رہنا ہی بہتر و مناسب ہے۔ ہم کو چاہیے کہ ہر آنے اور جانے والی سانس کو گناہ سے بچائین۔ غصہ کا نتیجہ بجز اسکے کہ "نیکی" کی بُرائی کی جائے اور کچھہ نہین اب ہم پھر اپنے اصلی مطلب پر عود کرتے ہین یعنی یہ کہ

کثرت مین قلت اور کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے

اورون کو محدود حالت مین رکھنے کیلئے تو ہم ہمیشہ مستعد رہتے ہین مگر اپنے اوپر کسی قسم کی روک کرنا پسند نہین کرتے۔ گو یہ جانتے ہین کہ بڑی بدکاریون کا دفعیہ بعض وقت چھوٹی سے ممکن ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ وہ طبیعتین جو وعظ اور نصیحتون سے برسون راہ پر نہین آئین ضرورت اور زمانہ نے ایک دن مین اونہین درست کردیا ہم کو کوشش کرنا چاہیے کہ ہماری غذائین لطیف اور مرغن نہون۔ اپنے کام ہم

اپنے ہاتھہ سے کرلیا کرین۔ آمدنی سے خرچ زیادہ نہو۔ خلاصہ یہ کہ ہم اوتنا ہی پاؤن پہیلائین جتنی بڑی چادر ہو۔ اسطرح اعتدال کے جب عادی ہو جائینگے تو آیندہ یہی عادتین ہماری استقلال اور نیکوکاری کے۔ لئے عمدہ بنیاد ہونگی آزادی کا بڑا گور تو یہی ہے کہ ہماری خواہشات نفسانی ہمارے قبضہ مین ہون اور وہ شخص واقعی خوش قسمت ہے جسکی یہ عادت ہو کہ جو شے اوس کے پاس نہین ہے اوسکی وہ خواہش ہی نکرے یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ہر انسان کے پاس دنیا بہر کی تمام چیزین موجود ملین۔ اعتدال اسی کا تو نام ہے کہ اپنی مسرتون پر ہم غالب آجائین۔ یہی وہ قوت ہے جو مسرتون مین سے بہی بعض کو ہمارے لئے جائز اور بعض کو ناجائز کر کے ہمکو حد سے باہر جانے نہین دیتی۔ وہ لطف قابل دید و قابل رشک ہے جو تہکنے کے بعد آرام کرنے اور بہوک کے بعد کہانا کہانے سے حاصل ہوتا ہے۔ مختصر سے سفر مین بہی ہم اونہین چیزون کو اپنے ساتہہ لیجاتے ہین جو نہایت ضروری ہوتی ہین باقی کو فضول سمجھکر گھر ہی پر چھوڑ جاتے ہین۔ اِن فضولیات کو کس قدر آسانی کے ساتہہ ہم غیر ضروری سمجھکر اپنے سے علیحدہ کر دیتے ہین!! جب کوئی شے ہمارے پاس موجود ہی نہین ہوتی تو ضرورت کے وقت نہ ملنے سے زیادہ تکلیف بھی نہین ہوتی۔ ایک مرتبہ مین (مصنف) اور میرا ایک دوست ہمسفر تہے ایک لہڑو گاڑی پر ہم دونون بیٹھے تہے۔ اور ہمارے نوکر ہمارے ساتہہ برابر بیٹھے تہے چٹائی کا فرش گاڑی پر بچہا تہا اور ہم اوسی چٹائی پر بیٹھے تہے۔ ہمارا ناشتہ اوسوقت

کی حالت کے موافق تہا۔ ہماری کتابین اور ہماری چند اور چیزین ہمارے ساتھ تہین
خچر والہ (جسکے پیر مین جوتہ تک نہ تہا) اور خچر برابر چلے جاتے تہے۔ مگر باوجود ان
تمام آرام دہ سامان کے میری طبیعت بشاش نہ تہی۔ جب میری گاڑی سفید پوش
لوگون مین ہوکر گذرتی تہی تو مجہے کچہ جہینپ اور شرم سی آجاتی تہی۔ معلوم نہین کیونکہ
اس حرکت سے ظاہر ہوتا تہا کہ جن چیزون کو مین نے اپنے لئے اوس وقت کے لحاظ
سے پسند یا ناپسند کیا تہا اونکے انتخاب مین مجہے استقلال نہ تہا۔ یا دوسرے لفظون
مین جسکے یہ معنی ہین کہ مجہے اپنی کفایت شعاری اپنی ہی نظر مین بُری معلوم ہوتی تہی
وہ شخص جو کسی حالت مین ہو اور اوس حالت کو ذلیل سمجہے ضرور ہے کہ اوس سے عمدہ
حالت مین ہونے سے خوش ہوگا۔ مجہے اپنی وقعت اور عزت اون راہ چلتے
لوگون کے خیال سے نہ کرنا چاہیئے تہی جو سفر مین مجہے وقتاً فوقتاً ملتے تہے۔
بلکہ اپنے اصول کی خوبیون سے۔ مجہے بہ آواز بلند ایسے لوگون سے کہدینا
چاہیئے کہ تم لوگون کو تو خبط ہوگیا ہے۔ تم کو بیہودہ اور نمائشی باتین پسند ہین۔ اور
تم کسی انسان کی قدر اوسکے نیکوکار ہونیکی وجہ سے نہین کرتے۔ ایک شب کو مین
بہت تہک گیا تہا۔ گہر پر آتے ہی بستر پر لیٹ گیا اور اس خیال مین پڑگیا کہ کوئی چیز
کتنی ہی بُری ہو اگر اوسکی نسبت بُرے خیالات کے بجاے اچہے قائم کئے جائین
تو وہ شے بُری نہین معلوم ہوتی۔ اسی درمیان مین باورچی نے آکر اطلاع کی کہ گہر
مین کہانا طیار نہین ہے۔ رعایا مین سے کسیکے گہر سے کہانا آسکتا ہے مگر وہ آپکے

کہانے کے لائق نہوگا۔ بجواب اس کے مین نے کہا کہ مین اوسوقت تک کہ وہ اچھا اور لذیذ
معلوم ہوتہرا رہونگا یعنی یہ کہ اوسوقت تک نہ کہاؤن گا جب تک کہ میرے معدہ مین اوس
خراب کہانے کو کہاکرخوش ہونیکی قابلیت پیدا نہوگی۔ بعض وقت ضرورتا کفایت شعاری
اختیار کرنا ہوتی ہے۔ مگر اسکا ہروقت عادی رہنا نہایت سمجھ کی بات ہے۔ زمانہ بعض
وقت کفایت شعاری کے لئے انسان کو مجبور کردیتا ہے۔ جب ریاست یا جائداد کے
متعلق کچھ جھگڑا ہوتا ہے تو اعتبار کرنے سے قبل اوس شخص کی حیثیت اور حالت کا پتہ
لگانے مین بہت بڑی کوشش کرنا پڑتی ہے جسکے سپرد ہم کچھ ذمہ داری کا کام کرنیوالے
ہوتے ہین جانچ کر ہم یہ پتہ لگا ہی لیتے ہین کہ وہ صاحب جائداد تو ہے مگر قرضہ مین گہرا
ہوا ہے۔ اوسکا مکان تو نہایت ہی عمدہ اور نفیس ہے مگر قرضہ کا بار اوسپر بہت
ہے۔ بہلا ایسے مکان اور جائداد کو ضمانت مین لینے سے کیا فائدہ۔ تعلقہ بڑا صحیح مگر
قرضہ کی وجہ سے بے مصرف ہے ایسی احتیاط ہم اور معاملات مین کیون نہین کرتے
اور کیون ہر شخص کی حیثیت کا اندازہ اسیطرح اعتبار کرنے سے قبل نہین کرلیتے۔ بہت
سے نوکرون۔ مصاحبون۔ جائداد۔ زمینداری۔ سونے اور چاندی کے برتن اور جواہرات
کے ہونے سے کوئی شخص امیر نہین کہا جاسکتا۔ ان سب چیزون کے موجود ہونے پربھی
وہ غریب ہوسکتا ہے۔ دونون مین فرق یہ ہے کہ ایک سودخور مہاجن کا قرضدار ہے اور
دوسرا مقدر کا اگر کسی جرٹ گاڑی کے نقش ونگار اعلی درجہ کے ہون اور سونے کا اوسپر
ملمع ہو تو اوسکے قرضدار مالک کی حالت اوسپر سوار ہونے سے بدل نہین سکتی۔

سولہوان باب

استقلال قلب سے انسان کی تعریف ہوتی ہے اور تمام مصائب مین وہ مسرور رہتا ہے

فرائض انسانی کو اگر گہٹایا جائے تو وہ گھٹکر جبر اور پرہیزگاری مین محدود ہوجاتے ہین اس سے زیادہ پہر نہین گہٹ سکتے۔ امارت مین اعتدال اور مصائب مین استقلال چاہیے۔ اعتدال کے نسبت تو ہم بہت کچھہ تحریر کر چکے ہین اب استقلال کے نسبت تحریر کرینگے۔

عقلاء تمام ضررون سے محفوظ ہین

کوئی ضرر بغیر پہونچائے پہونچ نہین سکتا۔ بعض وقت پہونچانیکی کوشش کیجاتی ہے مگر نہین پہونچتا۔ یہ ممکن ہے کہ انسان پانی مین ہو اور تیر نا نہ جانتے۔ مگر جو شخص تیر رہا ہو اوسکی نسبت یہ نہین سمجھا جا سکتا کہ وہ پانی مین نہین ہے۔ بندوق یا تیر کا نشانہ ممکن ہے کہ خطا کر جائے۔ یا کچھہ اور اتفاق ہوجائے جس سے نشانہ ہی نہ لگے اور ضرر نہ پہونچے جسکو ضرر پہونچتا ہے وہ ضرر پہونچانے والے سے زیادہ متحمل اور کمزور

ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا عنوان دیکھکر ناظرین کہین گے کہ سقراط سے عقلمند شخص کی جان پھانسی کے ذریعہ سے لی گئی تو کیا اوسکو ضرر نہین پہونچا۔؟ اسکا جواب یہی ہے کہ ظالمون نے اوسکے ساتھہ ظلم تو کیا مگر اوسکو ضرر نہ پہونچا سکے۔ وہ شخص جسنے میری کوئی چیز چرا کر میرے ہی مکان مین چھپائی ہو۔ گو مجھے نقصان نہ پہونچا سکا۔ تاہم چوری کا ملزم ضرور ہو گیا۔ فرض کرو کہ کسی نے مجھے زہر دیا جو پوری مقدار مین نہونے سے میری جان ضائع نہ کر سکا۔ مگر اوسکی یہ ناکامیابی اوسکے جرم قتل عمد کو خفیف نہین کر سکتی۔ جو شخص بدنیتی سے میرے جسم مین سوئی چبھوئے۔ یا ایسا ہی کوئی اور خفیف سا فعل میری جان لینے کے لئے کرے وہی میرا قاتل ہے۔ فعل کے نتیجہ سے نہین بلکہ اوسکے کرنے کی نیت سے انسان ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ قاتل وہی تو ہے جو اپنے ہاتھہ خون مین ڈبونے سے پیشتر کسیکے مار ڈالنے یا قتل کرنے کا ارادہ کرلے۔ متبرک چیزون پر ناپاک ہاتھہ لگانے کا ارادہ کرنا ہی اُس شئے کی حرمت کو برباد کر دیتا ہے (لَا یمسہ الا المتطہرون) کسی فلاسفر کو تکلیف دیجائے یا اوسکا سر کلہاڑیون سے زخمی کیا جائے یا کسی اور طریقہ سے اوسے جسمانی درد یا تکلیف پہونچائی جائے۔ اگران ایذاؤن کی وجہ سے اوسکی آنکھہ سے آنسو ٹپک پڑین تو حق بجانب ہے "نیکی" سرشت انسانی کو تبدیل نہین کر سکتی۔ مصائب مین اوسکا دل اگر مضبوط رہا تو اوسنے اپنا فرض پورا کر دیا شریف اور معزز دل جس شخص کے پہلو مین ہے وہی اپنی شان عزت اور استقلال کے

ساتھہ قایم رکھہ سکیگا۔ ایسے شخص کو زندگی مین جو کچھہ ملیگا اوسکا استعمال مناسب طور سے کرکے زائرین کی طرح خواہش کرتا رہے گا کہ جلد بلکہ بہت جلد منزل مقصود پر پہونچ جاے۔

وہ لوگ جنکے خیالات وسیع ہین کسی سے نہ تو کچھہ مانگتے ہین اور نہ کچھہ غرض رکھتے ہین

شریف نفس کی شریف النفسی اسی بات سے معلوم ہوجاتی ہے کہ کسی سے نہ تو وہ کسی شے کا طالب ہوتا ہے اور نہ اوسے کسی شے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اوسکا قول یہی ہوتا ہے کہ ایسی دولت کو سلام ہے کہ جو آج زید کے پاس ہے اور کل بکر کے۔ اپنی طبیعت پر جو شخص قبضہ نہ رکھہ سکے۔ بُری چیزون کو اچھا سمجھے۔ منہ پھیلائے ہوے بیہودہ اور نمایشی چیزون کی تلاش اور تجسس مین تمام عمر ترددات اور لایعنی امیدون مین برباد کرے آپ ہی سمجھہ سکتے ہین کہ وہ کیسا بدنصیب ہے۔ آپ ضرور یہ کہینگے کہ جلاوطن کیا جانا یا جیلخانہ مین بھیجا جانا کیا مصیبت نہین ہے؟ بجواب مین یہ کہونگا کہ اگر بجاے اسکے زندہ جلاکر یا کسی اور طریقہ سے جان دینا مشیت مین ہوتا تو وہ جیل یا جلاوطنی سے کیا برا نہ تھا؟ ہر زمانہ مین لوگون کی ایسی مثالین موجود ہین جنہون نے مصائب مین مستقل رہکر کامیابی

حاصل کی ہے اگر غور سے ہم تاریخ کے ورق اولٹین تو خراب سے خراب اور بزدل سے بزدل قومون مین بھی ہم ہر طبقہ اور ہر درجہ اور عمر کے لوگ دولتمند یا غریب یہانتک کہ عورتون کے بھی ایسے تذکرہ پائینگے جنھون نے موت کی ذرا بھی پروا نہین کی۔ موت کا خوف تو ہمکو ہونا نہین چاہیئے۔ اِس لئے کہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ فطرت نے سب سے اعلیٰ اور بہتر نعمت جو بخشی ہے وہ یہ موت ہی ہے۔ عوام الناس اپنی کمزور طبیعتون پر قیاس کرکے اورون کی کمزوریونکا بھی اندازہ کر لیا کرتے ہین اور اوسکو غیر ممکن سمجھتے ہین کہ انسان کیسے زندہ جلایا جانا۔ زخمی یا مجروح ہونا۔ مرنا۔ پھانسی پر چڑہنا بخوشی قبول کر لے گا گو دیکھا گیا ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اچھے دماغ سے اچھی باتین پیدا ہوتی ہین ورنہ عموماً جو کمزوریان ہم مین ہونگی وہی اوروں مین بھی ہمکو نظر آئینگی۔ پانی مین سیدھی لکڑی بھی ٹیڑھی معلوم ہوتی ہے۔ طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے لوگ گھبرا جاتے ہین وہ اپنے پاؤن مین آپ کلہاڑی مارتے ہین۔ اونکو کچھ تو ہاتھہ پاؤن مارنا چاہیئے پٹے باز اور لڑنتے پہلوان کتنی چوٹ اور تکلیف برداشت کرتے ہین عزت کے لئے نہین بلکہ شوقیہ ورزش کی غرض سے۔ اگر میدان سے ایک مرتبہ ہمارا منہ پھر جائے تو دوبارہ قدم کا جمنا مشکل ہے۔ ہم پیچھے ہٹینگے تو ہمارا تعاقب ضرور ہی ہوگا۔ وہی شخص خوش رہ سکتا ہے جو برائی مین بھلائی کے پہلو سوچتا رہے۔ اپنی رائے پر مستقل رہے اور خارجی تکلیفون کی وجہ سے اسکا قدم نہ لڑکھڑانے پائے۔ اگر قدم

ڈگمگا بھی جائے تو بھی نہایت ہی لامعلوم طریقے پر۔ لطف تو جب ہی ہے کہ زور دار تیر بھی مصیبت کی حالت مین گہرا زخم نہ ڈال سکے بلکہ اوتنا ہی جتنا کہ سوئی کے چبھونے سے ہوتا ہے۔ مصائب کے تیر کتنے ہی اوسپر برسائے جائین مگر اوسکی حالت اوس مٹی کی چہت سے تو بدتر نہونا چاہیئے کہ جسپر ایکساتھہ ہزار ہا پتھر آسمان سے ٹوٹ پڑتے ہین مگر اوچہٹ جانے کے علاوہ چہت کو کوئی نقصان نہین پہونچا سکتے۔ اور نہ اون لوگون کو جو اوسکے نیچے ہین۔

مصیبت کے وقت استقلال کا نہونا اور بھی مصیبت ہے

یہ کام دوراندیش اور ہمت والے شخص کا ہے کہ مصائب کا مقابلہ بزدلی سے نکرے اطمینان اور عیش کے وقت مین تو اپنا سر سب ہی اوٹھائے رہتے ہین۔ مگر عمدگی اور تعریف کی بات تو جب ہے کہ اپنی حالت پر استقلال کے ساتھہ اوسوقت بھی قایم رہے کہ جب سب اوسکا ساتھہ چھوڑ کر چلے گئے ہون اور وہ اُس مقام پر بہادری سے قدم جمائے ہوئے دشمنون سے تنہا مقابلہ کر رہا ہے جہان سے کہ اپنے تئین بہادر کہنے والے کہسک گئے۔ آخران مصائب۔ تکلیفات اور انقلابات مین ایسی کیا برائی ہے کہ جو لوگ گھبرا جاتے ہین؟ اونین تو کوئی برائی نہین۔ مگر بات یہ ہے کہ ہم مین اونکی برداشت کی ہمت نہین۔ مصائب کے آتے ہی نہایت بزدلی سے ہم سرتسلیم خم کر دیتے ہین۔ عقلا ایسی حالت مین اِس بات کو کبھی جائز نہین رکھتے۔ اونکا

سر کسی بوجھ سے نہین جھکتا۔ وہ سیدہے کھڑے رہتے ہین اور ہر بوجھ کو ہمت سے اوٹھا لیتے ہین۔ جو ہوگا اوسکی فکر نہین کرتے۔ وہ اپنی قوت کا اندازہ پہلے ہی کرچکے ہین۔ اگر اونکی قسمت مین ہی وہی ہے جو اورون پر گذر رہا ہے تاہم وہ اوسکی شکایت زبان پر نہین لاتے۔ فطرت کسی کو دہوکا نہین دیتی۔ نہ وہ ہم سے کہہ دیتی ہے کہ ہماری اولاد لائق ہوگی یا نالائق۔ احمق ہوگی یا عقلمند۔ بحیثیت رعایا باغی ہوگی یا نمکحلال۔ امیر ہوگی یا غریب۔ انسان کی جانچ ظاہری لباس سے نہ کرنا چاہیئے۔ ہم کو اوس سے اوسکی دولت اوسکے لباس اور عہدہ کو علیحدہ کرکے اوس کے دل کی حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ اُس برہنہ تلوار کو جو اوسکے سر پر چلنے والی ہے آنکھہ جھپکائی بغیر دیکھہ سکنے کی اگر اوسمین جرأت ہے اگر اوسکے نزدیک حلق سے اور منہ کے راستہ سے جان نکلنے مین کچھہ فرق نہین ہے اگر جلاوطنی یا جیلخانہ جانے کے حکم کو اطمینان کے ساتھہ سن سکنے کی ہمت اوسمین ہے اگر پھانسی کے وقت جلاد کے بس مین ہوکر یہ کہہ سکنے کی کہ ”جو مشیت تھی وہ ہوا انسان ہی کے لئے مصائب ہین اور ہر بشر کا اسیطرح انجام ہوتا ہے“ اگر اوسمین قوت ہے تو ایسی طبیعت والے شخص کی نسبت ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ زندگی بخوشی بسر کرلیجائے گا۔ اگر یہ نہین ہے تو اوسکا عیش و آرام اوس نقلی بادشاہ کے عیش و آرام سے مشابہ ہے جو ابھی تھیٹر کے اسٹیج پر بادشاہ بنا ہوا ہزارون غلامون پر حکومت کر رہا تھا پردہ کے گرتے ہی نقال کا نقال رہگیا۔ اِس سے میرا انشاء یہ نہین ہے کہ کسی عقلمند آدمی کو مین بشریت سے خارج سمجھکر یہ کہدون کہ اوسپر کسی تکلیف یا درد کا اثر ہو ہی نہین سکتا۔ نہین۔ ہرگز نہین۔

بلکہ مین عقلا کو دو چیزون یعنے جسم اور روح سے شریک سمجھتا ہون۔ جسم بے عقل شے ہے وہ سڑتا ہے۔ گلتا ہے۔ جلتا ہے۔ اور اور طریقون سے خراب ہوسکتا ہے۔ مگر روح والا حصہ وہ حصہ ہے جسپر نہ تو کسی قسم کا خوف اثر کرتا ہے۔ نہ اوسے کوئی مغلوب کرسکتا ہے اور نہ اوسمین کسی قسم کا انقلاب ہوسکتا ہے۔ انسان مین یہی جز اعلیٰ درجہ کی شی ہے۔ جب تک کہ اوسکی تکمیل نہ ہولے گی خیالات مین تزلزل ضرور رہیگا۔ مگر تکمیل ہوچکنے کے بعد پھر کوئی شے اوسمین تغیر پیدا نہین کرسکتی۔ مشیت کے ساتھہ لڑائی کرنے مین تھیٹر کی نقل کی طرح مغلوب ہوجانے پر تلوار ڈال کر رحم کی استدعا ہم نہین کرسکتے۔ ہم کو یہان جان حوالہ کرونی پڑیگی۔ پھر کیون استقلال اور مضبوطی کے ساتھہ جان نہ دین؟ جو تکلیفات ہون۔ ہون۔ مرنا۔ مرنے والیکا غم کرنا۔ اور پھر اوسی گھر مین خوشی کی شادیونکا بجنا۔ ع جہان بجتے ہین نقارے وہان ماتم بھی ہوتے ہین ٭ کوئی نئی بات نہین ہے۔ رسم دنیا ایسی ہی ہے۔ اگر ہم غریب ہین۔ تو تنہا نہین ہین۔ بہت سے اور بھی ہماری طرح ہین۔ اگر ہم جلاوطنی کی حالت مین ہین تو کیا؟ ہم سمجھہ لین گے کہ ہم وہین پیدا ہوئے تھے۔ زیادہ سے زیادہ اگر ہم مر ہی جائین تو بیماری وغیرہ کے کھٹکے سے چھوٹ جائینگے۔ اور یہ مرنا بھی تو ایک ہی دفعہ کا ہے باربار کا نہین۔ ٥

جان جانے کے لئے ہے موت آئیگی لہٰ		جانے والی چیز کا غم کیا کرین

جس حالت مین پیدا ہوئے ہون اُسپر تعجب کیسا

جس حالت مین ہم پیدا ہوئے ہون اوسپر ہم کو تعجب نہ کرنا چاہیے۔ جب ہم سب ایک ہی حالت مین ہین توشکایت کا کیا موقع؟ جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ مصائب سے بچا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ اب سے پہلے مبتلاے مصیبت ہوچکا ہو۔ قانون بشریت سب کے لئے یکسان ہے۔ ہم سب کو جاڑے مین جاڑا۔ اور گرمی مین گرمی معلوم ہوتی ہے۔ مختلف ہواؤن کے چلنے کا اثر ہم سب پر برابر ہوتا ہے ایک کی مدبھیڑ جنگلی جانور سے ہوجاتی ہے اور دوسرے کی اپنی مانند انسان سے جو جانور سے زیادہ خطرناک ہے۔ کوئی آگ سے جلکر۔ دریا مین ڈوب کر مرتا ہے یہ ہمت والے شخص ہی کا کام ہے کہ امارت مین اعتدال اور مصیبت مین استقلال کو ہاتھہ سے نجانے دے۔ نمائشی چیزون سے متنفر رہے۔ اور ہمیشہ کوشش کرتا رہے کہ اپنی حالت کو اوسط درجہ مین رکھے۔ سقراط کی حالت فاعتبروا یا اولی الابصار کے مصداق تھی۔ افلاس مزدوری۔ خانہ داری کے روزمرہ کے جھگڑون کے علاوہ اِسکی بدسرشت اور بدمزاج بی بی کی صحبت اوسکے لئے کیسی بلاے جان تھی۔ بی بی کی طرح اولاد کا بھی بے ترتیب ہونیکا غم مزید بران۔ ۲۷ برس بہادر سپاہی کی طرح جنگجوی کرنیکے بعد ۳۰ ظالم بادشاہون کی اطاعت کرنا جنمین سے اکثر اوسکے جانی دشمن تھے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ آخر مین مرتد اور کافر۔ مخرب دین۔ انسان اور خدا

اکا دشمن قرار پاکر جیلخانہ مین ڈالا گیا۔ یہی سزا کافی نہ سمجھی گئی بلکہ جیلخانہ مین زہر کا پیالہ پلایا گیا جسے اوسنے ایسے استقلال کے ساتھہ پیا کہ چہرہ پر شکن تک نہ پڑی۔ بیماری۔ علالت اور خراب موسم کی طرح حوادثات زمانہ بہی ہم کو برداشت کرنا پڑینگے۔ اور شریرون کی شرارتین بہی۔ اونکی پہبتیان۔ صلاح اور شورے اس قابل نہین ہین کہ اونپر بہروسہ کیا جاے بلکہ بے ایمانی۔ دغا بازی جعل اور ناراستی طبع کے نہایت ہی ذلیل نتیجے ہین۔ ایسے لوگ بنی نوع انسان کو اگر نقصان پہونچانا چاہین توہزار طرح سے پہونچا کر چہوڑین۔ اونکے گوئندہ۔ اونکے مخبر۔ اور اونکے بلکٹ ہر جگہ موجود ہین۔ وہ اُمرا سے سلسلۂ اتحاد فوراً قایم کرلیتے ہین۔ اور ڈکیتی کرنے کے لئے اون کے نزدیک جنگل اور عدالت دونون برابر ہین۔ اپنے نفع کی فکر مین ہمیشہ لگے رہتے ہین اور کچہہ نہ کچہہ خوض اور فکر ہی مین ہر وقت پائے جاتے ہین۔ گویا خوف اور رجا انہین کے حصہ مین آگیا ہے وہ شخص جسکو دلی تسکین حاصل ہے۔ جبر۔ سختی۔ خوشامد۔ اور خفگی کی تمام صعوبات کو برداشت کرلیگا۔ خوف اندرونی ناپاکی کی ہی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو ہم کو اون امورات کی نسبت جنکو باہر سے پیش آتے ہین تجسس بنائے رہتا ہے۔

مقدر کو برائی بہلائی سے کچہہ تعلق نہین ہے

برائی یا بہلائی کا مقدر کے ساتھہ تعبیر کرنا سخت غلطی ہے۔ البتہ اون افعال کے ساتھہ جنکے فاعل ہم خود ہین اگر تعبیر کرین تو نامناسب نہین ہے۔ ہماری مسرتین اور پریشانیان اگرچہ

پوچہو تو ہمارے افعال ہی پر منحصر ہین - مقدرت کے اثر سے قلب بہت محفوظ ہے بفحوای
فِی الجَسَدِ مُضغَةٌ اِذَا صَلُحَ صَلُحَ الجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَ فَسَدَ الجَسَدُ کُلُّهٗ جب دل ہی
خراب ہے تو اور عضو بہی خراب ہونگے - اگر دل مین راست بازی - بے لوثی - اور بے ریائی
کی ذراسی بہی چمک ہے تو ہم کو راہ پر لانیکے لئے وہی کافی ہے - سختی کی برداشت
ہمت اور خاکساری سے کر سکتے ہین - جنکو عوام الناس عقلمند سمجہہ رہے ہین اون مین
اور اونہین جو حقیقت مین عقلمند ہین زمین اور آسمان کا فرق ہے - بعض بطور خود کہتے پہرتے ہین
کہ تقدیر کوئی چیز نہین ہے - مگر ایک طرف تو اوسکی مخالفت کا اثر اور دوسری طرف اوسکی موافقت
کے عمدہ نتایج جب اونکو محسوس ہوتے ہین تو اپنی راے پر قایم نہین رہتے ہان ایسے
بہی بعض شخص ہین جو مقدرت سے دست و گریبان ہو کر صاف نکل بہی جاتے ہین - بعض
تو ایسے نازک طبع ہین کہ جو اپنے خلاف ذراسی بات بہی سننا نہین چاہتے - یہ تو ایسی
ہی بات ہے کہ کسی شخص کو آباد مقامات اور بہیڑ مین چلنے پہرنے اور گہومنے کا تو شوق
ہو مگر اسکے ساتہہ یہ خیال بہی لگا ہوا ہو کہ اونہین ذراسا بہی دہکا نہ لگے - جنہین سفر کی
بڑی منزلین طے کرنا ہین وہ سمجہہ رکہین کہ وہ اس منزل مین بیٹہین گے بہی تہکین گے بہی
اور ٹہوکرین کہاکر ممکن ہے کہ گرین بہی - عیش طلب آدمیون کے لئے کفایت شعاری -
کاہل اور سست کے لئے محنت اور مشقت - یہانتک کہ پڑہنا اور لکہنا بہی سخت سزا
کی برابر ہے - اسلئے نہین کہ فطرت نے ان چیزون کو مشکل بنا دیا ہے بلکہ اس وجہ سے
کہ ہماری طبایع غیر مستقل اور خود پسند ہونیکی وجہ سے اوس کے عادی نہین تعجب تو اسبات

کا ہی کہ اکثر لوگ ہمارے علی الصباح اوٹھنے اور شراب نہ پینے کی وجہ سے زندہ رہنے پر سخت تعجب کرتے ہین۔

نیکی کی ابتدا اور انتہا دونون پر ہیبت ہین

جری شخص کے لئے تکلیف لازمی شے ہے اِس لئے کہ اوسکو مقدر کے خلاف ہوا کا رُخ اور موسمی کیفیت کے قطعی پروانہ کر کے اپنا راستہ اپنے لئے آپ بنانا پڑتا ہے۔ مصائب کا برداشت کرنا ایک قسم کی نیکی ہے۔ وہ بھی ایک ہی نہین بلکہ اوسکی ذیل مین اور بھی نیکیان ہین۔ صبر ان مین سب سے بڑہکر ہے۔ جو استقلال کی شاخ ہے۔ افعال کی انتخاب مین دانائی۔ اور جس مصیبت سے ہم بچ نہ سکین اوسکی پیشتر ہی دریافت کر لینے مین پیش بینی اور برداشت کرنے مین ثابت قدمی پائی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ ہر عمدہ کام کرنے مین نیکیون کا اجتماع ہو جایا کرتا ہے۔ زرکسیز کی زبردست فوج کے مقابلہ پر جانے کے لئے **لیونی ڈس** اور اوسکے ۳۰۰ سپاہیون کو جب حکم ہوا تو اوسنے اونسے مخاطب ہو کر یون کہا میرے بہادر سپاہیو۔ میرے جان باز بہادرو آؤ۔ یہان کچھہ تہوڑا سا ناشتہ کر لین اور پیٹ بہر کر تو شام کو وہین (دوسری دنیا مین) ملیگا" یہ پر اثر جملہ سنتے ہی فوجی بہادرون کی رگون مین خون جوش مارنے لگا اور تمام سپاہیون نے اوسکی اِس شجاعت کی داد نعرہاے تحسین اور آفرین سے دی۔ اِس سے بڑہا ہوا اور شاندار وہ جملہ تہا جو **کی ڈی ٹی اس** نے اپنی فوج سے اوسوقت کہا تہا جبکہ

جان توڑ کر وہ لڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے "بڑھے چلو مرے بہادر سپاہیو ہان ہان بڑھے چلو یہ خوب سمجھ لو کہ وہان پہونچنا تو لازمی ہے - مگر واپس آنا چندان ضروری نہین ہے" یہ با موقع مختصر سا جملہ مدرسے کے سیکڑون فصیح بلیغ جملون اور ڈگری کی سند حاصل کرنے سے بدرجہا زیادہ دل بڑہانے والا تھا نکتہ چینیون سے مضبوط ہونے کے عوض دل پست ہو جاتا ہے اور مشکلات مین جہان طبیعت پریشان ہوئی اور خرابی آئی - ہماری خواہشین اور شوق صدہا ہین - اور ایسے اٹل کہ حیلون اور شعبدہ بازیون سے بہی اوسکا قبضہ مین لانا ایسا ہی مشکل ہے جیسے کہ کوئی شخص خدائی اور انسانی معاملات کو پانی کے جوش سے حاصل کرنے کی کوشش کرے -

نیکی سب پر غالب رہتی ہے

بعض حکما کی راے مین موت کا خیال اس قدر مہیب ہے کہ اوسکے مقابلہ مین انسان درد کی تکلیفات کو برداشت کر لیتا ہے مگر جب درد مین ہر وقت مبتلا رہتا ہے تو پہر موت کی آرزو کرنے لگتا ہے - لیکن میرا یہ مقولہ ہے کہ عقلمند وہی ہے جو دونون کو برداشت کر سکے - نہ تو موت کا ہر وقت منتظر ہی رہے اور نہ زندگی سے تنگ آ کر اوسکی آرزو کرے - صبر کے ساتھہ ایک کو برداشت اور دوسرے کا انتظار کرنا چاہیئے - زندگی مین تغیرات ہوتے رہتے ہین مگر سب مین ثابت قدم

رہکر وہ اوس شان الوہیت کا اظہار کر دیتا ہے جو اوسمین امانت رکھی گئی ہے۔
ایمان اور ایمانداری کو وہ سب سے زیادہ مقدس سمجھتا ہے۔ ضرورت زمانہ کے
لحاظ سے وہ ایمانداری کو اختیار نہین کرتا۔ بلکہ طبیعت کی پاکی کی وجہ سے۔
اِس مضبوطی کے ساتھہ کہ کسی قسم کی لالچ وغیرہ بہی اوسکے ارادون مین تغیر پیدا
نہین کر سکتے۔ مارو۔ پہونک دو۔ یا اوسکے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دو۔ وہ اپنے
ارادہ سے اِن تکلیفات کی وجہ سے ہٹ جائین۔ بالکل غیر ممکن ہے۔ جتنا ہی
کوئی شخص اونکے راز کو دریافت کرنا چاہے گا اوتنا ہی وہ اوسے مخفی رکہین گے۔
نیک کام کا ارادہ کرنا گویا انسانی کمزوریون پر جو برائی کی طرف رجوع نہین فتح پا لینا
ہے اور خدا کی برکت اوسمین شامل ہو جاتی ہے۔ **ہوری ٹی اس کاکیس**
نے تنہا ایک پوری پلٹن کا مقابلہ کیا۔ جس پل پر کہڑا وہ مقابلہ کر رہا تہا جب وہ
توڑ دیا گیا تو وہ دریا مین کود پڑا۔ برہنہ تلوار اوسکے ہاتہہ مین تہی اور اوسی سے لڑتا
ہوا اپنے لوگون مین آکر شامل ہو گیا۔ وہ شخص جسنے اپنی طبیعت پر قبضہ کر لیا اور
اور موت کے خوف سے گہبراتا نہین (جس کا خوف بڑے بڑے فاتحان ملک
کے جسم کو تہرا دیتا ہے) واقعی بہت ہی بڑا خوش نصیب شخص ہے۔

سترہوان باب

ہماری خوشی کا دار و مدار زیادہ تر صحبت پر ہے

جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

لطف زندگی بہت کچھہ صحبت سے متعلق ہے۔ آپسمین اتفاق۔ اور صحبت انسان کے لئے اسیطرح ضروری ہین جسطرح کہ پتھر کی محراب بنانے کے لئے پتھر اور جوڑنیکے مصالحہ کی۔ اگر محراب مین ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑہ کو نہ سنبھالے تو پوری محراب زمین پر آرہے۔ اور کچھہ نہین تو کم سے کم خون کا لحاظ تو ہر انسان پر فرض ہے اگر ہم آپسمین ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہونچا سکین تو نقصان پہونچانیکی فکر کرنا بیہودگی ہے۔ تکلیف مین لوگون کی امداد کرنا۔ راستہ بہولے ہوؤن کو راستہ پر لگانا اور محتاجون کو اپنے کہانے مین شریک کرنا۔ گویا اپنی ذات کو فائدہ پہونچانا ہے۔ اسلئے کہ بنی آدم اعضاے یکدیگر اند۔ تمام انسانون مین رشتہ نسبتی قایم ہے۔ ہم سب ایک ہی قسم کے عناصر سے بنائے گئے ہین ہمارے پیدا کئے جانے کا منشا اور اوس کا انجام ایک ہی ہے۔ ہمپر اورون سے محبت اور میل ملاپ کا پیدا کرنا اور اورونپر ہمارے ساتہہ انصاف اور حق رسانی کی کوشش کرنا فرض ہے۔ سوسائٹی کا شوق نیچرل ہے۔ مگر اسکے ممبرون کا انتخاب البتہ لیاقت اور دوراندیشی کا کام ہے۔

عمدہ صحبت کا اثر بہی ویسا ہی عمدہ ہوتا ہے - اور لایق اور پاکباز شخص کے حالات پڑہنے اور سننے والے بہی ویسے ہی لائق اور پاکباز ہوجاتے ہین - اونکی عمدہ مثالین ہمارے دلون مین ایک قسم کی تحریک پیدا کردیتی ہین اور ہمسے عمدہ کام مثلاً کمزورون کی حفاظت کرنا مظلومون کی دادرسی کرنا - شریرون کو سزا دلانا - یا ایسی ہی اور بہت سی اچہی باتین کرانے کی باعث ہوجاتی ہین - اور اس طریقہ سے ضرور ہے کہ دنیا کی حالت کچہہ نہ کچہہ بہتر ہوجائے گی - عمدہ مثالون کے قایم کرنیکا خیال بہی بڑی ہمت کا کام ہے - اوس احسان کا تو ذکر ہی نہین جو اس طریقہ سے اپنے ہمعصرون پر ہم کرتے ہین - مغرور لوگون سے جو ہم پیالہ وہم نوالہ رہیگا اوسکا دماغ بہی اونہین کی طرح بیہودگیون سے پرہوجائیگا بندہ شہوت کی میل میلاپ بہی اگر اوس حد تک بدکار نہین ہوئے تو اوسکے قریب قریب ضرور بدکار ہوجائینگے - اور ان برائیون سے بچنے کے لئے یہی ضروری ہے کہ اس قسم کی صحبت سے وہ شخص علیحدہ کرلیا جائے - اونکی نزدیکی اور قربت تو خراب ہی ہے مگر ہمارے پاس ہر وقت اونکی موجودگی اوس سے زیادہ خراب ہے - خراب مثالین - جہوٹی خوشیان اور آرام مخرب اخلاق ضرور ہین - جسطرح سخت زمین گہوڑون کے سمون کو سخت کردیتی ہے - اور پہاڑ کے رہنے والے اعلی درجہ کے جفاکش سپاہی بنجاتے ہین - یا معدنیات پر کام کرنے والے سفر مینا کی پلٹن مین اعلی درجہ کے لایق ثابت ہوئے ہین - اسیطرح قواعد کی سختی اور اوسکی پابندی سے دلکو مضبوطی حاصل ہوجاتی ہے - مصائب اور دولت کی کثرت کے وقت ہم کو اُن عمدہ لوگون کی پیروی کرنا چاہیے

جنھون نے ایسی حالتون کو نفرت سے دیکھا ہے وہی لوگ اعلیٰ درجہ کی تعلیم دیسکتے ہین جنکے اقوال و افعال یکسان ہون اُرجو زندگی ہی مین یہ کام کرنا چاہتے ہون۔

خراب مقامات اور بدچلن لوگون سے احتراز لازم ہے

جسطرح کہ خراب ہوا تندرستی کو نقصان پہونچاتی ہے اوسی طرح بُری صحبت سے نیک آدمی کو نقصان پہونچتا ہے بعض مقامات تو ایسے ہین جو بیاشی اور بدوضعی کے لیئے مخصوص ہین اور جہان سے بدکاری اور تخریب اخلاق کی سند حاصل ہوسکتی ہے ایسے مقامات پر اچھے لوگون کے جانیسے بدکارون اور بدوضع لوگون کو جانے کے لیئے نہ صرف بہانہ ملجاتا ہے بلکہ ایک قسم کی سند بھی۔ ہنی بل ایسا جنگجو آخر کار کپی نیا کی بدکاریون کا شکار ہو ہی گیا۔ اور گو بذات خاص یہ بڑا بہادر شخص تھا مگر آخر مین عیش طلبی کا غلام ہی نکلا۔ مین قصابون اور باورچیون مین رہکر ایک طرح پر زندگی بسر کرسکتا ہون گو دونون مختلف عادات اور پیشہ کے لوگ ہین۔ انسان اگر رہنا چاہے تو ہر مقام پر اعتدال کے ساتھہ رہ سکتا ہے۔ اگر شرابیون کو سڑکون پر ڈگمگاتے دیکھے یا شہوت پرستی۔ عیاشی۔ اور فضولیات کی مثالین اپنے سامنے ہر وقت موجود پائے تو اوسکو اوس سے پرہیز کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اونہین اختیار کرلے۔ ہنی بل ایسا بہادر شخص جب اپنی تئین خواہشات نفسانی سے باز نہ رکھہ سکا تو ہم کس گنتی اور شمار مین ہین جو پہلے ہی سے اونکے محکوم اور اونسے مغلوب ہوچکے ہین۔ اوس شخص کو جسکا دشمن

اوسکے دل کے اندر ہے بمقابلہ اوسکے جسکا دشمن سامنے ہے بہت سخت دقتین
اوٹھانا پڑینگی اگر ایسا شخص مغلوب ہوگیا تو پھر اوسکی پریشانیون کی کچھہ حد و پایان
نہین۔ اسکو ہر وقت صبر اور شکر سے کام لیکر اپنا فرض ادا کرنا پڑے گا۔ دلمین دشمن
کے ہر وقت موجودگی سے کسیوقت نہ تو ساتھہ چھوٹیگا اور نہ کوئی امن و آرام کا موقعہ
ملیگا۔ اگر مسرتون کے لئے جگہ خالی کیجائے تو اسکے ساتھہ افلاس۔ مشقت۔ غم
غصہ۔ حرص اور اور اور خواہشون کو آنیکے لئے بھی موقعہ دینا ہوگا۔ اور یہ سب ملکر
کسی روز موقع پاکر ضرور بلاے جان ہوجائینگی۔ ایسے وقت مین فلسفہ ہی اسکا
علاج ہے اور وہ بھی صرف اسیقدر کہ وہ ایک قسم کی آزادی کی تعلیم کرتا ہے۔
اِس آزادی سے یہ غرض ہے کہ انسان حوادثات زمانہ اور مقدر کی مخالفت سے
بے اثر ہے۔ وہ لوگ جو علم فلسفہ کی تعلیم اپنے نفع کے لئے کرتے ہین اون سے
زیادہ کوئی شخص دنیا کو نقصان نہین پہونچا سکتا۔ یہی وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کچھہ اور
اور کرتے ہین کچھہ اور۔ جو فروش گندم نما۔ کیسے ممکن ہے کہ جہاز صحیح سلامت چٹانون
اور بھنورون کو طے کرتا ہوا بندرگاہ تک پہونچ جائے جب کہ اوس کا رہنما شراب
پیئے ہوئے بدمست پڑا ہو۔ یہ معمولی بات ہے کہ پہلے ہم اپنے ساتھہ برائی
کرنا سیکھتے ہین اور پھر اورون پر بذریعہ تعلیم تقسیم کردیتے ہین۔ مگر اوس شریر
کی شرارت کا کیا ذکر جسمین اورون کی شرارتین آکر جمع ہوگئی ہون۔

وہ حکما جنکے اقوال اور افعال یکسان ہین وہی قابل صحبت ہین

تمام صحبتون سے حکما کی صحبت اعلیٰ درجہ کی ہے ان مین سے بھی اون کی جو ہم کو یہ بتلا سکتے ہون کہ کیا چیزین اصلی اور ضروری ہین اور اونکی تعلیم بھی کر سکتے ہون ۔ نہ اونکی جنکی عملی کارروائیان لفظون ہی تک محدود ہون ۔ ضرورت ہے کہ ہم کو عمدہ باتین سکھلائی جائین اور اونکی مشق کرا کر ہم اوسکے عادی بنا دئے جائین ۔ جب تک کہ ہم کو تمام چیزون سے نفرت پیدا نہ کرا دیجائے گی ہمکو آرام نصیب نہوگا ۔ نیک مصاحب ۔ کچھ شبہہ نہین کہ اوسکے دل مین جسکا وہ مصاحب ہے یا تو اپنے ہی سے نیک خیالات پیدا کرادیگا یا اگر یہ نہو سکا تو اوسکی طبیعت کی کجی کو درست کر کے راہ راست پر لے آئیگا اوسکی عمدہ مثال اوسکے دوست کے حق مین بہت ہی مفید ثابت ہوگی ۔ اور اوس کی نیکوکاری دیکھکر دوسرون کے دل اوسکی طرف ضرور مائل ہو جائینگے ۔ نیکون کے دیکھنے اور اون سے گفتگو کرنے سے دل کا مسرت حاصل کرنا تو ایک معمولی سی بات ہے یہ بھی تو اونکی ذات کا ایک ادنیٰ سا فیض ہے کہ اونکی زیارت (خواہ وہ نزدیک سے ہو یا دور سے) قلب مین وہی کیفیت پیدا کر دیتی ہے جو پاک مقامات پر جانے سے دلکو خود بخود محسوس ہونے لگتی ہے ۔ جسکے ساتھہ ہم ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہون اونکی عادات درستی کی فکر ہم کو سب سے زیادہ کرنا چاہئے کیونکہ بغیر ایسے دوست کے دسترخوان

بہوسے کی نانند سے بدتر ہے تحریر سے اثر ہوتا ہے۔ مگر تقریر سے بہت زیادہ
دنیادار سنی ہوئی باتون کا زیادہ لحاظ کرتے ہین۔ اور اورون کو جیسا کرتے دیکھتے
ہین ٹہیک ویسا ہی خود بہی کرنے لگتے ہین۔

السلامۃ فی الوحدۃ

ہماری طبیعت مین اس بات کی خواہش کا پیدا ہونا کہ ہر وقت دوچار آدمی ہمارے
پاس موجود رہین اور ہم تنہا نہ رہین گو قدرتی ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہ بہی قابل لحاظ
ہے کہ جس قدر احباب زیادہ ہونگے اوسیقدر ہمکو پریشانیان بہی زیادہ ہونگی
سو مین ایک آدمی بہی ایسا نہ نکلیگا جسے خود اپنے اوپر اعتبار اور اطمینان ہو۔
ایسے لوگون کی صحبت ہماری حالت کو اگر بہتر نہین کرسکتی تو ہماری ترقی مین ضرور
مارج ہوگی۔ اگر کوئی شخص راستہ مین ٹہیرتا ہوا وہان جائے جہان اوسے جانا
ہے تو وہ اپنی بے استقلالی کی وجہ سے اس سفر کو جلد ختم نہ کرسکیگا اور ناظرین
خود سمجھہ سکتے ہین کہ کہانتک یہ بات اوسکے حق مین مضر ہوگی۔ کوئی دشمن اگر
ہمارے پیچھے آتا ہو تو کس قدر تیز بہاگ کر اوس سے بچ جانے کی ہم کوشش
کرتے ہین مگر موت سا دشمن ہر وقت ہمارے پیچھے ہے مگر ہم ہین کہ اوسکی ذرا
بہی پروا نہین کرتے وہ چند اشخاص جنکی طبائع بہت ہی نرم اور سہل پسند ہین اُنکا
تو ذکر ہی نہین۔ وہ اتنی کم ہین کہ اونکا اطلاق کچھہ بہی نہین۔ قلت ہمیشہ کثرت کی طرف

رجوع ہوجاتی ہے - برائیون سے بچے رہنے کی چاہے جس قدر قوت ہم اپنے
مین پائین - مگر یہ ممکن نہین کہ اون کا اثر ہم پر نہ پڑ جائے - ہماری حالت تو کچھ ایسی
ہوگئی ہے جس سے ہم خود مجبور ہین - عیاشی اور حرص مین مبتلا ہوجانے سے
بہت زیادہ نقصان ہوجانیکا اندیشہ ہے - ایک شخص بہت سے لوگون کو
زانی اور بدکار بنا دیتا ہے - اپنے اعزہ اور اقارب مین سے ایک شخص کی
دولتمندی کتنے شخصون کو حاسد بنا دیتی ہے - اُن لوگون کی حالت تو کیسی
خوفناک ہوگی جو برائیون ہی سے بالکل پُر ہونگے - اُنکی دونون حالتین خطرناک
ہین - یا تو ہم شربی کیوجہ سے وہ شریرون اور بدکارون کا ساتھہ دینگے -
یا اِسوجہ سے کہ اوس حد تک وہ بدکار نہین ہین آپسمین دونون سے اختلاف رہیگا
لہذا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایسی بدکار لوگون سے انسان علیحدہ ہی رہے
اور صرف ایسے لوگون کی صحبت اختیار کرے جنکے حق مین ہم اور ہمارے حق مین وہ
مفید ہوسکین اور یہ تعلقات دوطرفہ فائدہ بخشین گے - اسلئے کہ کچھہ تو ہم اون سے
سیکھین گے اور کچھہ اونہین سکھلا دینگے - مجمع مین انسان آزاد نہین رہ سکتا جو
خیالات لیکر ہم باہر جاتے ہین واپس آنے پر ویسے قایم نہین رہتے - بہت سے
وہ خیالات جنکو ہم بہ مشکل درست کرپائے تھے باہر جانے سے پھر ویسے پریشان
ہوجاتے ہین - بہت سی خواہشات نفسانی جو مغلوب ہوچکی ہین باہر نکلنے سے پھر
بھڑک اوٹھتی ہین - جو کیفیت عرصہ تک بیمار رہنے سے جسم کی ہوجاتی ہے وہی حالت

ہمارے دلونکی ہوگئی ہے ہمنے ایسے ناز و نعم مین پرورش پائی ہے کہ ہوا کے ذرا زیادہ ہوجانے سے بہی ہم کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ ایسی سوسائٹی کا اثر ہمارے حق مین کیسا خطرناک ہوگا جسمین ایک شخص بہی ایسا نہو جسکی رفتار۔ کردار۔ گفتار کا عمدہ اثر ہمارے اوپر پڑ سکے۔ بلکہ بخلاف اسکے اوسکا ہر ممبر ایسا ہو جو چپکے چپکے اپنی بدکاریون کا اثر ہمپر ڈالتا ہے۔ ایسے سوانگ اور تماشون کا دیکھنا بہی ناجائز ہے جنکی لطف ون مین شرارتین ملی ہون خصوصاً وہ جسمین بے رحمی اور سنگدلی کی مشق کیجاتی ہو۔ ایسی کارروائیون مین ہماری شرکت قطعی ناجائز ہے جنمین وہ لوگ جنپر وہ کیجاتی ہین جبریہ اور ظالمانہ سمجھکر اونکی سختی سے آہستہ آہستہ آہین کرین۔ اور اونکی وجہ سے روئین۔ ممکن ہے کہ وہ انصاف اور ایمان کی بنیاد پر ہون مگر تاہم اونکے ساتھہ تعلق رکہنا اطمینان قلب کو ضائع کرنا ہے۔ وہ لوگ جو ڈرپوک ہوتے ہین۔ احتیاطاً اونہین کے فائدہ کے لئے (کہ کسی وقت تنہائی مین اپنا نقصان آپ نہ کر بیٹھین) محافظ مقرر کردینا پڑتا ہے۔ اپنی خواہشون کے پورے کرنیکے غرض سے جو بے احتیاط لوگ اپنے تئین یا دوسرون کو نقصان پہونچانیکی کوشش کرتے ہین وہ اسی سوچ یا فکر مین لگے رہتے ہین کہ کسی طرح اونکی سوچی ہوئی ترکیبین ٹھیک اوتر جائین۔
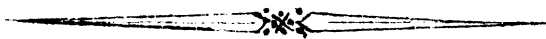
اٹھارہواں باب

دوستی کی برکتین

تمام خوشیون سے زیادہ یقینی اور پُر اطمینان ایسے دوست کی دوستی کی خوشی ہے جو محبت مین سچا اور پکا ہے - اِس یقین کا لطف اور سرور ہی ہمارے تفکرات کو مٹا دیتا ہے ! دراسی سے سخت مصائب بھی قابل برداشت ہو جاتے ہین - ہر حالت مین - افلاس ہو یا دولتمندی - ہم کو دوستون سے پوری امداد ملتی ہے - صرف اِسی خوبی کی وجہ سے اگرچہ اوسمین اور کوئی خوبی بالفرض نہ بھی ہو - ہمارے لئے دوستی کی سخت ضرورت ہے - مصائب کا تو سچی دوستونکی ہمدردی سے بڑھکر دنیا مین اور کوئی علاج ہی نہین - موت کے خیال سے جو روحی تکلیف ہمکو پہونچی ہے سچے دوستون کی دوستی کا اطمینان ہی اوسے رفع کر سکتا ہے -

دوستون کی شناخت ہم کو اون کی آمد و رفت کی قلت یا کثرت سے نہ کرنا چاہیے اور نہ دوستی کی پاک رسومات اور طریقون کو شناسائی کی اُن فضول رسم و رواج سے مخلوط ہونے دینا چاہیے جو تجارت پیشہ یا اور لوگون سے سلسلہ تجارت یا دیگر تعلقات جاری ہو جاتے ہین -

احباب کا انتخاب

دوستی مین اسقدر خوبیان جہان ہین - وہان یہ نقص بھی ہے کہ سچے دوست کا
ملنا اور اون کا دوست بنانا مشکل ہے - کسی نے سچ کہا ہے کہ خدا ملے تو ملے آشنا
نہین ملتا - وہی شخص دوست بنانیکے لایق ہے جو اول تو نیکوکار ہو - نیکوکاری کی
ضرورت اسلئے ہے کہ اگر بدکار ہوا تو اوسکی بدکاری مرض متعدی کی طرح ہم مین اثر
کر جائے گی - بدکار اور نکوکار کا ساتھہ اور دونون کی یکجائی ہرگز مناسب نہین ہے
دوسرے یہ کہ عقلمند ہو - ان ہر دو صفات کے آدمی سے جسکے دوست بنائے
جانے کی سخت ضرورت ہے جہان تک ہو سکے اور جسطرح ہو سکے دوستی کیجائے
اس معاملہ خاص مین جو بدقسمت نہین ہین وہ واقعی خوش قسمت ہین - وہ دوستی جو
دو طرفہ نکوکاری کے شوق اور محبت کے پرجوش مصالحہ سے مضبوط ہو چکی اور پاک
دوستی ہے - ایسے دوستون کو کوئی خیال - کوئی خوف - اور کوئی خودغرضی جدا نہین
کر سکتی - دونون اپنے ساتھہ قبر تک اوسے لیجائینگے - اور اسمین دفن ہو جانے
کے بعد بھی شاید ہی جدا ہون - میری عزیز بی بی **پالینا** اور مین - وہ اور میری بہتری
کا خیال آپسمین یہ کچھہ ایسے خلط ملط ہین کہ اوسکے آرام اور آسایش کی فکرون مین مجھے
بھی آرام ملتا ہے - اور میری نگہداشت کو وہ اپنی نگہداشت سمجھتی ہے اور یہی خیال
ہے جسنے اپنی نگہداشت پر مجھے اور زیادہ مجبور کر دیا - بعض یہ سوال کرتے ہین کہ

پرانی دوستی کے تحفظ مین مسرت ہے یا نئی دوستی پیدا کرنے مین - مگر میرا خیال ہے
کہ دوستی کرنے اور اوسکے نباہنے مین ہر شخص کو ویسی ہی دقتین پیش آتی ہین جیسی
کہ کاشتکار کو بونے اور کاٹنے مین - اول تو اپنی محنت کے بارور ہونے کی امید
سے خوشی ہوتی ہے اور دوبارہ اوسوقت جب اوس امید کو پورا ہوتے دیکھتا ہے کسی کتاب
کے پڑھتے وقت گویا اوسکے مصنف سے ہم گفتگو کرتے ہین مگر دوستون کے
خطوط مین المکتوب نصف الملاقات کا مزہ آتا ہے - جواب لکھنے کے وقت تو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم دونون سوال جواب کر رہے ہین - سچا دوست چاہے
جس قدر دور ہو - وہان بیٹھا ہوا وہی کام کرے گا جو یہان ہماری آنکھ کان - دل -
ہمارے ساتھ کرتے ہین - جب دوستون سے آپسمین ملاقات ہوتی ہے تو اون
مین محبت کا وہ جوش پایا نہین جاتا جو متفرق رہنے کی حالت مین ہوتا ہے - بعد مسافت
دونون کے شوق اور محبت کو تیز کئی رہتی ہے - ہر وقت ہمارے پاس موجود رہنے
مین بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ہمسے علیحدہ ہین وقت کا زیادہ حصہ دونون علیحدہ
علیحدہ صرف کرتے ہین - اپنے اپنے ملنے والون سے ملتے علیحدہ ہین - سوتے
علیحدہ علیحدہ کمرون مین ہین - کتابون اور مقامات کی سیر کے مذاق دونون کے علیحدہ
ہوتے ہین - تمام دنیا اگر درمیان مین ہو تاہم وہ سچے دوست یکجا سمجھے جاتے ہین
جو شخص اپنے نفس کا دوست ہے وہی بنی نوع انسان کا دوست ہو سکتا ہے -
کتب بینی کے وقت جب مین کوئی ایسی بات مطالعہ کرتا ہون جو میری راے مین

خلق اللہ کے مفید معلوم ہوتی ہے میری اوس وقت کی خوشی کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا۔
وہ خوشی کیا جسمین کوئی اور شریک نہو سکے۔ اللہ جلشانہ اگر تمام دنیا کی عقل اپنی ہی
ذات تک محدود رکھنے کی شرط پر مجھے عطا فرماتا تو مین واللہ کبھی اِس شرط کو
قبول نہ کرتا۔

دوستی مین تکلف کہان

دوستی ہونیسے قبل ممکن ہے کہ ہر امر مین تامل ہو۔ مگر دوستی ہو جانے کے بعد
تکلف باقی نہین رہتا۔ نہ رشک نہ حسد۔ یہ بات کیسی بدنما ہے کہ پورے طور سے
واقف ہونیسے پیشتر تو دو شخص آپسمین دوست بنکر دوستی کا دعوے کرنے لگین مگر
واقف ہو جانیکے بعد ناواقفون سا برتاؤ کرین۔ شک و شبہہ کو دوستی سے
قبل دخل کا موقع ہے۔ بعد کو نہین۔ دوستی ممکن ہے کہ دیر مین ہو۔ مگر کسی شخص کو
دوست بنانے کا ارادہ ہے اوسے میری نظر مین عزیز کر دے گا۔ مجھے لازم
ہے کہ اپنے راز کو ایک دوست کے سینہ مین ویسے ہی محفوظ سمجھون جیسا کہ اپنے سینہ
مین۔ بلاتامل اپنے راز۔ اور اپنی تشویشات کو اپنے دوست سے کہکر اوس سے انکی
نسبت مشورہ لینا میرا فرض ہے۔ اور اِس سے زیادہ عمدہ کوئی اور تدبیر اوسے اپنا
سچا دوست اور اپنا لایق مشیر بنانیکے لئے ممکن ہی نہین اپنے دوست پر اگر مین خود
ہی اعتبار نکرونگا تو گویا میرا یہ خیال ہے کہ وہ غیر معتبر ہے۔ اور مین اوسے غیر معتبر

بنانیکی اور بھی کوشش کر رہا ہون جس شخص کا میری نسبت یہ خیال ہو کہ مین اوسے کسی
نہ کسی وقت دہوکہا دونگا اوسکے اوس خیال سے مجھے بھی یہ حق ہے کہ مین بھی اوسے
دہوکے باز سمجھون - دوستی مین کسی بات کا پردہ نہین رہتا - اگر رکہا گیا تو پھر دوستی
نہین - دوستون کی موجودگی مین اپنے راز کو ویسا ہی محفوظ سمجھنا چاہیے جیسے کہ
تنہائی مین - تنہائی مین جو کچھ ہم سوچ سکتے ہین وہی اونکی موجودگی مین بھی - دونون
کے دل جب ایک ہین تو اونکے اغراض بھی جسمین مصائب اور مسرت دونون شامل
ہین ضرور یکسان ہونگے - دونون کے لئے ہر شے کو دوستی یکسان کر دیتی ہے -
وہ بُری ہون خواہ اچھی - ایسے دوستون کا یہان تذکرہ نہین جو دوستی کے پردہ
مین ایک دوسرے کی حق تلفی کو جایز رکھتے ہین - بلکہ میرا منشا ایسے دوستون سے
ہے جو آپسمین ویسی ہی محبت رکھتے ہین جیسی کہ والدین اپنی اولاد سے -

سچی دوستی

دوستی مین اس امر کی سب سے بڑھکر احتیاط چاہیئے کہ اوسکی بنیاد صرف محبت پر ہو
اسکے سوا اگر دوستی کی کوئی اور وجہ ہے تو وہ دوستی نہین ہے بلکہ ایک شے کی
خرید و فروخت - دوست اگر اسکی وجہ ہے - تو گویا اوسکی وقعت مین بٹا لگانا منظور ہے
دوستی اس خیال سے کرنا کہ ہمارا دوست بیماری - افلاس یا مصیبت مین ہمارے
کام آوے گا - ہماری تنگ خیالی کو اظہار کرتا ہے - دوست وہی ہے جسکا بجائے خود

یہ خیال ہو کہ خدانخواستہ اگر ضرورت پڑیگی تو اوسکی امداد جسطرح ہوسکیگی کرونگا۔ غرض کی دوستی دوستی نہین ہے۔ مخالفت ہے۔ ایسی دوستی زیادہ عرصہ تک قایم نہین رہتی۔ اوسیوقت تک رہیگی کہ وہ غرض پوری نہو لے۔ یہی سبب ہے کہ جب تک روپیہ پاس ہے دوستون کی تعدادمین کمی نظر نہین آئی۔ زمانہ کے پلٹنے کے ساتھہ یہ بہی پلٹ جاتے ہین۔ ایسے فرضی دوست مصیبت مین کام نہین آسکتے۔ وہ شخص جو اپنے نفع کے خیال یا کسی اور غرض سے دوست بنا ہے اوسکی دوستی دوستی نہین ہے بلکہ معاہدہ۔ زمانہ سابق کی دوستی اوس زمانہ کے ساتھہ گئی۔ مگر اب اِس کے پردہ مین غارتگری کیجاتی ہے۔ ذرا اپنے طریقہ بدلئے اور اِن دوستونکا سچا فوٹو ملاحظہ فرمالیجئے۔ میرا یہی خیال ہے کہ دوست عقلاہی ہوسکتے ہین۔ اور لوگ برائے چندے ساتھی ہون تو ہون۔ مگر دوست نہین ہوسکتے۔ میری راے مین دوستی وہ شے ہے جو ایک شخص کو دوسرے کی نظر مین عزیز بنادے۔ ہماری جان بچانیکے لئے ہمارا دوست اپنی جان کی پروا نہ کریگا۔ عشق اور دوستی مین فرق یہی ہے کہ عشق سے کبہی نہ کبہی تکلیف پہونچ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے مگر دوستی سے ہرگز نہین۔ راحت ہو یا مصیبت دوست کی طرف سے بہتری کی امید کے سوا برائی کا خیال بہی گناہ ہے۔ اُن لوگون سے جنسے ہم کو محبت ہے علیحدگی مین بہی ہم کو آرام ہی ملیگا۔ تہوڑا یا بہت۔ سچے دوستون سے گفتگو کرنے مین خصوصاً اون سے جنکی ہم کو تمنا بہی ہو۔ خون مین محبت کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

اُنیسوان باب

وقت کی پابندی سے بہت مسرت ہوتی ہے

روزمرہ ہم کو تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کا زیادہ حصہ برائی مین۔ اوس سے زیادہ بیکاری مین۔ اور باقی اُن کامون مین ضائع کردیتا ہے جنسے اون کو بہت ہی کم تعلق ہوتا ہے۔ وقت کا کچھہ حصہ نمایشی کامون۔ کچھہ خوشامد۔ کچھہ فضول حاضر باشی کچھہ اپنے آرام اور آسایش کے متعلق۔ اور باقی بیکاری مین صرف ہوجاتا ہے۔ اگر حساب کیا جاے تو معلوم ہو کہ کتنا وقت فضول اُمید۔ بیجا خوف۔ عشقبازی عوض لینے کی تدبیرون۔ ناچ تماشہ۔ خودغرضی۔ تفکرات لایعنی۔ تلاش روزگار۔ مقدمات کی کوشش۔ بیجا خوشامد مین رائیگان جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے عقلمند اور بیوقوف دونون کو زندگی کے مختصر ہونیکی شکایت رہتی ہے۔ دوسرے لفظون مین جسکے یہ معنی ہین کہ جو وقت اور زمانہ ہم کو ملاہے گو یادہ ہمارے کام۔ اور فرائض انسانی کو پورا کرنیکے لئے ہرگز کافی نہین ہے۔ جائداد کی سی حالت زندگی کی بہی ہے۔ گھر کا مالک اگر منتظم ہے تو اپنی جائداد کی مختصر آمدنی سے بہت کچھہ کرلے گا۔ اگر وہی جائداد کسی مسرف کے ہاتھہ مین دیدیجاوے تو وہ تو درکنار کسی سلطنت کا اگر خزانہ شاہی بہی ہو تو چند لمحون سے زیادہ کے لئے کافی نہوگا۔ اگر وقت کو اچہے طریقہ سے استعمال کرین تو زندگی کے

تمام مقاصد پورا کرنیکے لئے بہت کافی ہے۔ مگر ہم تو زیادہ تر اوسے رشک۔ حسد۔ شیخی بازی
عیاشی۔ خوشامد۔ سیر و تفریح۔ سُرگشتی۔ اور مخرب اخلاق کتابون کے پڑہنے مین برباد
کر دیتے ہین اور پہر تمنا کرتے ہین کہ کچہہ اور زیادہ (وقت) ہمکو ملے۔ اس بات کا افسوس
کبہی نہین ہوتا ہے کہ یونہین برباد کر دینے کے عوض کیون جایز طور پر اوسکو استعمال کرنے
کی فکر ذرا بہی نہین ہے۔ زندگی جتنی مختصر اِس زندگی کو ہمنے سمجہہ رکہا ہے۔ سچ تو یون ہے کہ اوتنی
نہین ہے۔ اپنے ہی کرتوتون سے اوسے ہم مختصر کر لیتے ہین۔ بیکاری مین اکثر آدمیون
کو انگلیان چٹخاتے۔ سیٹی بجاتے۔ گنگناتے اور آپ ہی آپ باتین کرتے دیکہا
گیا ہے۔ بعض بیہودہ غزلین اور ہجو کے اشعار تصنیف کرنے۔ اونکے پڑہنے اور سنانے
مین ہفتون کے ہفتے ضایع کر دیتے ہین۔ اُٹھتے ہی صبح صبح۔ حجام۔ درزی دہوبی
کے ساتہہ بحث کرنے مین دن کا زیادہ حصہ برباد کر دیا جاتا ہے۔ گہنٹون آئینہ اور کنگہی
سے مشغول رہتے ہین۔ بناو۔ سنگار ہوتا رہتا ہے۔ بال کے ترشنے کے بعد لوگون سے
گہنٹون رائے لیجاتی ہے۔ اگر ایک بال مین بہی کچہہ فرق نکل آیا تو گویا زندگی وبال ہو گئی
اِن سب باتون کا غالباً نتیجہ یہی ہے کہ چاہے اخلاق بگڑے مگر وضع اور لباس مین
فرق نہ پڑے۔ ٹوپی کی عمدہ تراش اور خراش کی تو فکر ہے۔ مگر نہین ہے تو معاملات
خانہ داری کی۔ سو برس کی زندگی اگر انسان اپنی فرض کر کے یہ تمام وقت جو عیاشی۔
عشقبازی۔ آپسکے جہگڑون۔ اُن بیماریون کے علاج مین (جنکے بانی خود ہی ہین)
صرف ہوتا ہے منہا کر دینے کے بعد جو جز باقی رہیگا وہ اورونکی مختصر زندگی سے کہین

زیادہ لگایگا۔ زندگی کتنی ہی بڑی ہو مندرجہ بالا تعلقات کے سبب سے ہمیشہ مختصر ہی معلوم ہوگی۔ وجہ یہی ہے کہ ہم اس خیال سے زندگی بسر کرتے ہین کہ کبھی مرینگے نہین۔ کبھی اُن کمزوریون کی جانب توجہ کرتے ہین جو انسانون مین عموماً موجود ہین پھر سمجھتے ہین کہ جو کام ہم کر رہے ہین شاید آخری ہو اور دوسرے کے کرنیکی ہی نوبت نہ پہونچے۔ زیادہ وقت محض بیکاری اور فضول امیدون مین۔ جو آیندہ زمانہ پر منحصر ہین صرف ہو جاتا ہے۔ زمانہ حال کی نسبت جو ہمارے اختیار مین ہے ہم ذرا بھی فکر نہین کرتے۔ بہتری کی اُمید زمانہ آیندہ کی توقع پر کئے ہوئے بیٹھے ہین جسکا عطا فرمانا خدا کے اختیار مین ہے۔ اسکا حاصل ہونا بالکل غیر یقینی ہے۔ مگر اسے ہم بالکل یقینی سمجھے ہوئے ہین ع

	کہ پیوستہ دردہ روان نیست جو		ہمہ وقت پر دار مشک و سبو

ہر عمل کرکے وقت کو ضائع نہونے دینے کا خیال رکھنا چاہیے بہتے ہوئے دریا اور جاری چشمون سے اوسیوقت تک گھڑے بھرے جاسکتے ہین کہ وہ روان ہین۔ خشک ہو جانیکے بعد کچھ نہین کرسکتے۔

دولت کی حفاظت جان سے زیادہ کیجاتی ہے

اُن تمام حماقتون کے اظہار کرنیکے لئے انسانی لیاقت محض ناکافی ہے جو ہم لوگ اپنی زندگی کے مقابلہ مین اپنے مکانات اور روپیہ پیسے کی نگرانی اور حفاظت مین کرتے رہتے

رہتے ہین۔ مفت کے اشیا کے لئے سب دوڑتے ہین اسلئے کہ وہ مفت ہین مگر جب
ایک شخص دوسرے کے مکان یا جائداد کے لینے کی فکر کرتا ہے تو وہ تلوار اور
بندوق لیکر لڑنے مرنے اور مارنے کو طیار ہو جاتے ہین۔ دولت اور جائداد
مین تو شرکت گوارا نہین ہو سکتی۔ مگر اوس دولت مین جس سے وقت مراد
ہے ہر شخص جس قدر چاہے شرکت کرنیکا مجاز سمجہ لیا گیا ہے۔ اس دولت کے
لٹانے مین جسکی ہم کو سخت احتیاط کرنا چاہیئے۔ ہم کو ذرا سا بہی بخل نہین ہے۔
اکثر دیکہا جاتا ہے کہ دوست اور احباب آپسمین بیٹہکر گھنٹون وقت ضائع کر ڈالتے
ہین۔ یہ سب "تفریح" کا تو خیال کرتے ہین۔ مگر "وقت" کا نہین۔ یہ سوال کہ وقت
ضائع ہو رہا ہے یا نہین کبہی اونکے درمیان مین آتا ہی نہین۔ اس سبب سے
کہ وقت کے ضائع ہونیکی ہم پروا نہین کرتے ہم کو اوسکے ضائع کرنے مین ورا بہی
معلوم نہین ہوتا۔ اللہ جل شانہ نے ہماری زندگی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے دن ہو یا رات۔
ہر وقت سفر آخرت مین ہم مصروف ہین۔ راستہ مین ٹھہرنے کے لئے آرام وہ مقامات
نہین ہین۔ فقیر ہو یا شاہزادہ کسیکی یہ مجال نہین کہ اپنی عمر مین ایک لمحہ بہی بڑہا سکے
اختیار کی بات یہ ہے کہ زندگی عمدہ طور سے بسر کرین مگر اسکی فکر نہین۔ چاہتے ہین تو
یہ۔ کہ آبحیوان پیکر ہمیشہ زندہ رہین جو غیر ممکن ہے۔ زندگی کے موجودہ زمانہ کو آئندہ
کے لئے عیش کے سامان جمع کرنے مین ہم صرف کرتے ہین۔ جس سے شاید ہمارا یہ
خیال ہے کہ آئندہ زیادہ جئینگے اور یہ دن جو صرف ہو رہے ہین یقیناً محرا ملین گے

اگر ہمارا خیال یہی ہے تو کسقدر بیہودہ ہے!!

زمانہ ماضی و حال و مستقبل

زندگی کا زمانہ اگر تقسیم کیا جاوے تو زمانے حال و ماضی و مستقبل پر منقسم ہو سکتا ہے۔ زمانہ موجودہ بہت مختصر ہے۔ آنے والا زمانہ غیر یقینی۔ زمانہ گذشتہ یعنی جو گذر چکا۔ البتہ یقینی ہے مگر اختیار سے باہر۔ زمانہ کی چال بہت تیز ہے۔ ایسی تیز کہ اوسکی تیزی کی جانچ واقعات گذشتہ ہی پر نظر ڈالنے سے ہو سکتی ہے۔ اوسپر نظر ثانی کرنیسے کل حالات گذشتہ پیش نظر ہو جاتے ہین۔ موجودہ زمانہ ایسے چپکے سے گذر جاتا ہے کہ معلوم بھی نہین ہوتا۔ ہماری زندگی کا زمانہ ہی تو زمانہ موجودہ کہا جاسکتا ہے۔ اسیکو لڑکپن۔ جوانی۔ ادہیڑ۔ اور بڑہاپے مین غلطی سے ہمنے تقسیم کرکے عمر کے ان درجون کو اور بھی تنگ کر دیا ہے۔ اگر احتیاط نہ کرینگے موقع ہاتھ سے ضرور جاتا رہیگا۔ اور اگر تیز نہ چلین گے تو ضرور پیچھے رہجائینگے۔ یہ ظاہر ہے کہ عمدہ زمانہ گذر رہا ہے۔ اور خراب آنے والا ہے۔ عمدہ حصہ صرف کرنیکے بعد تلچھٹ باقی رہجاتی ہے عمر کے اس خراب زمانہ کو جو کسی اور مصرف مین نہین آسکتا ہم عبادت مین صرف کرنا چاہتے ہین!! اور اپنی راے مین اپنی زندگی کا آغاز عمر کے اوس حصہ سے کرتے ہین جہانتک لوگ بہت کم پہونچتے ہین۔ وقت کو اس طرح ضائع کر دینے سے زیادہ دنیا مین اور کونسی حماقت ہے؟ خصوصاً جبکہ زندگی کے غیر یقینی ہونیکی وجہ سے اپنے اِس نقصان

کو جو ہو چکا ہے ہم کبھی پورا نہ کر سکین گے۔

وقت کے سوا ہم کسیکو اپنا نہین کہہ سکتے

دنیا مین "وقت" کے سوا کسی شے کو ہم اپنا نہین کہہ سکتے۔ مگر باوجود اسکے اگر کوئی چاہے تو اسکو ضایع کرا سکتا ہے۔ تہوڑا سا قرض لینے پر بہی رقعہ عند الطلب لکہنے اور اوسکے متعلق ہر قسم کے رسومات ادا کرنیکی احتیاط کرنا پڑتی ہے مگر شاید وہ شخص جو میرے وقت کے بڑے حصہ پر تصرف بیجا کرتا ہے سمجہتا ہے کہ وہ میرا ذرا سا بہی نقصان نہین کرتا وہ حقیقت مین مجہے ایسا نقصان پہونچاتا ہے جسکے احسان کا بار اوسکی گردن پر بقدر ہے کہ شکریہ ادا کرنے سے بہی اوسکی گلوخلاصی نہین ہو سکتی۔ جسکے پاس سرمایہ کافی ہو وہ غریب نہین کہا جا سکتا خدا سے دعا ہے کہ کسی کا سرمایہ وقت کبھی ضائع نہو جسکو دنیا مین رہنا اور دنیا دارون مین زندگی بسر کرنا ہے اوسے چاہیے کہ کسی پرانے کاشتکار کے قدم بہ قدم چلے۔ جو پہلے ہی خرمن سے عمدہ غلہ علیحدہ کرکے اپنے صرف کے لئے جمع کر رکہتا ہے۔ اور اوسوقت کا انتظار نہین کرتا کہ قرضخواہ آکر عمدہ مال لیجاے اور خراب اوسکے حصہ مین پڑے۔ وہ شخص جو میرا ایک دن پورا ضائع کر دیتا ہے مجہے ایسی شے لے لیتا ہے جسکی واپسی غیر ممکن ہے۔ "وقت" یا تو زبردستی ضائع کرایا جاتا ہے یا لوگ باتون ہی باتون مین اوڑا لیجاتے ہین۔ یا محض بیکار جاتا ہے۔ ان سب مین سے پچہلی حالت بہت خراب ہے سفر اور زندگی کی حالت یکسان ہے۔

کتب بینی یا کسی ہمسفر کے ملجانے سے سفر معلوم نہین ہوتا باتون ہی باتون مین منزل مقصود تک ہم پہونچ جاتے ہین - برابر وقت ہم برباد کرتے رہتے ہین مگر یہ کبھی نہین سوچتے کہ اتنی دیر مین ہمسے کوئی نیک کام بھی ہوا یا نہین - مین اونہین سے مخاطب نہین ہون جو اوباشی اور بد وضعی مین اپنی زندگی بسر کرتے ہین بلکہ اون سے بھی جنکو دنیا کے لوگ سمجھتے ہین کہ وہ اپنی زندگی کے دن نہایت خوشی مین کاٹتے ہین - جو ہر وقت عیش و عشرت مین پڑے ہوئے رنگ رلیان منا رہے ہین - جنکی خدمت مین ہزارہا غلام اور صدہا نوکر چاکر ہین اور جنکے سرون پر عیاشی اور شہوت پرستی کا بہوت چڑھا ہوا ہے - امرا کی نخوت اور خود بینی کی شکایت ناحق کیجاتی ہے جب کہ اون مین ایک بھی مشکل سے ایسا ملیگا کہ جسکے پاس کسی نہ کسی کے گذر ہو جانیکے علاوہ انعام و اکرام اور اونکی نظر عنایت و کرم سے کوئی فیضیاب نہ ہو جاتا ہو - ہم اپنی شکایت آپ کیون نہ کرین ؟ دوسرون کا کیا ذکر جس حالتمین کہ اپنی نسبت ہم کسی قسم کی نصیحت سننا نہین چاہتے اور نہ ہم تک کسی اور کی رسائی ممکن ہے -

دوستونکی صحبت اور اپنی کام کاج مین وقت ذرا بھی معلوم نہین ہوتا

دوست اور احباب کے بے تکلف جلسون اور کام کاج مین کچھ شبہہ نہین کہ وقت

ذرا بھی معلوم نہین ہوتا - بدکاریون مین روپیہ کے نقصان کے علاوہ جان کا بھی نقصان
ہے - زمانہ موجودہ تھوڑی سی دیر مین گذر جائے گا - زمانہ گذشتہ کے واقعات
البتہ اگر یاد کئے جائین تو یاد آسکتے ہین - ایسے گذشتہ زمانہ کے واقعات گذشتہ پر
ہم غور اور توجہ کرکے اونکی جانچ بھی کرسکتے ہین - کام کاجی آدمیون کو واقعات
گذشتہ کی جانچ کا موقعہ بہت کم ملتا ہے - اگر کبھی ملا بھی تو اس لحاظ سے اوُنپر
غور نہین کرتے کہ اونکے یاد کرنے سے دل کو صدمہ ہوتا ہے - وہ شخص جو عمدہ
طور سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے ہمیشہ خوشحال رہیگا - یہ وہ خوشی ہے جو کبھی
جا نہین سکتی - بخلاف اسکے بدکاری مین بسر کی ہوئی زندگی کے واقعات یاد
کرتے ہی ایسے شخص کو شرم اور ندامت کے سوا اور کچھہ حاصل نہین ہوتا - اون پر
نظر ثانی کرتے ہی اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ اوسکی تمام زندگی ہوا و ہوس
شہوت پرستی - طمع سے پر ہے اور فقط یہ خیال ہی اوسکے جسم کے روئین
کھڑے کردیتا ہے - جو لوگ اس زندگی مین عدیم الفرصتی کا عذر کرتے رہے
موت کا وقت جب آئیگا تو فرصت ملے یا نہ ملے مرنیکے لئے اونکو وقت نکالنا ہی
پڑے گا - ہمارے زمانہ موجودہ کو زمانہ ابدالآباد سے کتنی قلیل نسبت ہے -
ویسے ہی ہماری عمر کو دنیا کی قدامت کے ساتھہ کوئی بھی نسبت نہین ہے - پس اس
قلیل زمانہ مین خیال تو کرو کہ کتنا وقت ہم - خوف - دہشت - تفکرات - رنج اور
بیہودگیون مین صرف کردیتے ہین - نصف سے زیادہ تو سو کر کاٹ دیتے ہین

اور بقیہ وقت مین سے کتنا زیادہ حصہ عیاشی۔ شہوت پرستی۔ مہمانون کی خاطر و تواضع
نوکرون کی تعلیم۔ اور متفرق اقسام کے کھانون کے طیار کرانے مین ضائع کردیتے
ہین جنہین کھاکر پیٹ بھرنا ہمارا منشا نہین ہوتا ہے بلکہ محض حرص ا ن کی ہر مسرت کے ساتھ
اوسکے زائل ہو جانیکا خوف لگا ہوا ہے۔ اوس زمانہ عیش مین بھی جبکہ کسی طرف سے
ذرا سا بھی ایسے شخص کو کھٹکا نہین ہوتا ہے۔ یہ خیال ہی کہ یہ حالت ہمیشہ نہ رہیگی
اُن تمام مسرتونکو ناکارہ اور خراب کردیتا۔ اور خوش نصیب سے خوش نصیب شخص بھی اس خیال سے بری نہین ہے

بیسوان باب

وہ شخص ہمیشہ مسرور رہیگا جو اپنے لئے اپنا شغل آپ تجویز کرے

تنہائی اور کام سے فارغ البالی کی بے انتہا برکتون کو بیان کرنا نہایت مشکل کام ہے۔
یہ وہی برکتین ہین جنکی بادشاہون اور امرا نے ہمیشہ تمنا کی مگر میسر نہ آئین۔ انکی برکتین
اونہین متوسط درجہ کے لوگون کے حصہ مین پڑی ہین جو خود بھی تنہائی پسند ہین۔
امارت تک پہونچنے کی پریشانیون اور دقتون مین پڑکر ان برکتون کا خیال ہی کیسا
خوش آیند اور فرحت بخش ہے۔ شاہ آگسٹس تمام عمر دعا کرتا رہا کہ اوسکو کسی وقت
سلطنت کے کام سے دم بھر کی تو فرصت ملجاتی۔ اوسکی گفتگو سے ہر وقت یہی
خواہش ظاہر ہوتی تھی۔ اور سب سے بڑی مسرت جسکی تلاش مین وہ تھا یہ تھی کہ کسیوقت اوسکو
فارغ البالی حاصل ہو جاتی۔ اوسکی یہ عظیم الشان سلطنت گو بظاہر دل لبھانے والی

اور دلکش تہی مگر ظاہر ہوتا تہا کہ باطن مین کسقدر تفکرات اور پریشانیون سے مملو تہی !
اپنے ذاتی اغراض اور آرام - اور دوسرون کے فائدون کے لئے فرصت اور تنہائی
اختیار کرنے مین بہت بڑا فرق ہے - اورون کے ساتہہ بہلائی کرنیکے لئے جو لوگ
تنہائی اختیار کرتے ہین اونمین بہی تو کام کثرت سے ہوتا ہے - اس لئے کہ جو کچہہ
ابتک سیکہا ہے اوسکے سکہانے کا زمانہ یہی ہے - عقلا تنہائی مین بہی خلق خدا
کی بہتری کی فکر مین کرتے رہتے ہین - کتب بینی کے سبب سے حکما نے بڑے بڑے
کارنمایان کئے ہین - اگر وہ افسر بنا کر لڑائی مین بہیجے جاتے یا اعلیٰ عہدون پر ممتاز
ہوتے - یا واضعان قوانین ہوتے تو اس قدر مفید کام نہ کر سکتے - اونکی خدمات
کسی خاص شہر کے لئے مخصوص نہین ہوتین بلکہ اونکے فیض سے تمام زمانہ عموماً
مستفیض ہوتا ہے اونکے چپ چاپ اور خاموش بیٹہے رہنے سے وہ فائدے حاصل
ہوتے ہین جو اورون کی عرق ریزی اور جانفشانیون سے ممکن نہین - جو گوشہ
مین بیٹہکر بہی دنیاداری مین پہنسا رہے اور اسوقت بہی عمدہ اور نیک کام کرنیکا اوسے موقعہ
نملے تو ایسے شخص کی عزلت اور گوشہ نشینی بالکل بے مصرف ہے - اس حالت مین
بہی اگر اوسکو غلامون کی طرح بادشاہون اور حکامون کی حاضرباشی کرنا پڑی - اگر
علیحدہ علیحدہ گروہ اور پارٹیان اوسنے اوسوقت بہی قایم کین - عہدون کے حاصل کرنے
کے لئے اوسوقت بہی اوسکو اگر جایز و ناجایز فکرین کرنا پڑین - خطابات حاصل کرنیکے
لئے اگر جہوٹی سچی کوششین اوسوقت بہی کرنا پڑین - کسی شخص کے دولتمندی یا

اوسپر الطاف شاہی ہونیکے سبب سے اگر اوسکو اوسوقت بھی حسد پیدا ہو تو یہ فرضی
کنارہ کشی محض ڈہکوسلا ہے۔ اوسکو چاہیئے کہ قلب کو ان تمام ناپاکیون سے
پاک وصاف کرکے اطمینان سے اللہ جلشانہ کی عطا کی ہوئی برکتون سے ستفید
ہو۔ عقلا کے لئے تنہائی مین اس سے زیادہ اور کوئی کام نہین ہے کہ وہ
بیٹھے ہوئے خدا کی یاد اور اوسکی معرفت پر غور کیا کرین برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقیست دفتر معرفت کردگار۔ آیندہ نسلون کی خدمت کے لئے عقلا اسیوقت
سے طیار رہین اسطرلقہ سے کہ جو باتین اپنے تجربہ سے اپنے حق مین مفید پاتے
ہین آنے والی نسلون کے لئے بھی مفید سمجھکر تحریر کر جاتے ہین۔ اور یہ باتین اُسی
طرح ہم تک پہونچ جاتی ہین جیسے عمدہ نسخے یا علاج سینہ بہ سینہ پہونچتے رہتے
ہین۔ دن رات کتب بینی مین مصروف رہنے والا شخص گو بہ ظاہر کوئی کام نہ کرتا ہوا
معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین دنیا اور دین دونون کے کام اوس سے انجام پاتے
رہتے ہین۔ کسی دوست کی روپیہ سے امداد کرنا یا کسی کی ملازمت یا عہدہ کے لئے
سفارش کر دینا نیچ کا کام ہے اور اِس فعل سے صرف ایک یا دو شخص ممنون ہو سکتے
ہین مگر وہ شخص جو ہم کو عمدہ طور سے زندگی بسر کرنیکے قواعد سکھلائے۔ اور شہوات
نفسانی کے مغلوب کرنے کی تدبیرین بتلائے اوس کا احسان نہ صرف موجودہ نسل
پر ہے بلکہ تمام بنی نوع انسان پر۔ نہ صرف اوسی وقت بلکہ ہمیشہ

آزادی۔ جیسے ممکن ہو۔ حاصل کرنا چاہیئے

آزادی آخر کیسے حاصل ہو؟۔ روپیہ حاصل کرنیکے لئے ہم صدہا تکلیفین اوٹھاتے ہین عہدہ اور منصب پانیکے لئے ہم ہمیشہ پریشان رہتے ہین۔ مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ آزادی اور کام سے فراغت حاصل کرنیکے لئے۔ جسکے بغیر پریشانیون مین زندگی بسر کرکے جان دینا یقینی ہے۔ ہم کیون تکلیف اوٹھانا پسند نہین کرتے۔ جب تک زندہ رہین گے کام کرنا پڑے گا۔ دریا مین ایک لہر کے بعد دوسری لہر جسطرح پیدا ہوتی رہتی ہے۔ کامون کا سلسلہ اوسیطرح بہی کبہی منقطع نہ ہوگا۔ نہ کوئی ایسا طریقہ کسیکو اس وقت تک معلوم ہوا ہے جس سے دنیا مین کامون کا سلسلہ منقطع ہوسکے۔ ہر وقت کام مین پہنسے رہنے والے آدمی کی زندگی بہی کوئی زندگی ہے! بگولہ مین پہنسکر نکلنا جیسا مشکل ہے ویسا ہی کاروبار مین پڑکر فرصت پانا۔ ہزار مین ایک شخص بہی ایسا نہ ملیگا جو عمدہ طور سے زندگی بسر کرنا جانتا ہو۔ کیسی ذلیل ہے وہ زندگی جو پریشانیون اور تفکرات سے پُر ہو۔ اوس سے زیادہ اور خراب حالت اوس شخص کی ہے جو کسی کا نوکر ہو۔ آقاؤن کے تعین کردہ اوقات پر نوکرون کو کہانا اور سونا نصیب ہوتا ہے۔ اونہی کے قدم بہ قدم چلنا پڑتا ہے۔ جس سے وہ محبت اور نفرت کرین اونکے ساتھ نوکر بہی ویسا ہی کرین! یہ تمام باتین اگر غلامی سے بہی بدتر نہین ہین تو کیا ہین!! جب کاروبار کا ترک کرنا

ضروری معلوم ہو تو کیون ترک نہ کر دیا جاے۔ مگر قبل از وقت نہین جتنے زیادہ
دنون مین ہم ترک کرین گے۔ اوتنے ہی زیادہ دن پریشانی مین مبتلا رہین گے۔
اکثر آدمی کام مین ہر وقت مشغول رہنے کے لئے روزگار کر لیتے ہین اگر
کوئی عمدہ شغل نہ ملا تو بیکار بیٹھے بیٹھے دن کاٹ نہین سکتے۔ ہر وقت گھبراتے
رہتے ہین۔ ملازمت ترک کر دینے کے بعد رنج کے کامون مین مصروف رہتے
ہین صرف اسی خیال سے تاکہ لوگ اونہین کام کاجی آدمی سمجھکر اونکی قدر کرین۔
ایسے لوگ دل مین فارغ البالی کی قدر کرکے ہمیشہ اوسکی تمنا کرتے ہین جو کیسے
افسوس کی بات ہے کہ انہین کبھی میسر نہ ہوگی۔ فارغ البالی وہ شے ہے کہ خرید و
فروخت کے ذریعہ سے حاصل نہین ہوسکتی بلکہ اوسیوقت حاصل ہوتی ہے جب
کہ خود کوئی شخص حاصل کرنا چاہے اور اسکی کوشش بھی کرے۔ صرف اوسیوقت
اوسکا حاصل ہونا ممکن ہے ورنہ غیر ممکن۔ غیرون کے ساتھہ جسنے برتاو کرنے
مین اپنی نکوکاری کا ثبوت دیدیا اوسکو چاہیئے کہ تنہائی مین اپنے نفس کے بھی
نیک ثابت ہونیکی کوشش کرے۔

بعض کسی مصلحت سے تنہائی اختیار کر لیتے ہین

اوس شخص کو جسنے سمندرون مین اور سخت سے سخت طوفانون مین تمام عمر بسر کی
ہو اب چاہیئے کہ تمام جھگڑون سے کنارہ کشی کرکے آرام ملنے اور اپنے حق مین

فرصت نصیب ہونیکی دعا کرے۔ گو یہ بات اوسے جب ہی حاصل ہوگی کہ اوسکی یہ گوشہ نشینی نمائشی نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اس تنہائی مین بھی قلب کے غیر مطمئن ہونے کی وجہ سے اوسے کبھی آرام نہ ملیگا۔ جب سب سے علیحدگی اختیار کرلی گئی تو پھر خوف کسکا۔ حقارت کس کی اور خواہش کس شے کی؟ انسانون سے متنفر ہوکر تنہائی اختیار نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے قلب کے سکون اور اطمینان کے لئے وہ شخص جو کثرت کام سے اور انسانون سے گھبراکر۔ حسد کی برداشت نہ کرسکنے یا کسی اور وجہ سے تنہائی اختیار کرتا ہے وہ تنہا تو ہو جاتا ہے مگر ویسا ہی جیسے چھچھوندر۔ اوسکی تنہائی ویسی نہین ہوتی جسے عقلا پسند کرتے ہین۔ دن رات پڑا ہچار پائی توڑا کرتا ہے۔ اوسے اپنے پیٹ بھرنے اور معاش کے تفکرات اور خواہشات نفسانی کے پورا کرنیکی کوشش ہر وقت رہتی ہے۔ بہت سے ایسے بھی ہین جو ملازمت سرکاری کی پریشانیون اور ناکامیابیون سے تنگ آکر تنہا رہنا پسند کرتے ہین۔ مگر رشک و حسد اوس گوشہ مین بھی اونہین تنہا رہنے نہین چھوڑتے۔ جس گوشہ مین وہ خوف زدہ ہوکر اور تھک کر بیٹھ رہتے ہین۔ وہان بھی آہستہ آہستہ حسد اور رنج کے ساتھہ عیش طلبی کی خواہش۔ تکبر۔ اور بہت سی اور تکلیفین پہونچ جاتی ہین۔ ایسے لوگون نے تنہائی اسلئے پسند نہین کی تھی کہ وہ آرام سے رہینگے۔ بلکہ اِس غرض سے کہ اورون کی تنہائی مین خلل انداز ہوتے رہین گے۔ ایک حکیم نے ایک جوان شخص کو تنہا ٹہلتے ہوئے دیکھکر کہا کہ بُری صحبت سے

بچنے کے لئے یہ بہت ہی معقول سبیل ہے" اکثر آدمی ہمیشہ بیکار رہتے ہین اور اس
بیکاری مین ایسے بُرے کام کرتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شیطان
کے لایق مریدون مین سے ہین - اور کرین کیا؟ تمام وقت عیاشی اور بدکاری
مین صرف کرتے ہین اور وہ وہ افعال قبیحہ کرتے ہین کہ فوجی سپاہی بھی اون
افعال کے کرنے سے شرماتے ہین - وہ جو عیش وعشرت مین ہر وقت ڈوبے
ہوئے ہین فرصت والے آدمی نہین کہے جا سکتے - بیکاری کے بعد با کاری
ہمیشہ بھلی معلوم ہوتی ہے - ایسے اشخاص جنہون نے اس بیکار تنہائی کے
بہانہ سے اپنے تئین زندہ درگور کر رکھا ہے سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ موت سے کیون
ڈرتے ہین؟ میری راے مین وہ تنہائی جسمین کسب بینی نہ ہو سکتی ہو قبر کی تنہائی سے
بدرجہا زیادہ بدتر ہے!

بعض آدمی گوشہ نشینی اپنی تعریف اور شہرت کے لئے اختیار کرتے ہین

بعض اشخاص اپنی گوشہ نشینی کی بہت تعریف کرتے ہین - مگر میرے نزدیک
اونکی یہ ہوس بیہودہ اور یہ خیال باطل ہے - اس گوشہ نشینی سے اون کا منشا یہ
ہوتا ہے کہ لوگ اون کی تعریف کرین - مگر میری راے مین اون کا مقصد ہونا چاہیے تھا

کہ اونہین اپنے نفس کے ساتھہ گفتگو کرنی اور اوسکو اپنا مخاطب بنانے کا زیادہ
موقعہ ملے - اگر مین ہوتا تو تنہائی مین اپنے نفس سرکش پر اوسیطرح ملامت کرتا
جیسے کہ احباب مین بیٹھکر اورون کی برائیان کیا کرتا ہون - اوس وقت مین
اپنی بدکاریون کی جانچ خود ہی کرتا - اونکے سبب سے اپنے تیئن ملزم قرار
دیتا - اور اونکی یاداش مین اپنی سزا آپ کرتا - تارک الدنیا مشہور ہو جانا - یا
میرے نسبت اِس امر کی شہرت کا ہو جانا کہ مین نے دنیا کو مکر اور اوسکے مکروہات
کی وجہ سے ترک کر دیا حاشا وکلا میرا منشا ہرگز نہوتا - اوس سے میری اصلی
غرض یہ ہوتی کہ اپنے نفس کو اپنا مخاطب بنا کر اور اوسے بدکاریونکا ملزم
ٹھیراکر اوسکی سخت ملامت کرتا - ایسی حالت مین اگر کوئی شخص میرے پاس کچھہ سمجھکر
طلب حاجت یا دعا کے لئے جاتا تو اوسکی حماقت تہی یا نہین؟ اوسے کم سے کم
اتنا تو معلوم کر لینا چاہیے کہ مین ولی یا درویش نہین ہون بلکہ ایک گنہگار اور وہ
بہی خدا کے عفو کا خواستگار - میرے پاس سے اوٹھہ جانے کے بعد اگر
میری نسبت یہ مشہور کیا جاتا کہ "ہم تو اوسے ولی اور عالم سمجھے ہوئے تھے مگر وہ
تو کچھہ بہی نہ نکلا" مین یہ سنکر بہت ہی محظوظ ہوتا - لوگون سے میری یہ التجا ہوتی
کہ میری گوشہ نشینی کو باعث بدکاری سمجھین کسی اور امر پر محمول کرکے میرے حاسد
بنین - بعض جانور اپنے غار یا ندہن جانے سے پہلے اپنے نقش قدم
مٹا دیا کرتے ہین تاکہ پہر کوئی اونکا پتہ نہ پاسکے گوشہ نشینی کے بعد انسان کو بھی

ایسا ہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے - دروازہ کھلے ہونے پر چورون کو شبہہ ہوتا ہے - مگر کم - مگر نقب لگانے اور رازجوئی کی ضرورت اونہین اوسیوقت پڑتی ہے جب دروازہ بند - اور قفل سربمہر ہون - اِس بات کا مشہور ہوجانا ہی غضب ہے کہ فلان شخص اپنے مکان سے باہر نہین نکلتا اور نہ کسی سے ملتا ہے - اسکے مشہور ہوتے ہی عوام مین راے زنی شروع ہوجاتی ہے - وہ شخص جو عوام سے پرہیز کرتا ہے گویا اطلاع عام کے لئے دروازہ کھولدینا اوس کا اصلی مقصد ہے -

فلسفہ کے لئے تنہائی اور خیالات مین آزادی کا ہونا ضروری ہے

اپنے جسم کی حالت ہر شخص بخوبی جانتا ہے - اِسی بنا پر کوئی فاقہ کشی کرتا ہے اور کوئی لطیف غذاؤن سے اپنا پیٹ بھرتا ہے - وہ مریض جنکے پیرون مین لغزش ہاتھون مین لنج ہے یا جو تشنج کی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین اون سے کوئی کام نہین لیا جاتا - وہ آرام سے بیٹھکر اپنا علاج کراتے ہین - پھر کیون دل کی بیماریون کے علاج کے لئے انسان ایسا نہین کرتا - دنیاوی مکروہات سے نجات اور کامون سے فراغت حاصل کرنے کے بعد مضبوطی کے ساتھہ ہم کو

فلسفہ کی جانب توجہ کرنا چاہیے۔ اور تمام جھگڑوں سے ترک تعلق اور بالکل قطعی احتراز
بیماری کی حالت مین دوست احباب سے ہم کم ملتے ہین۔ تنہا رہتے ہین۔
کسی قسم کی فکر اور تشویش کو پاس آنے نہین دیتے۔ تو جب قلب کی بیماریون
مین مبتلا ہون تو کیون اوسوقت اِن تمام باتون کا لحاظ نرکھین۔ کاروبار تو تمام زندگی
ختم نہوںگے۔ کام کاج کرنیکے لیے نوکر اور غلام ہی موزون ہین۔ مگر غور۔ فکر۔ اور
انجام بینی عقلا کے متعلق ہین۔ تنہائی اور صحبت احباب۔ دونون موقع موقع سے
جایز۔ اور ضروری ہین۔ انسانون کی صحبت مین ہم بنی نوع انسان کے ساتھہ
محبت اور ہمدردی کرنا سیکھتے ہین۔ اور تنہائی مین اپنے نفس کے ساتھہ دوستون
کی صحبت سے جب جی گھبراجاتا ہے تو تنہائی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب
تنہائی مین جی اُکتا جاتا ہے تو دوست اور احباب کے ساتھہ بات چیت مین
لطف آتا ہے۔ اوس سے زیادہ بدنصیب۔ سچ تو یہ ہے۔ دنیا مین کوئی شخص
نہ ہوگا۔ جو اپنا وقت کاٹنا نہ جانے۔ ہر وقت اوسکے خیالات مین پراگندگی۔
اوسکی راے مین خلل۔ اور آیندہ ہونے والے واقعات کی طرف سے وہ ہمیشہ
ہراسان رہیگا۔ مگر اپنے وقت پر ہر کام کرنیکے عادی ہونیکی وجہ سے ایسا شخص ہمیشہ
مشغول رہیگا۔ اور اوس کے سب کام درست ہوتے رہین گے۔ اوسمین صرف
یہی ایک خوبی پیدا نہین ہوجائیگی کہ زندگی کے معمولی حوادثات کی طرف سے اوسکا
دل مضبوط ہوجائیگا بلکہ یہ بہی ہوگا کہ اپنے انتشارات اور تکلیفات کو مبدل

براحت اور آرام کریگا۔ اور اسطرح اون مصائب کا عادی ہوکر ایک مستقل مزاج والا
شخص ہوجائے گا۔

اکیسوان باب

موت کا خوف اگر دل سے نکلجائے تو پھر کسی مصیبت مین پریشانی نہ معلوم ہو

یہ نہایت مشکل ہے کہ زندہ رہنے کے قدرتی شوق کو جو ہر انسان کے دل مین
خود بخود جاگزین ہوجاتا ہے۔ کوئی فلسفی اپنے فلسفیانہ یا موت کی طرف سے
نفرت پیدا کرا دینے والے خیالات کے دور سے مٹا سکے۔ نہ اوس کو یہ باور
کرا دینا اوسکے اختیار کی بات ہے کہ مرنیکے وقت ذراسی بھی تکلیف نہین ہوتی
جو خیالات ہمارے دلون مین بچپنے ہی سے نقش کالحجر کرائے گئے ہون
ممکن نہین کہ یکبارگی سب محو ہوجاوین۔ جلنے اور سخت زخمی ہوجانے کے بعد بھی
اگرچہ ہم قریب المرگ ہی کیون نہ ہوجائین۔ مگر تندرست ہوجانے کی آرزو دل مین
رکھتے ہین۔ آخر ہماری اِس بیہودہ خیالی کا کیا نتیجہ؟ سمجھ مین نہین آتا کہ ہمیشہ زندہ
رہنے کی خواہش ہمکو کیون بیہودہ معلوم نہین ہوتی؟ اسکولون کی تعلیم اور وہان

نکتہ چینی کے طریقے سیکھنے سے تو یہ بات حاصل نہین ہوسکتی۔ تعلیم پاکر لائق ہوجانے مین تو کوئی شبہہ نہین۔ اگر ہے تو صرف اس بات مین۔ اس تحریر سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ موت کو ہم سب ایک محض بے حقیقت شے سمجھلین اپنے جسم کی آراستگی کے متعلق ہر شے کی حفاظت اور احتیاط کا شوق اور روح اور جسم کے اتنے عرصہ دراز کے تعلقات باہمی کے فوراً ہی منقطع ہوجانیکی وجہ سے موت مین اگر کوئی برائی معلوم ہوتی ہو تو عجب نہین ورنہ حقیقت مین کوئی بھی برائی نہین۔ مرنیکے بعد تنگ اور تاریک قبر مین رکھکر ہم تنہا چھوڑ دیے جائینگے۔ منون مٹی کا ڈھیر ہمارے اوپر ہوگا۔ اوس مقام مین خدا جانے ہمارے ساتھہ کیسا برتاو ہو۔ ہم کہان جائینگے۔ ہمارے اوپر کیسی گذرے گی اور کیا ہوگا۔ یہ یہ خیالات ضرور ہیبتناک ہین۔ اور انہین دہشتون کی وجہ سے غالباً جان بھی جلد نہین نکلتی۔ قاعدہ ہے کہ جو بات سمجھہ مین نہین آتی اوسکی نسبت خیالات متوحش اور پریشان قایم ہوجانیکے بعد دلمین ایک قسم کی گھبراہٹ اور وحشت پیدا ہوجاتی ہے غالباً یہی وجہ ہے جو موت کی طرف سے ہمارے دلون مین اس قدر خوف سما گیا ہے۔ (؟)

موت سے ڈرنا حماقت ہے

موت کا نام آخر ہم کو پریشان کیون کردیتا ہے؟ مرنے کا خیال دل ہلا دینے والا خیال کیون ہے؟ موت کا خوف اگر اس درجہ ہمپر غالب ہوگیا ہے تو ہر وقت خوف زدہ

رہنے سے موت کا آجانا کیا بہتر نہین ہے؟ زمین جسمین ہم دفن کئے جاتے ہین وہ
بھی تو تغیرات اور انقلابات سے مستثنے نہین ہے۔ صدہا انقلابات تو اسمین ہمارے
سامنے ہوگئے اور ہزارون ہمارے بعد بھی ہوتے رہین گے۔ کتنے جزیرہ
اسوقت تک سمندرون مین شامل ہوگئے۔ اور آج کتنے مقامات پر جہان بیشتر
خوشنما شہر آباد تھے وہین پر دریا لہرین لے رہے ہین اور جہازرانی ہو رہی ہے!
کتنی بڑی بڑی قومین دریا کی طغیانی اور زلزلہ سے آج تک تباہ ہوگئین! جب یہ
کیفیت ہے تو اپنے اِس چھوٹے سے جثہ کو لیجاکر ہم کہان چھپا سکتے ہین۔
موت کا یقین ہر شخص کو ہے۔ اور ہر شخص خوب جانتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز فانی
ہے۔ پھر کیون ہم کو اسکا یقین نہین آتا کہ وہ سانس جو ابھی آئی ہے شاید آخری
ہو۔ موت کے خیال ہی سے ہم اِس قدر کیون پریشان ہوجاتے ہین۔ مرینگے
تو ضرور اسمین ذرا سا بھی شک نہین۔ مگر کب اور کس وقت۔ اسکے معلوم کرنیکی کوئی
ضرورت نہین۔ جب قانون قدرت یہی ہے تو موت سے ہم کیون ڈرین۔ پیدا
ہونے اور زندہ رہنے کا نتیجہ یہی ہے اور تمام ناقابل برداشت مصائب اور
تکلیفات کا اِس سے بہتر علاج دنیا مین نہین۔ مٹی کے مصنوعی چہرہ لگانے سے
جسطرح بچے ڈرتے ہین یا دوسری حالت مین جاتے ہوئے اسیطرح ہم کو خوف
معلوم ہوتا ہے۔ وہ تفکرات اور پریشانیان جو مرنے والے کے بعد اوسکی موت
کے باعث سے ہمپر پڑتی ہین اور نیز وہ نمایشی رسم و رواج جو ہم بعد کو کرتے ہین اگر

مسدود کردئے جائین تو پھر موت سے کسیکو تکلیف نہو - موت بقول ایک میرے
غلام کے اوس درد کی تکلیف کے موافق ہے جسکو بمقابلہ بیماری کی تکلیفو نکے
ہم سب اچھا سمجھتے ہین - اگر وہ درد قابل برداشت ہے تو تکلیف وہ نہین اور اگر
ناقابل برداشت ہے تو دیرپا نہین - فطرت نے جن چیزون کو ہمارے لئے لازمی
کردیا ہے موت اُن سب مین آسان ہے اور یہ تو ہر شخص کا تجربہ ہے کہ موت
کے آنے مین ذراسی بہی دیر نہین لگتی - دنیا سے ہم جاتے جس قدر جلد ہین
آنے مین اوتنی ہی دیر لگتی ہے - روح اور جسم کی علیحدگی پلک مارتے ہوجاتی
ہے - کتنے شرم کی بات ہے کہ جو تکلیف یون لمحون مین ختم ہو جائے اوسکا
خوف استنے عرصہ پیشتر سے ہم کو ستائے - !

موت کا خوف دلسے نکل سکتا ہے

موت کا خوف نکلسکتا ہے - ایسی مثالین ملین گی جنمین معمولی آدمیون نے بہی جان کے
دیدنیے مین ذرا بھی پروا نہین کی - ایک شخص نے جسے پھانسی کا حکم دیا گیا تہا حکم
سنتے ہی پہانسی کے دن تک زندہ رہنے کی تکلیفون سے بچنے کے لئے
اوسی جگہ حلق مین لکڑی ڈال کر جان دیدی - اوسی مقام پر دوسرے نے چلتی ہوئی
گاڑی کے پہیون کے نیچے اپنا سر رکہکر اوسوقت تک نہ ہٹایا جب تک کہ جان
نکل نہ گئی - اعلیٰ درجہ کا بزدل شخص بہی جب کسیطرح مفر نہین پاتا تو جان دینے

کے لیئے طیار ہو جاتا ہے۔ ناامیدی اور ضرورت اوسمین ایک قسم کی جرأت پیدا کر کے اوسکو بے خوف بنا دیتی ہے۔ اوس خدائے ذوالجلال نے اگر ایک دن اور ہم کو زندہ رکہا تو اوس کا شکر اور احسان ہے۔ بے فکری اور اطمینان حاصل کرنیکے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہین ہے کہ رات کو سونیکے وقت اس کی فکر ہی نہ کیجائے کہ صبح کیا ہوگا۔ بے فکری سے جسنے ایک دن کاٹ دیا وہ دوسرا دن بہی اوسیطرح کاٹ دیگا۔

موت کا جسے خوف نہین اوسے پہر کوئی خوف پریشان نہین کرسکتا

ظالمون کے ظلم اور قانون کی سخت گیریون سے بڑہکر موت کا خوف ہے۔ اور موت کے ساتہہ مقدر کا زور بہی ختم ہو جاتا ہے۔ موت کا استقبال اور خوشی سے اوسکا خیر مقدم کہنے کے لئے جو شخص طیار ہے اوسے پہر کوئی اور خوف پریشان نہین کرسکتا۔ بعض حالتین ایسی ہوتی ہین جنمین مرنے سے زیادہ زندہ رہنے مین ہمت درکار ہوتی ہے۔ جو شخص مرنیکے لئے طیار نہین ہے اصلی پریشانیان تو ایک طرف موت کے توہمات ہی اوسے چین نہ لینے دینگے۔ اسکا خوف جب دل مین سما گیا پہر کسی حالت مین انسان کو چین نہین پڑتا۔

مصائب سے محفوظ رہنے کی فکر تو کرتے نہین۔ بھاگ کھڑے ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اِس طریقہ سے جان بچ جائے گی۔ رمق رمق کسی شخص کی جان نکلنے اور قطرہ قطرہ خون خشک ہو ہو کر مرنے سے تو ایسے شخص کا فوراً مرجانا بدرجہا بہتر ہے بعضے زندگی کے ایسے خواہشمند ہین کہ اگر اپنے وطن اور اَباء کو دغا دینے سے اونکی جان بچتی ہو تو نزع کی حالت مین بھی ایسا فعل کرنے سے اونہین دریغ نہو گا اِس غرض کے حاصل کرنیکے لئے اپنی پاکدامن بی بی اور باعصمت لڑکیون کی عصمت کو نثار کر دینا بھی اونکے نزدیک کوئی بڑی بات نہین۔ موت کا خوف بچون اور دیوانون کو نہین ستاتا اونکی دیوانگی اور بے عقلی اون کو مطمئن اور بے خوف رکھنے مین جس قدر کام آتی ہے ہماری عقل جسپر ہم بہت نازان ہین اگر ہم کو اُتنی بھی مدد نہ دیسکے تو پھر کس کام کی؟ مسرت اور اطمینان مین مرنا ہر کسیکو نصیب نہین ہوتا نہ زندگی مین آرام ملنا ممکن ہے خوشی اور خرمی مین جتنی بسر ہو جائے اوسکے لئے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

قرار ہمہ ہست بر نیستی

دنیا مین ایسے لوگ بھی ملین گے جو زندگی کی صعوبات اور موت کے خوف سے یہ نہین غور کرتے کہ اپنے ساتھہ وہ کس قسم کا برتاو کر رہے ہین۔ کیون اپنے دل کو اُن مصائب کی برداشت کرنے کے لئے ہم مضبوط نہ بنالین جس سے

فقیر مستثنے ہین اور نہ بادشاہ - دنیا مین ایسا شخص کوئی پیدا ہی نہین ہوا جو اورون کو نقصان پہونچا سکے اور خود محفوظ رہے - حالت نزع کی تکلیفون کا خوف زندگی کے تمام عیش اور آرام کو منغص کر دیتا ہے - ہر قوم اور ملک کے قوانین مین پہانسی کے ذریعہ سے جان لینا جایز ہے - اس بنیاد پر اگر یہ حکم دیدیا جائے کہ کسی خاص روز تمام دنیا کے لوگون کو پہانسی دیجائے گی اور اگر اس حکم کے بعد کوئی شخص اس قسم کی تمنا کرے کہ اوسکو سب سے پیچھے پہانسی دیجائے تو ایسے شخص کی نسبت آپ کیا خیال کرینگے؟ انسان چند لمحوں مین مرجاتا ہے اوس سے نفرت کرنا یا نہ کرنا دونون یکسان ہین - مگر موت کو ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھنا البتہ ہمت کا کام ہے - فطرت جسنے ہم کو پیدا کیا ہے ہمکو نا پید کر کے اس مقام سے زیادہ تر محفوظ اور امن کے مقام مین لیجائے گی زندگی ایسی حالت کا تو نام ہے جسمین ہم مرنے سے پہلے تھے - اسی پر غور کرنے سے ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ جو دن گذرتا ہے ہمکو اس موجودہ حالت سے دور کر کے موت سے نزدیک کر دیتا ہے - جس قدر ہم بڑے ہوتے جاتے ہین زندگی اوتنی ہی کم ہو جاتی ہے - ہر گذر جانے والا لمحہ زندگی کے کسی حصہ کو کم کر دیتا ہے - وقت جس قدر گذر گیا ہاتھ سے گیا - شمع کی طرح روشن کر کے ہم گل کر دے جائینگے - مرجانیکے بعد اور پیدا ہونے سے پیشتر کی حالت یکسان ہے - شیشۂ ساعت مین بالو کا آخری ذرہ وقت کے کسی حصہ کو نہین بتلاتا

بلکہ یہ۔ کہ گھنٹہ کا اختتام ہوگیا۔ ہماری زندگی کا آخری لمحہ بہی اسیطرح اوس کے
کسی حصہ کو نہین بتلائیگا بلکہ یہ کہ اوسکا خاتمہ قریب ہے۔ پیدا ہوتی ہی موت
سے ہمارا حساب کتاب شروع ہو جاتا ہے۔ بندگان خدا مین سے آپ کو
ایسے ہی ملینگے جو موت کی آرزو کرتے ہین مگر میرے نزدیک اُسکی آرزو کرنا
غیر مناسب ہے۔ یہی بہتر ہے کہ جب وقت آجائے تو خوشی سے اوس کا
خیر مقدم کہنے کے لئے ہم طیار رہین۔

زندہ رہنے کے لئے ہر شخص کیون تمنا کرتا ہی

معلوم نہین کہ طول عمری ہم کو کیون پسند ہے کیا اسلئے کہ یہ دنیاوی مسرتین ہمکو اچہی
معلوم ہوتی ہین؟ نہین اسلئے تو نہین۔ اِن مسرتون سے تو ہم اکثر اور بار بار لطف
اوٹھا چکے ہین۔ تجربے نے دکہلا دیا ہے کہ انمین سے ایک بہی ایسی نہین ہین
جو جدیدًا لذیذًا کے مصداق ہو۔ تو پہر کیا اسلئے کہ موت کے وقت دولت اولاد
اور احباب وغیرہ کے چھوٹنے کا ہم کو رنج ہوتا ہے؟ اگر یہ سبب ہے تو شاید
مرنے والے کی یہ خواہش ہے کہ اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی دولت اُسکے
احباب اور اوسکے اولاد سب کا خاتمہ ہوجاے! اسکے سوا اور تو کوئی سبب سمجہ
مین نہین آتا۔ شاید اور زندہ رہکر نیک کام کرنیکی خواہش ہو۔ یا یہ کہ رہے سہے
دنیا کے کام بہی پورے ہو جائین۔ اگر اِن مین سے کوئی سبب ہے تو

ایسے شخص کا شاید یہ خیال ہے کہ مرنا کوئی نیک کام نہین نہ یہ کہ وہ کوئی ضروری
فعل ہے۔ اوسے معلوم کر لینا چاہیئے کہ ہر جاندار ایک روز ضرور فنا ہوگا اولاد اور
جائداد کے چھٹ جانے کا تو رنج ہوتا ہے اور اگر ان سب کو ساتھ لیجانے کی
اجازت دیدیجائے تب اور بھی ناگوار ہو۔ پیٹھ پر بوجھ رکھکر دریا مین تیرنا کتنا مشکل
کام ہے! موت کی طرف سے جتنے ہم بے خبر رہینگے اوتنا ہی اوس سے
خوف معلوم ہوگا۔ آرام کا مقام موت کے بعد ہی میسر آئیگا اور ایسے مقام پر جانے
سے ڈرنا حماقت ہے۔ موت سے جہان انسان ڈرا پھر ہمیشہ ڈرتا ہی رہیگا۔ نہ ڈرنے
کی سب سے اچھی سبیل یہ ہے کہ ہر وقت اوسے یاد رکھین۔ جس سے بچنا غیر ممکن
ہے تھوڑی دیر کے لئے اگر ہم اوس سے نہ بھی ڈرے تو کیا نتیجہ ہوا۔ مرنے سے
پہلے ہر شخص مرجانیوالے کی پیروی کرتا ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ جس فعل کی پیروی
تھوڑی دیر پہلے ہم خود بخوشی کر رہے تھے اوسکے نتیجہ پر افسوس کیون ہو؟
جنکے دلون مین موت کا خوف سماجاتا ہے وہ نہایت ہی پریشان رہتے ہین!۔
چارون طرف سے ہم کو موت گھیرے ہوئے ہے اور جو لمحہ گذرتا ہے ہمکو موت سے
نزدیک کر دیتا ہے۔ ہم کو دنیا مین ہر وقت چوکنّا رہنا چاہیئے۔ ایسا۔ گویا کہ غنیم کے
ملک مین ہین۔ مرنیکو سزا نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ فرض اور یہی قانون قدرت ہے۔ مرنے
کے نام سے قلب مین اختلاج پیدا کردینے والے خوف پر جو شخص غالب آگیا اوسے
پھر کوئی خوف ستا نہین سکتا۔ زندگی کے طریقہ بہت کچھ جہازرانیکے طریقون سے مشابہ ہین

اسمین بھی ہر وقت نئے نئے گرداب اور چٹانون سے سابقہ پڑتا ہے۔ جہاز کے ٹکر کھاکر ڈوب جانیکا خوف اگر وہان ہے تو یہان بھی ہر وقت ہم مخدوش حالت مین ہین۔ جہاز کے خطرہ مین پڑجانے سے اوسکے سفر کا خاتمہ سمجھا جاتا ہے۔ زندگی کے لئے ضعیف العمری بھی بھنور سے کم نہین موت کی طرح اس سے بھی ڈرنا بیہودگی ہے جو مرنا نہین چاہتا اوسکو پیدا ہی نہونا تھا۔ موت زندگی کے لئے لازمی ہے۔ علاوہ برین ایسی شے سے ڈرنا کیا جسکا ہونا یقینی ہے۔ ڈر وہان معلوم ہوتا ہے جہان کچھہ شک ہو۔ جہان شک نہین وہان خوف کیا؟۔

مرنا قانون قدرت کے موافق ہے

قسمت کو الزام دینا ہماری عادت ہے۔ جو لوگ ہم مین حاکم بنائے گئے ہین اور اپنے منصف ہونیکا دعوے کرتے ہین۔ ہمارے ساتھہ انصاف کرنیکی جاہے جیسی شیخی کرلین۔ مگر حق تو یہ ہے کہ خدا کے ساتھہ ہمیشہ ظالم اور غیر منصف ثابت ہوے۔ کسی جوان مرگ کی خبر پاکر افسوس کر کے کہتے ہین کہ کیون وہ جوان اوٹھا لیا گیا جسکے معنی یہ ہوے کہ کسی خاص عمر تک پہونچنے کے بعد اگر اوس کا انتقال ہوتا تو افسوسناک نہ تھا۔ اور نہ اوسکی موت بے وقت ہوتی۔ ان لوگون کا یقیناً یہ خیال ہے کہ موت کو انسان سے کوئی بھی تعلق نہین! آج جو شخص ایک منٹ اور زندہ رہنے کی خواہش کرتا ہے سو برس بعد بھی مرنیکے لئے آمادہ نہوگا۔ جب یہ حالت ہے تو آپ کے نزدیک

کیا بہتر ہے؟ قانون قدرت کی ہم پیروی کرین - یا قانون قدرت ہماری؟ مر ینگے تو
ضرور دیر مین یا جلد - طول عمری تو کسی کو قسمت ہی سے نصیب ہوتی ہے مگر مختصر زندگی کو
کافی سمجھنا اوس شخص کی نکو کاری پر دلالت کرتا ہے - زندگی کی پیمایش افعال نیک سے
کرنا چاہیئے نہ طول عمری سے - ایک شخص ۳۰ سال کی عمر مین بوڑھون کا تجربہ حاصل
کر کے اسکے اندر مر جاے اور دوسرا ممکن ہے کہ ۸۰ سال کی عمر مین ناتجربہ کار ہی رہے
آخر الذکر مر جانیکے بعد بھی زندہ ہے اور اول الذکر موت کے آنے سے قبل ہی مر چکا -
کم عمری اور طول عمری محض اتفاقات ہین - مین کب تک زندہ رہونگا؟ اسکا جواب صحیح دینا
میرے اختیار مین نہین ہے مگر زندہ رہکر زندگی عمدگی سے بسر کرنا البتہ میرے اختیار
کی بات ہے - زندگی اوسیوقت تک اچھی معلوم ہوتی ہے کہ انسان اپنی عقل و حواس
مین ہو - بوڑھا اور بدحواس ہو کر مرنا ایسا ہے جیسا تھکے اور ماندہ آدمیون کا آرام کے لئے
پلنگ پر لیٹنا - موت زندگی کی کسوٹی ہے - زندگی اچھی تھی یا بری اسکی کیفیت مرنیکے بعد
ہی معلوم ہوگی اور اوسیوقت جھوٹی اور سچی نیکیون مین فرق بھی معلوم ہوگا - کوئی شخص عمدہ
مباحثہ کر سکتا ہو - لایق مصنفون کے اقوال سنداً وقت ضرورت پیش کر سکتا ہو - عالمانہ
اور فاضلانہ گفتگو کرنے سے بھی عاری نہو - یہ سب ممکن ہے مگر ان باتون سے یہ لازم
نہین ہے کہ اوسکا قلب بھی پاک اور صاف ہو - ہم کو ہر وقت نیکو کار رہنا چاہیئے -
خصوصاً اس حالت مین جب کہ یہ معلوم نہین کہ ہم کو موت کہان اور کس وقت آجائیگی -
ہمکو ہر مقام اور ہر جگہ پر اوسے موجود سمجھنا چاہیئے - جسکا ذاتی علم ہمکو نہین ہوتا - وہ بات

ہماری سمجھ مین جلد نہین آتی اور نہ اوسکے تذکرہ سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے موت کا
چونکہ ذاتی تجربہ اسوقت تک ہم کو نہین ہوا ہے اِس لئے اوس سے ہمکو کوئی دلچسپی نہین
ہے مگر ہماری یہ غلطی ہے۔ موت کے آنیسے پہلے ہمکو لازم ہے کہ تمام ضروری کامون
سے فارغ ہوکر بارگاہ صمدیت مین اِس دعا کے قبول ہو جانیکی التجا کرین کہ ہاتھہ پاؤن
کی سلامتی مین موت آجائے۔ موت کے لئے اوسوقت سے طیار ہو رہنا کہ زندگی
ناگوار نہ معلوم ہوتی ہو بڑی ہمت والے شخص کا کام ہے۔ پاک زندگی اور باایمان موت
لازم ملزوم ہین۔ کتنے بہادر نوجوان شخص جنہین شجاعت کا مادہ تہا فطرت کی ذراسی
تحریک پر جنگ کے خطرون اور نتیجون کی طرف سے لاپروا ہوکر آخر کار اونہین شامل ہوگئے
اور جان دیکر ہی اپنے فرض سے ادا ہوئے۔

خوشی سے جان نہ دینا سمجھدار آدمی کا کام نہین۔

دنیا مین روتے ہوئے آنا اور اسیطرح روتے ہوئے یہان سے جانا عقلمندی کا
فعل نہین ہے جسم روح کا غلاف ہے ایک روز ضرور فنا ہوگا۔ اور فنا ہو جانیکے بعد ہی
اوس قادر مطلق کے راز ہمپر عیان کئے جائینگے۔ یہ تاریکی جو ہمارے درمیان مین
حائل ہے دور کردیجائیگی اور یہ روح اوس نور وحدت کی پاک ضو سے (جکا سایہ نہین
پڑتا) منور ہو جائیگی۔ اوس نور پاک کی روشنی چارونطرف سے ہم کو محاصرہ کرلیگی اور ہم
اِس دنیا کے دن اور راتون کی کیفیتون کا تماشا آسمان سے دیکھینگے۔ اِس آفتاب کو

دیکھنے کی جو اوسکے نور کا ایک ذرہ ہے اگر ان آنکھوں مین قوت نہین ہے تو اوس نور
وحدانیت کی ہیئت جلال اور شوکت دیکھنے کی قوت کہانسے ہمین ہو جائیگی؟ موت
ہماری موجودہ زندگی کا خاتمہ نہین ہے بلکہ آیندہ اور موجودہ زندگیون کے درمیانمین
پردہ کی طرح حائل ہے۔ آیندہ زندگی کا آغاز موت کے بعد ہوگا یہی روزمرہ کی باتین
جنکی وجہ سے ہم زندہ ہین ہماری موت کی باعث ہوجاتی ہین بعض موت اور
بدنامی سے یکسان ڈرتے ہین۔ مگر لفظون سے ڈرنا میرے نزدیک حماقت ہے۔
اپنی زندگی سے بعض ایسے خفا ہین جیسے کہ ہم موت سے۔ میرے نزدیک جو
شخص ہر وقت موت کا متمنی ہے وہ مرنا نہین چاہتا۔ خدا کی مشیت کے منتظر رہکر
ہمکو زندہ اور تندرست رہنے کے لئے دعا مانگنا چاہیئے۔ اگر زندہ رہنا ہمارا
منشا ہے۔ تو موت کی یہ جھوٹی تمنا کیون؟ اور اگر واقعی مرنیکو جی چاہتا ہے تو اوسکی
شہرت کیون کیجاتی ہے؟ اس خوفناک ارادہ کی تکمیل ہر وقت ممکن ہے۔ موت
آنیکا یقین تو ہر شخص کو ہے اور اسیوجہ سے یہ خوف بھی ہین۔ مگر کیونکر آئیگی یہ معلوم
نہین۔ اور غالباً یہی وجہ ہماری پریشانی کی ہے۔ انسان جب یہ سمجھ لیتا ہے کہ
اوسکی قسمت مین جو ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تو اوسکی ہمت بندہ جاتی ہے۔ موت کی
یہ آہستہ خرامی سخت تکلیف دہ ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک دلیر اور بہادر سپاہی
زخمی ہوجانے کے بعد بھی چاہتا ہے کہ دشمن کی تلوار کو اپنے سینہ اور دل کے اندر
رکھ لے مگر جسم مین مقابلہ کی طاقت نہ پاکر خائف ہوجاتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہین

جو نہ جینا چاہتے ہین نہ مرنا اِن کی یہ حالت بہت ہی بدتر ہے - ہمکو اس سے بحث نہین ہے کہ کونسی حالت اِنکی پسند ہے - مگر اِس بات کا یقین پورے طور سے اونکو ہم کرادینا چاہتے ہین کہ موت کا خوف اگر اونپر غالب آگیا تو تمام عمر وہ پریشان رہینگے ورنہ کسی حد تک تو ضرور اونہین آرام ملیگا -

بائیسوان باب

موت کیطرف سے ہمکو اوسیوقت اطمینان ہوگا جب اوسی ہم منجانب اللہ سمجھینگے اور اس بات کا یقین کرلین گے کہ اوس کا آنا برحق ہے

ہماری یہ فنا ہوجانیوالی زندگی اوس زندگی کی تمہید ہے جو آیندہ شروع ہوکر ہمیشہ ہمیشہ رہیگی یہ زندگی بالکل نئی ہوگی اور اوسکے لطف نرالے - اوس خدائے پاک کا دیدار یہ تو مسلمہ ہے کہ اِس زندگی مین غیرممکن ہے اگر ہوگا تو آیندہ زندگی یعنی عقبیٰ مین پس جب خدا کا دیدار حاصل کرنا ہمارا مقصد ہے تو موت سے عار اور خوف کیون ؟ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ جسکو اللہ کے ملنے کی امید ہو

تو اوسوقت کے لئے طیاری کہے کیونکہ جو وقت خدا (نے ٹھیرا دیا ہے) وہ ضرور آنیوالا ہے"۔ مرنیسے میری مراد جسم کے فنا ہونے سے ہے نہ روح سے۔ یہ ٹھاٹ اور سامان سب یہان چھوٹ کر رہجائیگا اور اس دنیا سے ہم ویسے برہنہ اوٹھہ جائینگے جیسے آئے تھے۔ یہان کا آخری دن وہان کا روز اول ہوگا۔ مرنیکے سوا وہان پہونچنے کا اور کوئی طریقہ ہی نہین ہے۔ یعنی ہماری سمجھ کے موافق ایک خوفناک مقام ہے مگر حقیقت مین وہ امن کی جگہہ ہے۔ ایسے مقامات مین جانیسے جہان آرام ملے شاید ہی کوئی شخص خوف کھائے۔ جو جوان مرا اوسنے اس دنیاوی سفر کو گویا جلد طے کرلیا۔ خدا کی یہ حکمت کہ دنیا سے جانیکے سیکڑون طریقے ہین مگر آنے کے لئے ایک ہی قابل غور ہے۔ موت ہمکو ہر بلا سے محفوظ کرکے اِن تمام دنیاوی نعمتون کو جو بے انتہا اور غیر محدود ہین ایک محدود حالت مین کردیتی ہے۔ مرنا قانون قدرت کے موافق ہے اور شکر کا مقام ہے کہ ایک مرتبہ کے سوا دوبارہ اسکی نوبت نہ آئیگی۔ نزع کی تکلیفون کو دیکھکر ہر شخص کو اطمینان ہوجاتا ہے کہ مرنیوالے کی تکلیفونکا عنقریب خاتمہ ہونیوالا ہے اور بہت ہی تھوڑے عرصہ مین تمام پریشانیون سے وہ چھٹکر آزاد ہوجائیگا۔ موت کیا چیز ہے؟ ہم نہین جانتے جس شے کی ماہیت سے واقف نہون اوسے بُرا کہنا اچھا نہین۔ یہ ضرور کہہ سکتے ہین کہ اوس قادر مطلق کا دیدار مرنے کے بعد ہی ہم کو نصیب ہوگا۔ اگر خدانخواستہ یہ نہوا تو پھر حالت اصلی پر عود کرینگے یعنی جسمین پیدا ہونیسے

قبل ہم تھے۔ پاک روح اِس ناپاک جسم مین قیام کرنیسے خوش نہین۔ وہ وہین واپس جانا چاہتی ہے جہانسے آئی ہے اسوجہ سے اوریہی کہ وہان کے حالات سے وہ بخوبی واقف ہے۔ ایک وقت آئیگا کہ اِس جسم سے انسانیت اورالوہیت کے تعلقات جدا ہوجائینگے۔ جسم اِس دنیامین ملا ہے یہان رہجائیگا اورروح آسمان پرجائے گی۔ اگراِس جسم کالنگرا وسے روکے ہوئے نہوتا توکب کی وہان پہونچ گئی ہوتی۔ طولعمری کے سبب سے ہرایسا شخص تباہ اور برباد ہوکرمرتا ہے جو اس سے قبل اگرمرتا تونیک نامی اورآبروسے! کتنے ہونہار بچے بڑے ہوکر شباب مین آوارہ اورنالائق نکل گئے! بربادی تباہی۔ قید۔ تکلیف۔ رنج اور مصیبت۔ طولعمری کے لوازمات ہین۔ ایک برکت مین کتنی بے برکتیان! طولعمری کی برائیون سے اگربچہ بہی واقف ہوجائے اوراگراوسکے اختیارمین ہوتومیرے نزدیک وہ طولعمری کوہرگز پسند نہ کرے۔

خداکی جانب سے جوشئی ہرانسان کے لئے لازمی ہے اوس سے کوئی انحراف کرنہین سکتا

موت ہرشخص کے لازمی ہے کوئی اِس سے بچ نہین سکتا ایسے امر کی نسبت کسیکو شکایت کیاجوتنہا اوسکے لئے نہین ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے موت موتہہ

ٹالے نہین ٹلتی - وہ اوسیوقت آئیگی جب اوسکا وقت آئے گا - اور ہم بے خبر - موت کا وقت ہمارے مقدر مین لکھا جاچکا ہے اور اوسکا ٹلنا محال ہے (اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ) پھر پریشانی کیون؟ ہزار برس پہلے ہم کیون زندہ نہ تھے اسکا افسوس کوئی نہین کرتا - افسوس کرتے ہین تو اس کا کہ ہزار برس آیندہ ہم زندہ نہ رہین گے - زندگی کی حالت ریل سے مشابہ ہے جو سفر کرنے والون کو وقت مقررہ پر منزل مقصود پر پہونچادیتی ہے - قانون قدرت یہ ہے کہ ہم فنا ہون - اس دنیامین ہم سے پہلے جو آزاد تھے وہ فنا ہوے ہمارے بعد جو آئینگے وہ بھی اسیطرح فنا ہونگے - جس دن اور جس ساعت پر ہماری جان نکلیگی بندگان خدامین سے ہزارون اور بھی اوسیوقت مرینگے - جو خوشی سے مرنا نہین چاہتا وہ کسیطرح بچ ہی نہین سکتا - اسمین کوئی خوبی نہین ہے کہ جس کام کو ہم خوشی سے کر سکتے ہین اوسکو بھی جبر سے کرین - گہوارہ سے لیکر قبر تک کیا ہوگا اسکا حال خدا کو معلوم ہے بجز اُسکے اور کوئی نہین جانتا - صعوبات مین کٹنے والی زندگی ہمیشہ بڑی معلوم ہوتی ہے بخلاف اسکے عیش و عشرت کا زمانہ اگر سو برس کا ہو تب بھی مختصر ہی معلوم ہوتا ہے - تجربہ ہوچکا ہے کہ موت کے علاوہ دنیا کی تمام چیزین ناپائدار - غیر یقینی - اور غیر مستقل ہین - مگر ہماری سادہ لوحی ملاحظہ کے قابل ہے کہ موت جسنے کبھی کسی ایک شخص سے بھی وعدہ خلافی نہین کی اور نہ کسیکو دھوکھا دیا اوسے ہم بے وفا اور دغاباز موت کے نام سے پکارتے ہین! - سیکڑون قسم کے

ارمان اور تمنائین ہمارے دلمین ہین - اور سب کی نسبت یہی خیال ہے کہ آیندہ پوری ہوجائینگی - آیندہ پر بھروسہ رکھنا جبکہ آج کا دن ہمارے قبضہ مین نہین ہے - حماقت ہی تو ہے - موجودہ وقت ہمارے ہاتھہ سے نکلا جاتا ہے اور کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اوسکے ایک لمحہ پر بھی ہمارا قبضہ نہین ہے تاہم نئے نئے منصوبہ ہم روز باندہتے ہین "کل مکان بنائینگے" "پرسون فلان شئے خرید کرینگے" "اوس روز فلان فلان کام کرینگے" "اپنی جائداد کا یون انتظام کرینگے" "اور سب سے فارغ ہوجانیکے بعد آرام سے بیٹھین گے" اگر یہ تمام خیالات شیخ چلی کے خیالات نہین ہین تو پھر کیا ہین اتفاقات سب کے حق مین یکسان حکم رکھتے ہین - اور آیندہ کی طرف سے سب غیر مطمئن اور اس لحاظ سے مندرجہ بالا خیالات قبل از وقت ہین - ہر شئے کے لئے ایک زمانہ مقرر کردیا گیا ہے - اوسکے اندر اسکا نمو اور آغاز ہوتا ہے - اوسمین وہ نشو و نما پاتے ہین اور اوسی میعاد کے اندر فنا ہوجاتے ہین - جو دن گذرتا ہے آسمان اور زمین کو بھی فنا ہونیکے قریب کردیتا ہے - جسے ہم موت کہتے ہین وہ ایک قسم کا رکاؤ ظاہری ہے مگر اصل مین اس زندگی کی توسیع ہے - جسم کے فنا ہوجانیکے بعد آنیوالی روحانی زندگی کو اسمین ہم شامل نہین کرتے اور یہ ہمارے خیالات کا قصور ہے جتنی چیزین آسمان کے نیچے ہین وہ سب فنا ہوجائینگی - ایک روز ایسا آئیگا کہ موجودہ سلطنتون ملک شہر اور قصبات کی موجودگی کی نسبت مین بھی شبہہ کیا جائیگا اور یہہ کہا جائیگا کہ انکا کبھی وجود ہی نہ تھا - عیاشی کی کثرت - لڑائی - جنگ و جدل - آگ - دریا کی طغیانی اور زلزلہ

سے تباہ ہوکر آخر ہزاروں مر ہی گئے - مرنا جب مسلمہ ہے تو دنیا کے فنا ہونیسے پہلے اپنی
مرنیکا افسوس ہمکو کیوں ہو؟ وہ شخص جو نیک نفس اور پاک ہے خدا کی مشیت پر ہمیشہ
راضی رہیگا - اور تمام دنیا کے لئے جو قواعد مقرر کردئے گئے ہین اونکی پابندی سے
اوسے ہرگز عار نہ ہوگا - اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ ایسا کرنیسے کوئی فائدہ نہین ہے
اگر خوشی سے اونکی تعمیل نہ کریگا تو بہ جبر اوسے کرنا پڑیگا - ہمکو یہ بھولنا چاہیئے
کہ ہم مین اور جسم مین علیحدگی نہ ہوگی - اگر موت کا ہم ہمیشہ خیال رکھین گے تو وقت
نزع زیادہ تکلیف نہوگی - افلاس کی پیش بینی کرنیکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کچھ
نہ کچھ سامان جمع کر ہی لیتا ہے - اسیطرح موت کی پیش بینی کرنیسے توشہ عقبی تھوڑا بہت
جمع ہوجائیگا - علالت یا درد کی تکلیفات برداشت کرلینے کی کسی مین ہمت ہو مگر ممکن
ہے کہ وہ کبھی بیمار ہی نہ پڑے اور اس ہمت کے تجربہ کا موقعہ ہی نہ آئے - اسیطرح
اولاد یا احباب کی موت کے غم کو برداشت کرسکنے کی قوت کوئی شخص اپنے مین
پائے مگر ممکن ہے کہ ایسا کوئی سانحہ پیش نہ آئے - مگر موت کی جانب سے اپنا دل
مضبوط کرلینے کا جسے دعوی ہے اوس کے ثابت کرنے کا ایک روز اوسے موقعہ
ضرور ملیگا - جو عقلمند اور نیک ہین وہ اپنے افعال اور اخلاق کو بگڑنے نہین دیتے
نہ اسکی پروا کرتے ہین کہ وہ کتنے دن زندہ رہین گے بلکہ اسکی کہ جتنے دن زندہ رہین
عمدگی سے زندگی بسر کرین - طول عمری ہو یا کم عمری اونکے نزدیک دونون حالتین یکسان
ہین - غور کے قابل جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا انجام بخیر ہوتا ہے یا نہین - کیونکہ

اسکے بعد پھر ہم فساد ہونگے اور ابد الآباد تک اس کا نتیجہ بھگتین گے۔

تیئیسوان باب

احباب کی وفات کا غم حد سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہے

اپنی وفات کے صدمہ کے بعد اگر کوئی صدمہ ہے تو وہ احباب کی وفات کا ہے۔ ایسی مثالین موجود ہین جنہین ایک دوست نے دوسرے کے لئے جان سے بھی دریغ نہین کیا۔ یہ صدمہ گو قدرتاً قابل برداشت نہین ہے مگر نکوکاری اور فضل خدا شامل حال ہونیسے قابل برداشت ہوجاتا ہے۔

دوست کی وفات کا غم ایک حد تک کرنا چاہئیے

سچے دوست کی موت کا غم کرنا انسان کی فطرت مین داخل ہے۔ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوجانیوالے دوست کے رنج مین چشم پرآب رہنا۔ اوسکی یاد مین آنسوؤن کا گرانا۔ اور سینہ سے پار نکلجانیوالی آہون کو باہر نکال دینا ہی بہتر ہے مگر ساتھہ ہی اسکے یہ ضرور نازیبا ہے کہ اونکی موت کا غم حد سے زیادہ کیا جائے۔ ہر وقت چلا چلا کر رونا ماتم کی مجلس قائم کرکے شور و شین کرنا یہ نمائشی طریقے ہین۔ جو لوگ تنہائی مین نہین بلکہ اورون کی موجودگی مین غم کا اظہار کرتے ہین اونکا اصلی مطلب یہ ہے کہ لوگون کو

معلوم ہوجائے کہ وہ مرحوم دوست کے لئے کس قدر مغموم ہین چاہیے حقیقت مین نہون۔ زمانہ آخر اس رنج کو مٹا دے گا۔ اس سے تو بہتر ہے کہ آہستہ آہستہ خود ہی ہم اوسے بھلا دین۔ لوگون کے دکھلانیکے لئے تو ماتم اور بین ہے مگر تنہائی مین کچھ بھی نہین۔ ایسے وقت مین انکے ماتمکدے سنسان رہتے ہین۔ قواعد فطرت کی پابندی ترک کرکے ہم انسانون کے جاری کردہ رسم ورواج کے پابند ہورہے ہین۔ جنھون نے آج تک کوئی عمدہ بات نکالی ہی نہین۔ قسمت مین تغیرات اگر رونے سے ممکن ہوسکتے تو مین ہر شخص کو راے دیتا کہ صبح اور شام خالی رودیے نہین بلکہ سر کے بال پریشان کرکے سینہ کوبی بھی کرے۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہین

عرفی اگر بہ گریہ میسر شدے وصال	صد سال میتوان بہ تمنا گریستن

رونے اور رنج کرنے سے اگر موت اوس شے کو واپس دیدے جو اوسنے ہم سے چھین لی ہے تو رنج کرنے سے کچھ کیا بہت کچھ فائدہ ہے مگر جب ایسی کوئی امید نہین تو بیفائدہ ہے اس کہنے سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ انسان اپنے دل کو پتھر کی طرح سخت کرلے۔ کسی ایسے دوست یا عزیز کے مرگ پر جس سے ہمارا تعلق عرصہ دراز تک برادرانہ اور عزیزانہ رہا ہو۔ صدمہ کا نہ ہونا اور سچے رنج وغم کا اظہار نکرنا خلاف تہذیب ہی نہین بلکہ گناہ بھی ہے۔

بعض معاملات مین رنج کرنا لازمی ہے مگر بعض مین نہین۔

عقلا بعض حادثات کی دلخراش کیفیت ہی سُنکر چشم پُرآب ہو جاتے ہین مگر بعض معاملات ایسے ہوتے ہین جو اونہین بے قابو کرکے رولا دیتے ہین جب کسی دوست یا عزیز کی علالت وغیرہ کی خبر یکایک آجاتی ہے تو سُننے والا سنّاٹے مین آجاتا ہے اوسکی آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین۔ اور بدن مین رعشہ سا پڑجاتا ہے ایک حالت تو یہ ہے۔ دوسری یہ کہ جب ہم کسی پیارے دوست یا عزیز کی قبر پر جا کھڑے ہوتے ہین تو اوس مرحوم کی خدمات۔ محبت آمیز گفتگو۔ عنایت اور ہمدردی کی باتین یاد آکر ہمارے جی کو بیچین کردیتی ہین اور غم اور حسرت سے ملے ہوئے آنسو ٹپک ہی پڑتے ہین۔ یہی وہ حالت ہے جسمین صدمہ تو ہوتا ہے مگر ہم بے قابو نہین ہوپاتے۔ حالت سابق ہمکو ضرور بے قابو کردیتی ہے اوسمین غم کا جوش اسقدر ہوتا ہے کہ اوس حالت مین طبیعت کو ہم روک نہین سکتے۔ زبردستی رونا کسیطرح جائز نہین۔ اگر دل پر چوٹ لگے اور آنسو نکل آئین تو اسپر کس کا قابو ہے۔ ایسی حالت مین عقلا کے صبر اور استقلال پر کسی قسم کا دھبہ نہین لگ سکتا۔ یہی وہ بزرگ لوگ ہین جو سخت سانحات مین بھی رنج کا کوئی غیر معمولی طریقہ اختیار نہین کرتے اور نہ صبر اور استقلال کو ہاتھ سے جانے دیتے ہین۔ رنج مین رونے کے لئے بھی تمیز اور لیاقت چاہیے۔ کھلکھلا کر ہنسنا جسطرح بدتہذیبی

مین داخل ہے۔ چلا کر رونا بھی ویسا ہی ہے۔ قسمت پر الزام لگا دینا آسان بات ہے
مگر اوسکا تبدیل کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔ وہ نہایت ہی بے مہر ہے۔ خوشامد یا کسی اور
بات کا اثر اوسپر نہین پڑتا۔ مردون کا غم کرتے کرتے ممکن ہے کہ ہم بھی اونہین جا ملین
مگر یہ کسیطرح ممکن نہین کہ اس ذریعہ سے وہ ہمارے پاس لوٹ کر آ جائین۔ بے انتہا
غم کرنا حماقت ہے اور بالکل نہ کرنا شقی القلبی۔ خیر الامور اوسطہا پر عمل کرکے انسان
کو چاہیئے کہ عقل اور خدا ترسی کے بین بین رہے۔ غم کا اثر قلب پر ضرور ہونا چاہیئے
مگر ایسا کہ نہ تو حد سے گذرے اور نہ ضرورت سے کم ہو۔ رنج اور مسرت کی جو
شخص روک تھام کرسکتا ہے وہ ہر صدمہ سے محفوظ رہیگا۔ ہر شے کی زیادتی
خراب ہے گو وہ رقیق القلبی ہو۔ یا شقی القلبی۔ اول الذکر حالت مین ہر وقت ہمارے
قلب پر صدمہ رہتا ہے اور آخر الذکر حالت مین قلب کے قطعی بے اثر ہو جانیکی
وجہ سے تصنع اور ریاکاری سے کام لینا پڑتا ہے۔ حد سے زیادہ گذر جانیوالے
رنج اور غم کے لئے بے اعتدالی لازمی ہے۔ اسمین ذرا سا بھی شبہہ نہین کہ
اولاد یا عزیز دوست کے انتقال کے عرصہ گذر جانیکے بعد بھی اگر کوئی شخص ہر وقت
رویا ہی کرے۔ تو ایسے رونے والے باپ یا دوست کو یقین کر لینا چاہیئے کہ گو
اوسکے ہر وقت کے رونے پر (شاید) کسیکو کچھ ہمدردی ہو مگر سب کو نہین۔
لوگ اوسیوقت تک ہمدردی کرتے ہین جب تک صدمہ تازہ ہے زیادہ عرصہ گذر جانے
پر اوسے مکاری سے تعبیر کرنے لگتے ہین۔ مردون کے لئے ہر وقت رونا گویا

زندون کی بے حرمتی کرنا ہے صدمہ اور افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ موم کرتے آگ جلین۔ یا یہ کہ نکوکار قسمت سے ایسا مجبور ہوجائے کہ اپنی نکوکاری کا پہل نہ پائے ایسی حالت مین بھی یہ شخص اپنی ثابت قدمی دکھلا کر یا تو اپنے ہمعصرون مین قابل فخر ہوگا۔ یا اپنی بے استقلالی کی وجہ سے اِس حالت مین ہوگا کہ کوئی شخص اوس سے ذراسی بھی ہمدردی نہ کرے۔ مرتے وقت جو شخص ثابت قدم رہا اچھا رہا۔ گھٹ گھٹ کر جسنے جان دی اچھا ہوا کہ اوسکی نعش پر کوئی رونیوالا بھی نہ ملا۔ مجھے اپنی موت کا غم اوتنا ہی ہوگا جتنا اپنے احباب یا اولاد کی موت کا۔ نہ اوسمین کمی نہ اسمین زیادتی۔ یادرفتگان مین ہر وقت مصروف رہکر اپنی موت کے تصور رکھنے کا جو لوگ بہانہ کرتے ہین وہ خوب سمجھ لین کہ وقت کا زیادہ حصہ مُردونکی یاد مین نہین بلکہ اپنے زندہ رہنے کی فکر مین صرف کرتے ہین اور سب سے زیادہ ماتم کرنیوالے وہی لوگ ہوتے ہین جنہون نے زندگی مین اپنے ان دوستون کی کبھی قدر ہی نہ کی اون کے مرجانیکے بعد غم مین مبتلا رہنا صرف اِس لئے ہے کہ اورون سے کہنے کا موقعہ ملے کہ مرحوم دوستون کی یاد سے اونہین اتنی بھی مہلت نہین کہ زندونسے مل سکین۔ بعضون کا عملدرآمد ہزار عیش تصدق کنم بہ قطرۂ غم پر ہے۔ اور ایسے بیفکرے تو بہت ہین جو مصیبت مین بھی عیش ہی کرتے ہین۔ دوست کے مرنیکا اثر قطعی دلپر نہ پڑے۔ یہ بات انسانیت سے بعید ہے یا یہ کہ کسی کے پیارے فرزند کی نعش چتا پر جل رہی ہو یا اسکا نہایت ہی عزیز دوست جانکندنی کی حالت مین پڑا ہو جان

توڑ رہا ہو اور یہ شخص اوسوقت بھی عیش مین مصروف ہو ؟ - احباب کو بھولا دینا - اوس کی یاد کو نعش کے ساتھ مٹی مین دفن کر دینا اور ضرورت سے زیادہ رنج وغم کرنا - یہ تین بات سب انسانی تہذیب کے خلاف ہین - مرجانیوالے کا یہ منشا ہرگز نہین ہوتا کہ وہ اپنی وفات سے احباب کو اِس قدر رنج دے اور نہ شاید وہ یہ جانتا تھا کہ مرجانیکے بعد اوسکے احباب اپنی پریشانیون کا باعث اوسی کو قرار دینگے - جس حالت مین رنج کا کوئی اثر اوس تک نہین پہونچتا تو اظہار رنج کی یہ تمام رسومات محض نمایشی اور فضول ہی ہین اور اگر پہونچتا ہے تو ہمارا یہ فعل ضرور اوسکی مرضی کے خلاف ہے - عقلمند ہو کر بھی اگر کوئی شخص رنج کرنیسے باز نہ رہے تو نیکنامی کا خیال شاید اوسے اِس فعل سے باز رکھ سکیگا - یہانتک رنج کرنا کہ آخر کار ہم خود ہی تھک کر بیٹھ رہین عقلمندی کا فعل نہین ہے صدمات کو اگر ہم خود دفع نہ کرینگے تو زمانہ جسنے بڑے بڑے صدمات کو مٹا کر چھوڑا ہے ایک روز اِس کو بھی مٹا ہی دے گا -

اگر احباب سے کوئی غرض متعلق نہو تو اونکی علیحدگی سے رنج بھی نہ ہو

ہم جو کسی دوست کی علیحدگی کا رنج کر رہے ہین تو کیا یہ سچ ہے کہ اوسمین ہماری کوئی غرض شامل نہین ہے ؟ رو رو کر کسی شخص کے لئے اپنی جان گنوانا جو شاید کسی دوسرے

مقام پر ہمسے زیادہ خوش و خرم ہو۔ یا زندہ ہی نہو۔ حماقت ہے۔ حالت اول الذکر (یعنی اوس حالت مین افسوس کرنا جبکہ وہ خوش ہے) حسد کا اظہار کرتی ہے۔ اور آخر الذکر حماقت کا۔ ہم یہ اکثر کہا کرتے ہین کہ اگر فلان شخص سے دوبارہ ملاقات ہوجاتی یا کم سے کم گفتگو ہی کرنے کا موقعہ ملجاتا تو اچھا ہوتا۔ فلان شخص بڑا ہی زندہ دل ہے اوسکی ملاقات سے دل کیسا باغ باغ ہوجاتا ہے کیسا لطف ہو کہ ہم اور وہ پھر کسی جگہہ اکٹھا ہون۔ اپنے دوست سے جسکو اتنا خلوص ہمارے ساتھہ ہو اوسکے انتقال اوسکی مرگ کا صدمہ برداشت کرنیکے لئے ہمکو کتنے صبر اور استقلال کی ضرورت پڑے گی۔ غم کرنیسے جب کوئی فائدہ نہ ہو تو بے فائدہ۔ ایک شخص پر جو گذر چکا ہو دوسرے دن پر بھی اگر وہی واقعات پیش آنے والے ہون تو اوسکی شکایت ہی کیا۔ جب تمام دنیا موت کی طرف رخ کئے ہوئے چلی جاتی ہے تو پھر تعجب ہے کہ ہم کیون اپنے مرنے اور اپنے بعد مرنے والون کا رنج اور افسوس نہین کرتے بلکہ صرف اُن کا جو ہمارے سامنے مرتے ہین۔ اپنی موت کا افسوس ہمکو ابھی سے کرنا چاہیئے جس کے آنیکا ہمکو یقین ہے اور جو یقیناً بغیر آئی نہ رہیگی۔ مرجانے والے شخص کی نسبت مرا ہوا خیال کرنے کے عوض ہم یہ کیون نہ سمجھین کہ ہمسے پہلے وہ منزل مقصود پر پہونچ گیا۔ مرجانے والے سے کچھ شبہہ نہین ہے کہ تمام چیزین چھوٹ جاتی ہین مگر ساتھی اسکے یہ بات بھی تو اوسیکو حاصل ہوجاتی ہے کہ غصہ حسد اور رشک کا اثر بھی اوس تک نہین پہونچتا۔ کیا آپ کی رائے مین ان دنیاوی چیزون کے چھوٹ جانیکا اوسے بمقابلہ

اِس نعمت کے جو اوسے وہان حاصل ہو چکی ہے بجاے خوشی کے زیادہ افسوس ہو گا؟ میرے خیال مین ہرگز نہین۔ اسلیئے کہ ان دنیاوی نعمتون کی تو اوسنے وہان ضرورت ہی نہین۔ جو لوگ ہمسے دور ہین اونکا صدمہ ہمکو نہین ہوتا پھر کیون اون لوگون سے چھوٹنے کا صدمہ ہوتا ہے جو مرکر بچھڑ گئے ہین۔ اگر زندگی کی نعمت ہم سے لے لی گئی تو کیا ہم اور تمام نعمتون سے بھی محروم کر دیئے گئے؟ خدا کی بے انتہا برکتین جو ہمکو وہان ملین گی کیا اِس مختصر سے رنج کا معاوضہ نہین ہو سکتین؟

دوست کا جدا ہو جانا ہمسے ممکن ہے مگر اوس کی دوستی کا لطف ہمسے علیحدہ نہین ہو سکتا

دوست کی صحبت سے جو لطف حاصل ہوتا ہے ممکن ہے کہ نہ رہے مگر وہ لطف جو حاصل ہو چکے ہین ہرگز بھلاے نہین جا سکتے۔ میوہ کی ترشی اور شراب کی تیزی جس طرح مزیدار معلوم ہوتی ہے اوسیطرح مرحوم و مغفور دوست کی یاد مین بھی تلخی ملا ہوا لطف ملتا ہے۔ دوست کی وفات کا غم اوسکی نیکوکاری کی وجہ سے قابل برداشت ہو جاتا ہے کسی اچھے دوست کے انتقال کر جانیسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قیمتی شے ہمارے قبضہ سے نکل گئی۔ اگر مرنے والا نکوکار تھا تو اوسکی نیکیان ہمیشہ اوسکی یاد دلاتی رہین گی اور کبھی اوسے ہم بھول نہ سکین گے۔ اور گو اپنے ہاتھون اوسے مٹی مین

ملا آنیکا ہمکو یقین ہے مگر یہی معلوم ہوتا رہیگا کہ وہ ہمارے پاس ہی موجود ہے۔
احباب کی موت کا ہر وقت گلہ اور شکوہ کرنا اور اوسکی ذات سے جو لطف اور آرام
مل چکے ہین اونکا نام بھی نہ لینا اور نہ اونکے لئے خدا کا شکر کرنا بڑی ہی ناشکری
کی بات ہے۔ جبتک ہم اور ہمارے احباب یکجا ہین ایک دوسرے سے ہمکو چاہئے
کہ خوب لطف صحبت اوٹھائین۔ کون جانتا ہے کہ ہم مین اور اون مین کب علیحدگی
ہو جائے گی؟ لایق اولاد کے مرنیکا جو غم کرتا ہے وہ بیجا نہین ہے مگر اِس بات
پر اوسے غور کرنا چاہیئے کہ کتنے والدین اولاد کی نالایقی ہی کی وجہ سے بدنام
ہوئے۔ اور کتنے خاندان انہین حضرات انسان کی عیاشی اور خانہ جنگیون سے
(جو کسی کی اولاد تھے) تباہ ہوگئے۔ یہ کسیکے تو بیٹے اور کسیکے پوتے تھے۔
اولاد کے صدمہ کے ساتھ ممکن ہے کہ دوست کے مرنے کا بھی صدمہ برداشت کرنا
پڑے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو اس رنج کے رفع کرنے کی اِس سے اچھی سبیل
اور کوئی نہین ہے کہ رنج کے وقت ہمیشہ یہ تصور رکھین کہ ایسا اچھا شخص ہمارا ہمدم
اور ہمراز تھا۔ دوست کے ساتھ دوستی کی رسمون کو بھی قبر مین مدفون کردینا مناسب
نہین ہے گذشتہ زمانہ کی خوبیون کو آیندہ کی امیدونکی وجہ سے ہمنے کبھی قدر کی نگاہ
سے نہین دیکھا۔ شاید اس وجہ سے کہ آنے والا زمانہ زیادہ دیرپا ہوگا۔ واقعات
گذشتہ کی نسبت تو شبہہ ہو نہین سکتا۔ ممکن ہے کہ اوسکے اور آیندہ زمانہ کے
واقعات ہمارے حق مین دونون تسکین بخش ثابت ہون اِس طریقہ سے کہ خوش کن

امیدون کا برآنا توزمانہ آیندہ ہی پرمنحصر ہے اور واقعات گذشتہ کی یاد ممکن ہے کہ دل خوش کرنے والی ہو۔ مگر یہ خدشہ ضرور رہیگا کہ برآنیوالی امیدین ممکن ہے کہ پوری نہون ۔ اور واقعات گذشتہ اگر خراب ہین تو ایسے لاعلاج ہین کہ اونمین کسی قسم کی ترمیم اب ہو نہین سکتی ۔

غم کا پہلا جوش رُک نہین سکتا

جب تک صدمہ تازہ ہے دل کو تسکین ہو نہین سکتی ۔ صدمون کا تذکرہ ہی رنج کو اور بڑہا دیتا ہے ۔ بیوقت تسکین دینا ایسا ہے جیسے بے اثر دوا کا پلانا جو مریض کے حق مین مفید نہین ہوتی ۔ جوش فرو ہو جانے کے بعد نصیحت کسیقدر اثر پذیر ہونے لگتی ہے ۔ وہ لوگ جنکے قلب ناز و نعمت اور عیش مین پرورش پانیکی وجہ سے کمزور ہو گئے ہین ممکن ہے کہ درد اور تکلیف برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے خدا یا قسمت کے شاکی پائے جائین ۔ مگر جنہون نے اپنی زندگی مصائب ہی مین کاٹی ہے اونکی حالت اِس کے برعکس ہے ۔ مصائب مین مبتلا رہنے مین سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ دل مضبوط ہو جاتا ہے مگر جسم کمزور ۔ نیا سپاہی زخمون سے بہت ڈرتا ہے اور ڈاکٹر کو دشمن سے بدتر سمجھتا ہے مگر پرانا سپاہی گو زخمون سے چور ہو مگر اوسے کچھ پروا نہین ہوتی اِس تجربہ کار سپاہی کی طرح صدمات برداشت کرسکنے کے لئے ہمکو بھی ایسے ہی استقلال کی ضرورت ہے ۔ دنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ اگر ہمکو نہ ہو تو ہم تجربہ کار نہین کہے جاسکتے

کھیل تماشہ سے رنج نہین بہل سکتا۔ رنج کم جب ہی ہوگا جب ہمارے خیالات مین پختگی ہوجائیگی اور دل صدمات اوٹھاتے اوٹھاتے مضبوط ہوجائیگا۔ ورنہ بحرانی حالت مین پھر عود کر آنیکا اندیشہ ہر وقت لگا رہیگا تاہم بہلانیکی کوشش کرنیکی عوض اگر اصلی صدمہ کو ہم مغلوب کرلین تو یہ سب سے بہتر ہے۔

چوبیسوان باب

عقلمندون کے حق مین افلاس نعمت سے کم نہین

وہ غریب نہین ہے جو اپنی حاجتین آپ ہی رفع کرلے۔ اوسکی تونگری ثابت کرنے کے لئے سب سے قوی یہی ایک دلیل ہے۔ فطرت کو جو کچھ دینا ہے یہ نہین ہوسکتا کہ وہ نہ ملے۔ مگر جو شے ضرورت سے زیادہ ہے وہ غیر ضروری اور فضول ہے۔ لطیف غذائین کھلانا فطرت کا کام نہین ہے۔ ہمارا پیٹ بھر جائے۔ اوسکی غرض صرف یہی ہے۔ خالی معدہ روٹیون سے پُر ہوجاتا ہے۔ موٹی ہون خواہ چپاتی۔ پانی سے پیاس بھی علیٰ ہذالقیاس بجھ سکتی ہے۔ پیٹ بھر دینے اور پیاس بجھا دینے کے بعد فطرت کا کام ختم ہوجاتا ہے۔ اس بات سے اُسے کیا غرض کہ پانی کہانسے اور کیسے آیا۔ پینے والے نے چلو سے پیا۔ یا چاندی یا سونیکے گلاس سے دولتمندی کے ڈہنگ سکھلا کر افلاس کی تعلیم دینا جو فروشی اور گندم نمائی کرنا ہے۔ ایسے شخص کو

ہے کسی قسم کی حاجت نہو کیا آپ مفلس یا محتاج کہین گے؟ اپنی ضرورتونکو رفع کرنیکے لئے وہ اپنے استقلال پر بھروسہ رکھیگا نہ کسی دوست پر۔ کیا ایسے شخص کو جسکی دولت نہ چھن سکے اور نہ چوری جا سکے آپ دولتمند نہ کہینگے؟ کونسی حالت اچھی ہے آیا یہ کہ ہمارے پاس ہر شئے ضرورت کے موافق ہو یا یہ کہ ضرورت سے زیادہ ہو؟ جو دولتمند ہے اور زیادہ دولتمند ہونیکی اوسکو ہمیشہ فکر رہیگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ دولت کی طرف سے اوسکی خواہش ہنوز نہ پوری ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ اس خیال سے جسے زیادہ کی حاجت نہین ضرور ہے کہ وہ آرام سے رہیگا جس شئے کے پاس رکھنے سے اگر کوئی شخص تمام زمانہ کا دشمن بنتا ہو یا اوس کی منکوحہ بی بی اور اولاد جسکی وجہ سے اوسکی جان لینے کے درپئے ہوجائین تو اوس شئے کو اپنے پاس نہ رکھنے سے کیا کوئی شخص غریب کہا جا سکتا ہے؟ امن کی حالت اور جنگ کے زمانہ مین جو شئے ہر طرح سے ہماری حفاظت کرے ایسی شئے کے پاس رکھنے سے کیا ہم غریب کہلائینگے؟ اور طرہ یہ کہ یہی وہ شئے ہے جسکو اپنے پاس رکھنے سے ہمکو کوئی خطرہ نہین اور بلا درد او تکلیف فوراً ہم جب چاہین ہر وقت اپنے سے علیحدہ کر سکتے ہین۔ سکندر اعظم باوجود اتنی وسیع سلطنت کے اِس بات کا شاکی پایا گیا کہ کوئی اور ملک فتح کرنیکے لئے باقی نہ تھا۔ تمام دنیا تو اوسکے قبضہ مین تھی مگر اور زیادہ کا لالچ اوسے پریشان کئے ہوئے تھا فطرت انسانی کے موافق جو شئے اوسے کافی ہونا چاہیئے تھی وہ اوسکی لالچی طبیعت کے لئے محض ناکافی تھی!! روپیہ کے ہونیسے

کوئی شخص تونگر نہین کہا جاسکتا۔ اِس لئے کہ روپیہ جس قدر ہوگا اوس سے زیادہ ترکی فکر ہمیشہ لگی رہیگی۔ قارون ممکن ہے کہ کسی شخص کے نزدیک دولتمند سمجھا جاتا ہو مگر میرے نزدیک وہ ہرگز دولتمند نہ تھا۔ قواعد فطرت کے موافق جو شخص اپنی ضروریات کو رفع کرلیتا ہے وہ نہ تو افلاس سے ڈریگا اور اوسپر کچھ اوسکا زور چلیگا۔ افلاس مین بہی تو صدہا فضولیات کے ہم پابند رہتے ہین۔ دنیا جسکو دولتمند اور خوش قسمت سمجھتی ہے وہ ظاہر ہی کے چکنے چپڑے ہین اونکی زرق برق پوشاکین گنوارون ہی کی آنکھو مین خیرگی پیدا کرنیوالی ہین مگر ہمارے نزدیک جو دولتمند ہین وہ۔ وہ لوگ ہین جنکے قلب روشن اور دل غنی ہین اور جو ہر حالت مین خوش ہین۔ بھوک یا پیاس کے وقت کسی قسم کا تکلف اچھا نہین معلوم ہوتا۔ جی چاہتا ہے کہ کھانا یا پانی کسی طرح ملجائے۔ دسترخوان یار کابیان۔ نوکر۔ میز۔ کرسی کی ضرورت نہین ہوتی۔ کس قسم کی غذا سے بھوک جائیگی اسکی تشریح کہین نہین کی گئی ہے۔ متفرق غذائین کھانا امیرانہ ٹھاٹھ ہین۔ انسے پیٹ بھرتا نہین۔ بھرا جاتا ہے ان غذاؤن سے بھوک جاتی نہین بلکہ اونکے کہانیکے لئے بھوک پیدا کیجاتی ہے۔ یہ کہنا کہ فلان کھانا اچھا نہین۔ فلان محض معمولی ہے۔ اوسکے دیکھنے سے طبیعت کراہت کرتی ہے بہت ہی نازیبا ہے۔ کھانے سے منشا زندہ رہنا ہے نہ طبیعت مین نزاکت پیدا کرنا۔ جب حملہ کرنیکا بگل جنگ کے وقت بجایا جاتا ہے تو غربا کو کوئی فکر نہین ہوتی وہ اپنے تئین مخدوش نہین سمجھتے اور جب فیر کا حکم ہوتا ہے

تو اپنے جسم کی حفاظت کے سوا کسی اور شئے کی اونکو فکر نہین ہوتی - وطن چھوڑنے کے وقت راستون اور ریل کے اسٹیشنون پر اونکے رخصتی سلام کے لئے مجمع نہین ہوتے - تھوڑی سی غذا اون کا پیٹ بھر کر اونکی تسکین کر دیتی ہے - وہ ہر صبح کو بلا خیال و فکر فردا شام کر دیتے ہین - متوسط درجہ کا امیر دولتمند فقیر ہے اوسکی عقل تیز ہوتی ہے اور اوسکی خواہشات بھی متوسط -

افلاس کے تصور ہی سے تکلیف ہوتی ہے

افلاس سے کسی شخص کو تکلیف نہین ہوئی مگر اوسے جسنے اسکا خیال کیا - اور جسنے خیال کیا اپنے حق مین اسنے تکلیف وہ بنالیا - امرا کو بھی تو بعض وقت مختصر اسباب اور تھوڑے ملازمان کے ساتھ سفر کرنے مین راحت ملتی ہے - غربا کی طرح امرا بھی اکثر تھوڑا اور موٹا کھانا کھاتے ہین - دولتمندون کا بھی دل چاہتا ہے کہ زمین پر بعض وقت آرام سے بیٹھکر کھانا کھائین اور مٹی کے سوندھے خوشبودار برتنون مین پانی پئین - جن باتون کی ہمنے خود ہی تمنا کی ہو اونہین سے ڈرنا حماقت ہے - جو افلاس کو برا سمجھتے ہین ذرا وہ کسی غریب اور امیر کے چہرون کو مقابلہ کر کے دیکھین اوسوقت اونہین معلوم ہو جائیگا کہ غریب کے چہرہ پر ایک بھی شکن نہو گی - اور اسکا دل بشاش ہو گا - اوسکو اگر رنج بھی ہو گا تو چلتے پھرتے بادلون کی طرح یونہین خفیف سا - برعکس اسکے امرا کی مسرتین مصنوعی ہین اور اونکے صدمات اصلی اور دیرپا - اور بڑی خرابی کی تو بات یہ ہے

کہ ایسے لوگ اپنی پریشانیون اور دقتون کو کسی سے کہہ بھی تو نہین سکتے - دل پر تو غم کا ہجوم ہوتا ہے مگر دکھلانا یہ چاہتے ہین کہ خوش ہین! ایسی خوشیان جھوٹھی اور مصنوعی ہین - اگر آرائش کی چیزین جسم سے اوتار ڈالی جائین - تو پھر اونکے اصلی حالات معلوم ہون - گھوڑے کا خریدار پہلے دوڑا کر جانچتا ہے - پھر گردن اوتار کر پیل ہڈی - نل اور موتھڑے اور جسم کو دیکھتا ہے تاکہ جو نقص ہون وہ اس طریقہ سے معلوم ہو جائین ہمکو چاہیئے کہ کسی شخص کی دولتمندی اور آرام کو دیکھکر اوسکے باطنی اطمینان کا اندازہ کر لین - عمدہ پوشاک اور زیور پہنے ہوئے جنہین دیکھین تو سمجھ لین کہ کوئی عیب جسم مین ضرور ہے - جو افلاس کی حالت مین خوش نہین ہین - امیر ہو جانے پر بھی وہ خوش نہونگے امارت اور افلاس مین کوئی نقص نہین نقص اونکے دلون مین ہے جو ایسے شخصون کے پہلو مین ہے - مریض کو جھوپڑی مین رکھو یا محلات شاہی مین اوسے اوسوقت تک آرام نہین ملیگا جب تک کہ وہ اچھا نہ ہو لے گا - دل اور مقدر اگر اتنے مضبوط ہو جائین کہ آیندہ اوسکے کمزور ہو جانیکا شبہہ نرہے تو اس سے بڑھکر دنیا مین پھر اور کوئی نعمت ہی نہین - انسانی زندگی جو مکر اور فریب - طمع - ہوا و ہوس - فتنہ و شر سے پر ہے اور جسکا بسر کرنا بدگوئی کرنیوالون - چغلخورون اور بدکارون کے درمیان مین لازمی ہو گیا ہے - اگر باینہمہ اپنی زندگی کو ہم ایمانداری اور اطمینان مین بسر کر سکین اور کر بھی لیجائین تو اس خوشی سے دنیا مین بڑھکر اور کوئی خوشی نہین ہے - خدا کی شان بے نیازی اور استغنا کی جھلک اگر ملیگی تو مفلسون ہی مین اور امرا مین بہت قلیل - خدا

ایسا غنی ہے کہ ہم لوگون کے لئے تو اوسنے ہزار ہا نعمتین عطا کر رکھی ہین - مگر اپنی ذات خاص کے لئے ذرا بھی نہین - بلا منت غیرے جو شخص اپنے تمام کام کر لینے کا عادی ہے اوسکی استغنا کا کیا کہنا ا کچھ ملے یا نہ ملے - جواب تو ضرور ہی ملیگا - تھوڑی دولت جسکے پاس ہے وہ غریب نہین ہے - جو ہر وقت زیادہ کی فکر کرے وہی غریب ہے - درمیانی حالت یہ ہے کہ ضرورت کی اشیا ہمارے پاس نہ زیادہ ہون اور نہ کم - وہ شخص کیا آپکے نزدیک اچھا ہے جو مفلسی مین بھی مطمئن ہو یا وہ جو دولتمندی کی حالت مین بھی محتاج رہے اور بے صبر؟ انسان روپیہ بڑہانیکی فکرین کرنیسے تونگر نہین ہو سکتا ہے بلکہ خواہشات نفسانی کے گھٹانے کی فکرین کرنے اور اونمین کامیاب ہو جانیسے -

ہمکو چاہیئے کہ جسطرح ہم اورونکے صندوقون اور خزانہ مین رکھے ہوئے دولت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین ویسا ہی اپنے رکھے ہوئے روپیہ کو بھی دیکھین - کیون اس بات کا سننا پسند نہین کیا جاتا کہ وہ دولت کسی شخص کے پاس ہے - حقیقت مین اوسکی نہین ہے یہ بڑے ہمت والے شخص کا کام ہے کہ وہ اور اوسکی دولت ایک ہی مقام پر ہون مگر اوسکی قربت سے اوسکے قلب پر کوئی خراب اثر نہ پڑنے پائے - اوسکے باہمت ہونے مین کون کلام کر سکتا ہے جو دولت کی کثرت مین بھی ویسے گذر کرے جیسے بزرگ اور اہل اللہ کیا کرتے ہین - جو نہ لالچی ہے اور نہ افترا پرداز اوسکو کسی قسم کا گزند پہونچ نہین سکتا - غربا اگر دولتمندی کی برائی کرین تو اونکا فعل ویسا ہی ہے جیسا اون امرا کا جو افلاس کی تعریفین کرتے ہین - ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ دونون شخص کہانتک

اپنی اپنی حالتون پر قایم رہین گے اگر برعکس حالتون مین کر دئے جائین - عمدہ بات تو یہ ہی
کہ دونون بجائے خود ان امورات کا لحاظ رکھتے ضرور تاً نہین بلکہ احتیاطاً - افلاس
کی حالتون کا پہلے ہی سے مشق کرنا گویا اونکی برداشت کرنیکے لئے قبل از وقت طیار رہنا
ہے - مصیبت کے زمانہ مین جو بات سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوا سیوقت سے
سے اوسکی مشق کرنا ہمت کا کام ہے - پیش بینی سے مصائب قابل برداشت ہوجاتے
ہین اور خوش آیند بھی - خوش آیند اس وجہ سے کہ اونمین کچھ ایسی بات ہے جسکی
وجہ سے ہم سب مطمئن رہتے ہین - وہ یہ کہ ہم کو پھر کوئی خوف نہین رہتا - افلاس مین
مبتلا رہنے سے ہم کو یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ہمارے سچے دوست کون ہین اور
صرف اسی سبب سے ہماری افلاس کی حالت قابل رشک ہے کہ جھوٹے دوستون
کے حالات معلوم ہوجانیسے اونسے ہمارے تعلقات چھٹ کر اونہین لوگون سے
باقی رہجائینگے جو ہمسے واقعی سچی محبت رکھتے ہین - بڑے شرم کی بات ہے کہ
روپیہ اور اشرفیون کو ہم اپنی مسرت کا دارومدار سمجھین بقائے زندگی کے لئے تو روٹی
اور پانی کی ضرورت ہے نہ روپیہ کی - افلاس کیسی باوقعت شے ہے صرف اس بات
سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت روما کی بانی بالکل غریب تھے اور اسکے بعد بھی اوس کے
قیام کا باعث بانیان سلطنت کا افلاس ہی رہا - میرے نزدیک دنیا مین کوئی شخص
اتنا غریب نہ پیدا ہوا اور نہ ہوگا جسکے پاس تکلے وقت زندگی بسر کرنیکا سامان
مہیا نہ ہوا ہو -

ہے عجب دنیا مین نعمت درمیانی زندگی

خداوندا تو مجکو اتنا مفلس نہ کیجیو کہ جسکا بار نہ مین خود اوٹھا سکون اور نہ میرے احباب۔ سب سے بہتر حالت یہ ہے کہ ہم نہ محتاج ہون نہ امیر۔ حالت متوسط کے ساتھہ اگر دل بھی شریف ہو تو پھر کیا کہنا۔ ایسا شخص ہر صدمہ سے محفوظ رہیگا۔ نہ اوسکا کوئی حاسد ہوگا نہ کسی کا اوس کو خوف ہوگا اور یہی حالت قابل پسند ہے اسلیئے کہ نقصان پہونچانیکے لئے حاکم ہونیکی ضرورت نہین ہے کسی شے کے طمع نہ کرنے مین کتنی بے انتہا برکتین ہین۔ افسوس کہ ہمنے نہ اسپر غور کیا اور نہ اس بات پر کہ کسی شے کی خواہش نہ کرنیسے ہمارا دل کیسا خوش رہتا ہے۔ ہمنے ہمیشہ مقدر ہی سے رفع حاجت کیلئے دعا کی۔ جائداد اگر مختصر ہے تو کافی ہے اگر نہین ہے تو کچھہ پروا نہین۔ کفایت شعاری غریب سے امیر کردیتی ہے۔ جائداد تلف کردینے سے تو یہ بہتر تہا کہ کبھی ہکو وہ حاصل ہی نہوئی ہوتی۔ جسکے پاس کوئی خراب ہونیوالی شے نہین اوسے کوئی خوف نہین۔ وہ لوگ اچھے ہین جو کبھی اچھی حالت مین نہین رہے بمقابلہ اونکے جو اچھی حالت مین تھے اور اب تباہ ہین۔ محتاجی اور مکنت کے درمیان مین جو حالت ہے وہ سب سے اچھی ہے۔ حکیم ڈایوجی نیز نے اس مسئلہ کو خوب ہی حل کیا۔ اوسنے اپنے تئین ایسا کر لیا تھا کہ کوئی تلف ہونیوالی چیز اپنے پاس ہی نہ رکھی۔ زندگی کی وہی حالت قابل تعریف ہے کہ جسمین انسان محفوظ اور مطمئن رہ سکے۔

معمولاً جسم کو صرف اس غرض کیلئے سے تکلیف دینا چاہیئے کہ تندرست رہے اگر وہ نیک اور شریف دل کی اطاعت نہ کرے تو ریاضت کر کر کے اوسکا مطیع بنانا چاہیئے۔ بھوک۔ پیاس۔ سردی اور گرمی کے واسطے سامان مہیا رکھنا لازمی امر ہے۔ اور جسم کی حفاظت کے لئے چھت یا ایسی ہی کسی اور شئے کی۔ اسکی پرواہ قطعی نہ کرنا چاہیئے کہ چھت مٹی کی ہے یا سنگ مرمر کی۔ انسان چھپر کے نیچے بھی ہوا اور پانی سے ویسا ہی محفوظ رہ سکتا ہے جیسے کہ شاہی محل مین۔ وہ دل جو ہمارے پہلو مین ہے اوسکو شریف اور نیک ہونا چاہیئے۔ اسکے متعلق باقی اور تمام معاملات محض بے حقیقت ہین اور ذلیل۔ چونکہ آئندہ کی حالت بالکل غیر یقینی ہے۔ ایسی حالت مین اگر مین خدا سے التجا کرونگا تو یہی کہ مجھی وہ نیک اور شریف دل عطا فرمائے۔ آمین

"درمیانی زندگی" از مولانا حالی

منقول از دیوان حالی صفحہ ۱۸۳

(وتھا پا لوجی)

شکر اس نعمت کا یارب کر سکے کیونکر زبان
تو نے رکھا ہمکو یان فقر و غنا کے درمیان

جب ہوئے بھوکے تو بخشی تو نے نان بان خورش
پر نہ اتنی معدہ و اشتہا پہ جو گذرے گران

جب ہوئے پیاسے تو بخشا آب شیرین و خنک
پر نہ ایسا۔ ہو صراحی جسکے یاروں سے نہان

ڈھانکنا چاہا بدن جب تو دیا تو نے لباس
پر نہ ایسا جسکو حسرت سے تکین پیر و جوان

کھانے پینے کو کیے برتن ہمین تو نے عطا
پر نہ ایسے ٹوٹنے سے جنکے ہو خوفِ زیان

سونے اور آرام کرنے کو دیا بستر ہمین
پر نہ ایسا جس سے اٹھنا ہو طبیعت پر گران

رہنے سہنے کو دیے گھر تو نے ہمکو ہر جگہ
پر نہ ایسے ہو تعلق جنسے مثلِ جسم و جان

آنے جانے کو دیے دو پانون یان تو نے ہمین
جنسے ڈرنے بھاگنے کا اور نہ گرنیکا گمان

راہ اور بے راہ یکسان جن کو ہنگامِ خرام
کوہ سدِ راہ جنکا اور نہ خندق اور کوان

کی سواری بھی عطا اکثر جو پیش آیا سفر
پر نہ ایسی تختِ فرعونی کا ہو جسپر گمان

سیم و زر وقتِ ضرورت ہمکو تو دیتا رہا
پر نہ اتنا ہو نگہبانی مین جسکے بیمِ جان

آبرو تو نے ہمین دنیا مین دی اور امتیاز
پر نہ ایسی جس سے ہون محسودِ ابنائے زمان

نعمتین اکثر ہمین بعد از مشقت تو نے دین
تاکہ تیری نعمتون کی قدر ہو ہمپر عیان

راحتین اکثر میسر آئین تکلیفون کے بعد
تاکہ کھو بیٹھین نہ ہم اُن راحتونکو رائگان

وقت پر کرتا رہا بارانِ رحمت سے نہال
قحط اور طوفان دونون سے بچایا بال بال

الحذر اوس فقر و ناداری سے سو بار الحذر
لومڑی جاتے ہین بن جسکی بدولت شیر نر

چاپلوسی جاکے کرتے ہین سفیہونکی فقیہ
ناکسون کے ناز بیجا سہتے ہین اہلِ ہنر

وزن مین علم و فضیلت جسکے ہین ہم سنگ کوہ
وہ سبک تر دانۂ خردل سے آتے ہین نظر

فقر و حاجت مین نہو انسان کو جب صبر و شکیب
پھر نہ ہے کوئی برائی فقر و حاجت سے بتر

بھیک منگوائے جو کھلوائے یہ چوری کرائے
پت گنوائے آبرو کھوئے پھرائے در بدر

ہو سکے محتاج سے طاعت نہ یاد اللہ کی ۔۔۔ لے سکے محتاج جورو کی نہ بچون کی خبر

گہ زبان آلودہ اسکی شکوۂ تقدیر سے ۔۔۔ اور کبھی بوچھاڑ اوس کی آسمانِ پیر پر

گر بخیلون کی مذمت پر کبھی آجائے وہ ۔۔۔ ہو نہ شتؔ و شتمؔ سے سیری اوسی دود و دہن

اوگلے زہر اتنا کہ ہو جاسے مذاقِ بزم تلخ ۔۔۔ کھولدے غیبت کا دفتر اہلِ دولت کے اگر

گہ وبائے عام کی مانگے دعا اللہ سے ۔۔۔ تاکہ دولتمند بھی کچھ دن رہین آسیہ گر

اور کبھی چاہے کہ ہو دنیا مین کوئی انقلاب ۔۔۔ تاکہ ہو جائین بلند اور پست سب زیر و زبر

بے حلاوت اوسکے دنیا اور نہ لذت یاب اسکا دین ۔۔۔ خوفناک اوسکا ارادہ نیت اوسکی پُر خطر

رات اوسکی حسرت آگین اور دن اندوہگین ۔۔۔ شام اوسکی پُر نحوست اور شوم اوسکی سحر

گو بدتر فقر سے یارب نہ تھی کوئی بلا ۔۔۔ تھا۔ مگر ثروت مین اوس سے بھی زیادہ شور و شر

فقر سے تونے بچایا یہہ بھی کم نعمت نہین
پر نہ دی ثروت سو اوس کے شکر کی طاقت نہین

نشۂ دولت سے تھا پھر ہوش مین آنا محال ۔۔۔ اِس ہی مرد آزما کی تھی بہت مشکل سنبھال

نفس امارہ اور اسپر چھیڑ مال و جاہ کی ۔۔۔ ڈھیر ہے بارود کا دیجے پتنگا جسمین ڈال

بادِ صرصر آگ کو اِسطرح بھڑکاتی نہین ۔۔۔ جسطرح جذبات نفسانی کو بھڑکاتا ہے مال

ہضم کرنا اور بچانا مال و دولت کا ہی بس ۔۔۔ نفس انسان مین اگر بالفرض ہے کوئی کمال

ورنہ مال و جاہ مکنت کا جہان آیا قدم ۔۔۔ اور ہوئے سلب آدمی سے آدمیت کے خصال

عقل ٹھیراتی ہے جو افعال انسان پر حرام ۔۔۔ کردے اوسکے لئے سب مال و دولت نے حلال

فقر مین تھا نفس دون واماندہ جس پروا سے | آکے ثروت نے دمی پر واسطے اوسکے نکال
خواہشین یون نفس مین اب دمبدم بڑہنے لگین | مغز مین جسطرح دیوانہ کے گوناگون خیال
آپ کو گننے لگا بالاتر از ابناے جنس | چیونٹیو نمین ایک نے گویا نکالے پر و بال
مثل سرِ بے زر ہو جیسے قرضخواہو نمین گھرا | خواہشون مین اسطرح جکڑا ہوا ہے بال بال
جھک پڑی طبع دنی گر بخل و خست کی طرف | ہوگئی فرزند و زن پر زندگی اوسکی محال
اور اگر بھوت اوسکے سر پر چڑہ گیا اسراف کا | پھر نہین گنجینہ قارون کچھ آگے اوسکے مال
آگیا غالب طبیعت پر گر استسقاے حرص | ہے سمندر سے بھی اوسکی پیاس کا بجھنا محال
باڑہ پر تلوار کے چلنا نہین شاق اس قدر | جس قدر ثروت مین ہے دشوار پاس اعتدال

گلشن دولت سے گو ہون انگور سے میٹھے بھی اگر
دیکھ اے روباہ نفس دون حذر اس سے حذر

ہے عجب دنیا مین نعمت درمیانی زندگی | فقر کے ذلت سے اور ثروت کی فتنہ سے بری
چین ہے دنیا مین گر کچھ تو اسی حالت مین ہے | یہ جو ہے برزخ میان مکنت و دست تہی
فقر و ثروت فی المثل ہون دوزخ اور جنت اگر | مانگتے ہین ہم حذر دوزخ سے اور جنت سے بھی
دخل شیطان کا ہو جسمین ایسی جنت کو سلام | منزل اعراف سو بار ایسی جنت سے بھلی
اس کٹھن منزل مین ہے بیٹھا بھی بس ایک پرخطر | ہین ادہر کھڈ اور چڑہائی ہے ادہر البرز کی
رکھتے ہین فقر و غنا مین جو کہ حالت بین بین | ہین حسد اور بغض کے امراض مہلک سے بری
اپنے سے اعلی کی حالت پر اگر آتا ہے رشک | دیکھکر ادنی کو کر لیتے ہین اپنی دلدہی

مسکنے ہو جاتے ہین سیدہ رہ بڑونکا فخر و ناز
ملکے چھوٹونسے بہک جاتا ہے گر خناس کبھی

لذت فقر و غنا دونونسے ہین وہ آشنا
اغنیا مین ہین فقیر اور ہین فقیرون مین غنی

جو گذرتی ہے گدا پر اوس سے ہین وہ باخبر
کیونکہ حالت گاہ گاہ انپر بھی گذری ہی ہی

امتحان دولت کے بھی ہین کچھ نہ کچھ جھیلے ہوے
کیونکہ ہے ہر گھونٹ مین اس مے کی بدمستی رہی

اس لئے جب دیکھتے ہین عسرت ابنائے جنس
جوش ہمدردی سے بیکل انکا ہو جاتا ہے جی

اور نہین کرتے زبان طعن بیدردی سے وا
جب کہ سنتے ہین کسی منعم کی از خود رفتگی

مست کی بے اختیاری تشنگی مخمور کی
واردات ایک ایک کی ہی سر بسر انپر کھلی

جنت اور دوزخ ہے سب اعرافیون پر جلوہ گر
گندم اور زقوم دونون ان کے ہین پیش نظر

دل توانا اور قوی بازون کی ہمت انسے ہے
منتظم ہر قوم و ملت کی جماعت انسے ہے

مشکلین اکثر انہین سے قوم کی ہوتی ہین حل
بھائیونکے بازؤن مین زور و طاقت انسے ہے

ہے انہین کے دم سے جو ہے گرمی ہنگامۂ آج
ساری قومی مجلسون کی زیب و زینت انسے ہے

ہے جہان دولت یہی ہین نظم دولت کے کفیل
ملک کی دولت مین ہے جو خیر و برکت انسی ہے

ہاتھ مین انکے ہین جتنے عقل و دانش کے ہین کام
عقل و دانش مین ہے جن ملکونکی شہرت انسی ہی

ہین گداؤنکے وسیلے اور شاہونکے مشیر
شاہ ہون یا ہون گدا دونونکی قوت انسی ہی

آدمیت سیکھتے ہین انسے سب چھوٹے بڑے
نوع انسان مین بقائے آدمیت انسے ہے

یہ نہون تو علم کی پوچھے نہ کوئی بات یان
رونق بازار جنس علم و حکمت انسے ہے

پاؤگے انہین طبیبانہین ادیب انہین خطیب — ہے اگر انسان کو حیوان پر فضیلت انسے ہے

پاؤگے انہین مہندس پاؤگے انہین حکیم — آدمی مصداق رحمانی خلافت انسے ہے

کرتے ہین اخلاق ادنی اور اعلی انسے اخذ — آدمی سب ہین مگر انسان عبارت انسی ہے

انہین قومونکے ہین مصلح انہین ملکونکے وکیل — آبرو قومونکی اور ملکونکی عزت انسے ہے

پھونکتے ہین روح قومیت بھی افراد مین — ہے جہان قومون مین یکرنگی و وحدت انسی ہے

دم سے ہے وابستہ انکی قوم کا سارا نظام
یہ اگر بگڑے تو سمجھو قوم کا بگڑا تمام

اگر تمہو حال مین انکی مصالح پر نظر — ہین مفاسد گرد و پیش انکے فراہم سر بسر

کھلتی ہے جسطرح بتیس دانتون مین زبان — ہے انہین بھی شر سے یہان بچ بچ کے رہنا سر بسر

گھاٹیان فقر و غنا کی انکے ہین دونون طرف — اور رستہ بیچ مین ہے بال سے باریک تر

ایک جانب پستی فطرت ہے اور دون ہمتی — ایک جانب مستی و غفلت ہے اور کبر و بطر

جھک پڑے گر اسطرف تو مفت کھو بیٹھے اونہین — وہ جو اڑنے کے لئے حق نے دئے تھی بال و پر

ڈہل گئے گر اوسطرف تو اس بلا مین پھنس گئی — جسمین پھنس جاتی ہے مکھی شہد میٹھا جان کر

برکتین اللہ کی اوس قوم پر جس قوم مین — رہ سپر یہ طبقہ والا ہو سیدھی راہ پر

ہین معطل اغنیا اور بے نوا کوتاہ دست — سب کی پڑتی ہے انہین کے دست و بازو پر نظر

جو قوے انکو ملے ہین کام مین لائین انہین — تاکہ زندونکی طرح ہو زندگی ان کی بسر

فرض ہین جو انکے ذمہ خالق اور مخلوق کے — اونہین سرگردان رہین دیوانہ وار آٹھون پہر

قوم ہو گر ناتوان تو تقویت بخشین اسے
کیونکہ اوسکے ضعف سے ہے انکی قوت کو ضرر

گو نجات انسان کو مکروہات دنیا سے نہین
جنسے بچنا گوشت سے ناخن جہٹانا ہے۔ مگر

کام دنیا مین سنوارے ہین جنہون نے قوم کی
تھے نکمون سے وہ مکروہات مین آلودہ تر

سارے بھگتاتے تو بائین ہاتھ سے دنیا کی کام
اور دائین سے نہتین قوم کی کرتی تہی سر

جس طرح اس انجمن کے رکن آئے ہین تمام
قوم کی خاطر ہزارون چہوڑ کر دنیا کے کام

قوم کو ہے آس جسکی وہ جماعت ہے یہی
جس سے جان آتی ہے مردون مین وہ طاقت ہے یہی

اتفاق قوم ہے اقبال و دولت کی دلیل
رائی کو کرتی ہے جو پربت وہ قوت ہے یہی

مال و دولت نامبارک ہے نہو گر اتفاق
قوم جس دولت کی بہوکی ہے وہ دولت ہے یہی

یان وکیل ایک اک ہے شہر اور ملک کا قائم مقام
دانہ کو کرتی ہے جو خرمن وہ برکت ہے یہی

رائیگان جائیگا یارون کا نہ یہ رنج سفر
راحتین جسکے طفیل ہین وہ رحمت ہے یہی

فرد فرد آتے ہین جو جاتے ہین یہانسے مجتمع
ملتے ہین جسکی بدولت دل وہ ملت ہے یہی

تم ہمارے کام آؤ ہم تمہارے کام آئین
جس سے کل چلتی ہے دنیا کی وہ حرکت ہے یہی

قوم کی خدمت مین مضمر ہے ربوبیت کی شان
جو کہ پجواتی ہے خادم کو وہ خدمت ہے یہی

قوم کی ذلت کو سمجھین ذلت اپنی سب عزیز
ملک مین عزت سے رہنے کی صورت ہے یہی

سال بہر رہتا ہے نقش اس انجمن کا یادگار
جو کبھی برہم نہین ہوتی وہ صحبت ہے یہی

کر رہا ہے قوم کی سر کل کو یہ مجمع وسیع
جز سے افزون ہے مد جسکا وہ جمعیت ہے یہی

اتفاقاً گر کبھی ہو جائے یہ ہنگامہ سرد
ہے کبھی افراط باران اور کبھی ہے قحط آب
کال ہے گر اس برس تو ہے سمان اگلے برس
دیگ تو پکتی ہے یہ پکے گی وہی آنچ مین

ڈر نہین اسکا کہ خود قانون قدرت ہے یہی
طینت عالم مین خاصیت ودیعت ہے یہی
جو خبر دیتی ہے کثرت کی وہ قلت ہے یہی
کچھ ابال آیا تو ہے اسمین غنیمت ہے یہی

انجمن سے قوم کی ہنگامہ شادی نہین
ایک دن کا کام کچھ روما کی آبادی نہین

تمت بالخیر

غلطنامہ کتاب اخلاق عزیزی

نوٹ - ناظرین براہ کرم اوّل اسکے مطابق غلطیاں درست کرکے کتاب ملاحظہ کریں تاکہ کوئی دقت نہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
		دیباچہ		
۷	۱۰	•	کے	بعد "مضامین"
"	۱۲	اور	×	بعد "شفیق"
"	۱۵	ہی	×	بعد "شروع"
۸	۷	ایک	دو	
۹	۱۲	رہیں	×	بعد "ہمت"
۱۵	۴	یہ	×	قبل "کہا جاتا ہے"
۱۸	۱۲	رومنسی	رومنس	×
۲۰	۱۰	بجائے	×	
"	۱۱	کے	×	
"	۱۱	چاہیئے	×	
"	۱۵	تھی	×	
۲۱	۴	ہے	ہو	
"	۱۰	بہی	تھی	
"	۱۳	وتیعت	×	قبل "دولت"
	۱۵		بلے وقعتی	
۲۲	۱۳	جلائین	تیلائین	
۲۳	۹	صیح	صحیح	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲۳	۱۵	میان	مان	
		باب دوسرا		
۶	۱۱	گنوارو	گنوارو	واو معروف
۱۲	۱	شنعت	شعب	
۱۲	۱	لے	طے	
"	۸	نظر	×	
"	"	آ	آجا	
۱۳	۲	کے	کا	
۱۴	۱	وہ		
"	۲	ہی	×	آغاز سطر
۱۵	۳	بدوضعی	بدگوئی	
۱۵	۶	سے		
۱۵	۱۳	اُنہیں	اُسین	
۱۶	۴	کر	×	بعد "گذر"
۱۷	۱	پہ	ٹپہ	
۱۷	۱۱	×	رکہنا	بعد "خیال"

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲۵	۱۲	دیر	دلبیر	
۲۶	۳	—	×	
۳۳	۱	پہنسا کے	پہنسائے	
۳۶	۲	×	مختصر	
۳۹	۱۲	×	اور	بعد "خراب"
"	۱۳	×	پر	بعد "نصائح"
۴۱	۱۴	کہ	×	بعد "ہین"
۴۴	۳	اپنا	اتنا	
۴۸	۱۱	پائی	پالی	
۵۱	۱۲	نیکیون	نیکون	
۵۳	۷	کس	کن	آخر سطر
۵۶	۱۴	×	نہین	بعد "اوسین"
۶۶	۳	×	والکر	بعد "مین"
"	۱۴	×	تا	قبل "کہ"
۹۱	۲	×	اور	بعد "ہے"
۹۳	۱۱	×	کہ	بعد "اسی لیے"
۹۷	۱۵	غیرضرور	غیرضروری	
"	۱۶	—	×	
۱۰۱	۴	عیش طلبی	عیش	
۱۱۱	۳	مجھہ	٠	
"	۳	جاتا ہے		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۱۱	۱۳	غیرسے	غیرے	
۱۲۷	۸	دیوتون	دیوتاؤن	
۱۳۱	۱۲	حضرت	یہ حضرت	
۱۴۰	۴	جبر	صبر	
۱۴۷	۱۴	بے ترتیب	بے تربیت	
۱۶۱	۱۳	سلسلہ	یہ سلسلہ	
۱۶۲	۲	بجے	سچے	
۱۶۵	۱۴	دوت	دولت	
۱۶۹	۴	یہہ	نہ یہ	
۱۷۰	۶	ہمکو	ہم ہین	
۱۷۲	۱۰	نوئی	کوئی	
۱۸۰	۱۲	رہنے	×	
۱۸۲	۱۵	حاسد	حاسد نہ	
۱۸۲	۱۶	غاربانہ	غار یا ماند	
۱۸۵	۱۰	کابجہ	کا بچے	
۱۹۱	۱۶	ہوئے	ہونے سے	
"	۱۱	ایسی	اسکی	
۱۹۷	۲	ہیئت	ہیبت	
۲۰۱	۷	آزاد	آباد	
۲۰۳	۶	آگ نہ	آگ سے	
۲۰۸	۱	آگ	وآگ	
"	۶	گہت	گہٹ	
"	۱۰	لرتے	کرتے	
۲۱۰	۲	آخرالذکر حماقت	آخرالذکر حماقت	
"	۶	اپنے	ایسے	
۲۱۸	۱۶	لو	تو	
۲۲۰	۱۶	وقت	وقت تک	
۲۲۲	۱۵	نان خورش	نان خورش	
۲۲۴	۱۴	بجانا	بچانا	
۲۲۷	۵	پہونکے ہین	پہونکتے ہین	